نہج البلاغہ اور اردو شعراء

مرکز افکار اسلامی

نہج البلاغہ اور اردو شعراء

مرکز افکار اسلامی

کتاب سے کسی قسم کے استفادہ کی اجازت ہے۔

نہج البلاغہ اور اردو شعراء

طبع اوّل: اکتوبر ۲۰۲۵ء، ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ
ناشر: مرکز افکار اسلامی
ویب سائٹ: www.afkareislami.com
ایمیل: afkareislami@yahoo.com

مرکز افکار اسلامی

فہرست

مقدمہ	۵	سیّدہ پروین حیدر رضوی	۵۳
نہج البلاغہ میں اشعار	۹	فائزہ زہرا مرزا	۵۴
شعراء کا کلام	۲۱	اعجاز خان	۵۵
آیت اللہ علامہ عقیل الغروی	۲۳	سید ضامن علی	۵۸
پروفیسر ڈاکٹر اعجاز علی ارشد	۲۶	کلیم ظفر	۵۹
سیّد فراست حسین رضوی	۲۸	سید غافر رضوی	۶۰
سید منظور نقی رضوی	۳۰	حامد رضا فطرس	۶۰
سید منظر حسنین زیدی	۳۲	سید قیصر عباس زیدی	۶۲
سجاد حسین	۳۳	حبدار حسین شاہ	۶۳
سید سلمان عابدی	۳۷	ملک محسن عباس	۶۴
سید شہاب کاظمی	۳۷	سیّد ناصر حسین ہاشمی	۶۶
پروفیسر ڈاکٹر سید شوذب کاظمی	۳۸	سید محمد نسیم کاظمی	۶۷
مولانا سید حسن ظفر نقوی	۴۰	نسیم نازش	۶۹
مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی	۴۱	سید احسان عباس شاہ	۷۰
سید محمود حسن قیصر امروھوی	۴۲	اختر آصف زیدی	۷۱
سہیل فارسی	۴۳	احمد علی	۷۱
سید نصرت بخاری	۴۵	پروفیسر تنویر حیدر نقوی	۷۲
سید ہلال رضا نقوی	۴۶	سید جرار حیدر	۷۳
پروفیسر حسن عسکری کاظمی	۴۷	سیّد توقیر حیدر	۷۴
قنبر حسین	۴۸	سکندر علی	۷۵
امجد حسین	۴۹	شاکر نقوی	۷۵
سید غلام السیدین باقری	۴۹	سید شمشیر حیدر	۷۶
سجاد حیدر	۵۱	پروفیسر ڈاکٹر شہاب صفدر	۷۷

طالب انصاری	۷۹	سیّد اقبال حیدر	۱۰۵
سید ظفر عباس رضوی	۸۰	محمد حسنین	۱۰۶
عادل مختار	۸۱	سید علی عباس	۱۰۶
سید علی صابر کاظمی	۸۲	خادم شبیر نقوی	۱۰۷
عباس نقوی	۸۲	سیّد راشد رِضا نقوی	۱۰۸
سید ظفر عباس عابدی	۸۳	سید مشہود احسن رضوی داناپوری	۱۰۸
سیّد قمر حیدر جعفری	۸۴	سیّد شجاعت عباس زیدی	۱۰۹
سید میثم علی مہدی	۸۷	سید محمد شمیم حیدر رضوی	۱۱۰
جوہر عباس خان	۸۸	سیّدہ شگفتہ حسن زیدی	۱۱۰
سید حمید الحسن زیدی	۸۹	عزیز حیدر	۱۱۲
سیّد محمد حیدر زیدی	۹۰	مرزا ذیشان حیدر	۱۱۳
صابر علی	۹۱	سید مختار حسین کاظمی	۱۱۴
سید ظفر عباس نقوی	۹۲	مجیب احمد صدیقی	۱۱۵
جاوید منظر	۹۳	سید علی مرتضی نقوی	۱۱۵
عابد رضوی بہرائچی	۹۴	مصدق لاکھانی	۱۱۶
سید شکیل عباس رضوی	۹۵	سید ندیم حیدر نقوی	۱۱۶
سید محب حسین رضوی	۹۶	سیّد نظر عباس جعفری	۱۱۷
ذہین حیدر	۹۷	نزاکت علی نازک	۱۱۷
سید نجف مہدی کاظمی	۹۷	خورشید نگار شمع	۱۱۸
احمد فرید	۹۸	عباس رضا	۱۱۹
شہزاد اسلم	۱۰۰	سیدہ تطہیر فاطمہ کاظمی	۱۲۰
سیّد اظہر حسین نقوی	۱۰۰	**متفرقات کا گلدستہ**	**۱۲۱**
اظہر اعجاز	۱۰۱	**عربی شعراء**	**۱۲۹**
اعجاز حسین علوی	۱۰۲	**فارسی شعراء**	**۱۴۵**
ارتضیٰ جونپوری	۱۰۳	**قطعہ تاریخ**	**۱۵۲**
سید سمیر علی جعفری	۱۰۴		

❁❁❁❁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

جہاں سے پلتی تھی اقبالؔ روح قنبر کی
مجھے بھی ملتی ہے روزی اسی خزینے سے

امیر المومنین علی علیہ السلام جو خود کو "علمِ الٰہی کا مخزن"① اور "علم کا معدن"② قرار دیتے ہیں، ایک مقام پر فرماتے ہیں :یَنۡحَدِرُ عَنِّی السَّیۡلُ، وَ لَا یَرۡقٰی اِلَیَّ الطَّیۡرُ، میں وہ (کوہ بلند ہوں) جس پر سے سیلاب کا پانی گزر کر نیچے گرجاتا ہے اور مجھ تک پرندہ پر نہیں مار سکتا۔③ کبھی فرماتے ہیں: بَلِ انۡدَمَجۡتُ عَلٰی مَکۡنُوۡنِ عِلۡمٍ ایک علمِ پوشیدہ میرے سینے کی تہوں میں لپٹا ہوا ہے۔④

علمِ الٰہی و انعامات پروردگار سے سرفراز ذات علی بن ابی طالب علیہ السلام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درِ علم ٹھہراتے ہیں اور علی علیہ السلام وہ سخی ہیں کہ اِن علمی خزانوں کو لٹانے کی یوں صدائیں دے رہے ہیں:اَیُّھَا النَّاسُ! سَلُوۡنِیۡ قَبۡلَ اَنۡ تَفۡقِدُوۡنِیۡ، فَلَاَنَا بِطُرُقِ السَّمَآءِ اَعۡلَمُ مِنِّیۡ بِطُرُقِ الۡاَرۡضِ "اے لوگو! مجھے کھو دینے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو اور میں زمین کی راہوں سے زیادہ آسمان کے راستوں سے واقف ہوں۔"⑤

علی علیہ السلام کے علوم و معارف کے ایک خزانے کا نام "نہج البلاغۃ" ہے۔ اس دفترِ علم سے بڑے بڑے ادیبوں نے اپنے دامن بھرے اور ادبی کمالات کی معراج تک پہنچے۔ دورِ عباسیہ کے یگانۂ روزگار کاتب عبد الحمید یحییٰ متوفی ۱۳۲ھ کہتا ہے: "میں نے ستر خطبے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے از بر کیے، جن کے فیوض و برکات میرے یہاں

---

① نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۷
② نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۷
③ نہج البلاغہ خطبہ ۳
④ نہج البلاغہ خطبہ ۵
⑤ نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۷

نمایاں ہیں۔"[۱] ابن مقفع متوفی ۱۴۲ھ کہتے ہیں: "میں نے خطبوں کے چشمے سے سیراب ہو کر پیا ہے اور اسے کسی ایک طریقے میں محدود نہیں رکھا ہے تو اس چشمے کے برکات بڑھے اور ہمیشہ بڑھتے رہے۔"[۲] عربی ادب میں کلام امام کا کیا مقام ہے اس کے لیے علامہ سید مرتضیٰ حسین فاضل کا مقالہ" کلام علیؑ کا عربی ادب پر اثر" قابل مطالعہ ہے۔علامہ سید عقیل الغروی نے کیا خوب فرمایا:

بے جان سا تھا ساز و سامانِ ادب
انشائے علیؑ نے زندگی بخشی ہے

اردو کے نثری ادب میں علامہ مفتی جعفر حسینؒ کا ترجمۂ نہج البلاغہ ایک اچھا اضافہ ہے مگر اردو کا شعری ادب کما حقہ "نہج البلاغہ" کے علمی و ادبی پہلو سے مستفید نہیں دکھائی دیتا۔ بڑے بڑے شعراء کے کلام کو دیکھا اور مشہور شعراء سے پوچھا مگر کوئی خاطر خواہ کلام نہیں ملا جبکہ عرب شعراء نے نہج البلاغہ کے جمع ہونے والی صدی میں ہی کلام کہا۔ یعقوب ابن احمد نیشاپوری متوفی ۴۷۴ھ اور اُن کے بیٹے حسن بن یعقوب نیشاپوری متوفی ۵۱۷ھ اور ان کے شاگرد علی بن احمد الفنجکردی متوفی ۵۱۳ھ کا کلام اس کتاب کے اختتام پر درج کیا گیا ہے۔

فارسی میں بھی نہج البلاغہ پر کلام کہا گیا۔ہمیں جو قدیمی کلام مل سکا وہ کامل اوحدی متوفی ۷۳۸ھ کا ہے اور کچھ فارسی کلام کتاب کے آخر میں شامل کیا گیا ہے۔ فارسی زبان لوگوں میں نہج البلاغہ کو متعارف کرانے والی شخصیت آقای محمد دشتی کی سرپرستی میں اُن کے ہمکار افراد نے بارہ سال کی محنت سے ایک سو پچاس فارسی شعراء کے دیوانوں سے نہج البلاغہ کے مفاہیم اکٹھے کیے اور دو جلدوں میں کتاب مرتب کی "فرہنگِ شعر شاعران در نہج البلاغہ" اس کتاب میں علامہ اقبال سے بہت سا کلام لیا گیا ہے۔

اردو نظم میں شاعرِ نہج البلاغہ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سلمان عابدی دام عزہ کا نہج البلاغہ کا منظوم ترجمہ ایک شاندار کام ہے، نمونے کے طور پر دوسرے خطبے کے ترجمے کا کچھ حصہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

جناب پروفیسر تنویر حیدر نے نام "علی علیہ السلام" کے اعداد کے مطابق 110 کلمات قصار کا منظوم ترجمہ کیا ہے اور ان کی کتاب شائع ہو چکی ہے۔موصوف کا کلام اِس کتاب میں شامل ہے۔مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نقوی نے اپنی

---

[۱] شرح ابن ابی الحدید ج۱ ص ۲۴

[۲] مقدمہ نہج البلاغہ، علامہ علی نقی النقوی

کتاب "شارحین نہج البلاغہ" (برصغیر) میں سید علی عباد نیساں اکبرآبادی کے نہج البلاغہ کے مختلف خطبات کے منظوم ترجمہ کا ذکر کیا ہے۔ کافی کوشش کے باوجود یہ کتاب ہمیں حاصل نہ ہو سکی۔ پنجابی کے مشہور شاعر محترم خورشید کمال نے کلماتِ قصار کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا ہے اور ان کی یہ کتاب بازار میں دستیاب ہے۔

"مرکز افکار اسلامی" دو دہائیوں سے کلام امیر المومنینؑ "نہج البلاغہ" کو اردو زبان میں متعارف کرانے کی سعی کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لیے علامہ مفتی جعفر حسینؒ کے ترجمہ "نہج البلاغہ" کو نئے انداز سے مرتب کر کے اور دیدہ زیب کاغذ و جلد میں شائع کیا گیا۔ متعدد ممالک میں نہج البلاغہ کانفرنسیں منعقد کرائی گئیں۔ نہج البلاغہ سے متعلق موضوعات پر چالیس کے قریب کتب و رسائل شائع ہوئے۔ مقالہ نویسی کے کئی انعامی مقابلے کرائے۔ مطالعہ نہج البلاغہ اور حفظ نہج البلاغہ کے پروگرام کرائے۔ اردو کے شعری ادب میں نہج البلاغہ کے افکار و ادبیات کو رائج کرنے کے لیے طرحی مشاعرے کرائے گئے اور موجودہ طرحی مقاصدہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

دنیا بھر کے اردو زبان شعرائے کرام سے مصرعِ طرح پر اور کسی بھی ہیئت میں کلام کی گزارش کی گئی اور الحمدللہ ایک سو پچیس کلام موصول ہوئے۔ ہم تمام شعرائے کرام کے شکر گزار ہیں۔

شعرائے کرام کے کلام پر مبنی کتاب ترتیب دی گئی اور اس کا نام "نہج البلاغہ اور اردو شعراء" تجویز ہوا۔ اس کتاب میں مرکز افکار اسلامی کے گزشتہ مشاعروں میں موصول ہونے والا کلام بھی شامل کیا گیا۔ مرکز کے پروگراموں کے علاوہ بھی جو تین کلام مل سکے اور جن چند اشعار تک رسائی ہوئی وہ بھی کتاب میں شامل کیے گئے۔

بعض شعراء کے کلام طویل ہونے کی وجہ سے یا موضوع سے مربوط نہ ہونے کی وجہ سے یا کتاب کے صفحات کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکے جن سے معذرت خواہ ہیں اور کوشش ہوگی کہ اُن کا کلام مرکز افکار اسلامی کی ویب سائٹ پر شائع کر دیا جائے۔ کتاب کے آخری حصے میں عربی اور فارسی کلام کو اردو ترجمے کے ساتھ شامل کیا گیا تاکہ نئے اردو شعراء کے لیے ایک نمونہ بن سکے۔

اس کتاب کے لیے آیت اللہ علامہ سید عقیل الغروی دام ظلہ نے خصوصی طور پر نام "علی علیہ السلام" کے اعداد کے مطابق 110 رباعیاں کہیں جنہیں کتاب کی زینت بنایا جا رہا ہے۔ یہ رباعیاں "کعبۂ افکار قبلۂ ایماں" کے نام سے الگ بھی شائع کی جائیں گی۔ علامہ غروی نے نہ فقط کلام عطا کیا بلکہ مرکز افکار اسلامی کے اس پروگرام کی ابتداء سے آخر تک ہر موڑ پر اپنے مفید مشوروں سے رہنمائی بھی فرمائی۔ ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہیں۔

مرکزِ افکار اسلامی کے نہج البلاغہ کی ترویج و تفہیم کے پروگراموں میں کئی سالوں سے درجنوں احباب کی کوششیں اور معاونت شامل ہے جس پر ہم سب کے فرداً فرداً شکرگزار ہیں اور خصوصیت کے ساتھ "تعلیماتِ نہج البلاغہ" کے اس ادبی و شعری پروگرام میں ساتھ دینے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دعا و تمنا ہے کہ یہ ادبی قدم کلامِ امامؑ کو عام کرنے کا ایک سبب بنے اور شعرائے کرام اس نئی جہت کی طرف متوجہ ہوں۔ مدحت و تعلیماتِ نہج البلاغہ میں اپنے منظوم کلام کو یوں پیش کرتے رہیں اور مرکز افکار اسلامی ان پھولوں کی مالا بنا کر قوم تک پہنچاتا رہے۔ یوں امیرِ کلام و بیان علی علیہ السلام کی حسرت پوری ہوتی رہے گی کہ "کاش مجھ سے علم لینے والا کوئی مل جاتا۔"[1]

والسلام

مقبول حسین علوی

مرکزِ افکار اسلامی

۱۹/۰۹/۲۰۲۵

[1] نہج البلاغہ حکمت ۱۴۷

نہج البلاغہ میں اشعار

نہج البلاغہ اُس ذاتِ گرامی کا کلام ہے جو اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

اِنَّا لَاُمَرَآءُ الْکَلَامِ، وَ فِیْنَا تَنَشَّبَتْ عُرُوْقُهٗ، وَ عَلَیْنَا تَهَدَّلَتْ غُصُوْنُهٗ.

اور ہم (اہلبیتؑ) اقلیم سخن کے فرمانروا ہیں۔ وہ ہمارے رگ و پے میں سمایا ہوا ہے اور اس کی شاخیں ہم پر جھکی ہوئی ہیں۔ [1]

ایک مقام پر فرمایا:

اَلْیَوْمَ اُنْطِقُ لَکُمُ الْعَجْمَآءَ ذَاتَ الْبَیَانِ.

آج میں نے اپنی اس خاموش زبان کو جس میں بڑی بیان کی قوت ہے، گویا کیا ہے۔ [2]

اپنی فصاحت و بلاغت کو یوں پیش کیا:

وَ نَحْنُ اَفْصَحُ وَ اَنْصَحُ وَ اَصْبَحُ.

ہم فصیح و بلیغ مخلص و خیر خواہ اور روشن چہرہ ہیں۔ [3]

امیر المؤمنین علیہ السلام کے کلام کی عظمت و اہمیت پر بڑے مفصل مضامین موجود ہیں یہاں فقط دو شخصیات کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں۔

جامعِ نہج البلاغہ سید رضیؒ نہج البلاغہ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''آپؑ کا کلام وہ ہے جس میں علمِ الٰہی کی جھلک اور کلامِ نبویؐ کی خوشبو ہے۔'' [4]

اہلِ سنت عالم شیخ محمد شکری الآلوسی لکھتے ہیں:

''یہ کتابِ نہج البلاغہ حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خطبات پر مشتمل ہے۔ یہ کلامِ الٰہی کے نور کا پَرتو ہے

---

[1] نہج البلاغہ، خطبہ ۲۳۰، ص ۶۴۶، اشاعت افکارِ اسلامی

[2] نہج البلاغہ، خطبہ ۴، ص ۱۲۹

[3] نہج البلاغہ، حکمت ۱۲۰، ص ۸۵۹

[4] نہج البلاغہ، ص ۸۱

اور منطقِ نبویؐ کی فصاحت کا چمکتا ہوا سورج ہے۔"(۱)

نہج البلاغہ کو ایسا ہونا ہی چاہیے کیونکہ صاحبِ نہج البلاغہ کا سینہ علمِ الٰہی کا خزینہ ہے۔ امامؑ فرماتے ہیں۔

هُمْ مَوْضِعُ سِرِّهِ، وَ لَجَأُ اَمْرِهِ، وَ عَيْبَةُ عِلْمِهِ، وَ مَوْئِلُ حِكَمِهِ، وَ كُهُوْفُ كُتُبِهِ، وَ جِبَالُ دِيْنِهِ.

وہ سرِ خدا کے امین اور اس کے دین کی پناہ گاہ ہیں، علمِ الٰہی کے مخزن اور حکمتوں کے مرجع ہیں، کتب (آسمانی) کی گھاٹیاں اور دین کے پہاڑ ہیں۔(۲)

علم کے فضائل بیان کرتے ہوئے امیر المؤمنینؑ اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

هَا! اِنَّ هٰهُنَا لَعِلْمًا جَمًّا لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً!

دیکھو! یہاں علم کا ختم نہ ہونے والا ذخیرہ موجود ہے، کاش! اس کے اٹھانے والے مجھے مل جاتے۔(۳)

نہج البلاغہ خود صاحبِ نہج البلاغہ کی طرح بہت سے پہلوؤں کا مجموعہ ہے اور اُن میں سے ایک ادبی پہلو ہے۔ نہج البلاغہ کے مترجم مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی نے اپنے ایک مفصل مقالے "کلام علیؑ کا عربی ادب پر اثر" میں اس موضوع پر اچھی بحث کی ہے۔

جامع نہج البلاغہ سید رضیؒ کے مدنظر بھی کلامِ امامؑ میں سے ادبی پہلو پر زیادہ توجہ رہی۔

آپ لکھتے ہیں:

"امیر المومنین علیہ السلام فصاحت کا سرچشمہ اور بلاغت کا مخرج و منبع تھے، فصاحت و بلاغت کی چھپی ہوئی باریکیاں آپؑ ہی سے ظاہر ہوئیں اور آپؑ ہی سے اس کے اُصول و قواعد سیکھے گئے اور ہر خطیب و متکلم کو آپؑ کی مثالوں پر چلنا پڑا اور ہر واعظِ بلیغ نے آپؑ کے کلام سے خوشہ چینی کی۔ اس تالیف سے مقصود یہ ہے کہ میں امیر المومنین علیہ السلام کی فنِ بلاغت میں رفعت و برتری کو ظاہر کروں جو آپؑ کی بے شمار خوبیوں اور ان گنت فضیلتوں کے علاوہ ہے اور یہ کہ آپؑ اس فضیلت کے مقامِ منتہا تک پہنچنے میں ان تمام سلف اولین میں یکتا ہیں جن کا کلام تھوڑا بہت پاشان و پریشان نقل کیا جاتا ہے، لیکن آپؑ کا

(۱) بلوغ الارب فی معرفۃ احوال العرب، الآلوسی، ج ۳، ص ۱۸۱
(۲) نہج البلاغہ، خطبہ ۲، ص ۱۰۷
(۳) نہج البلاغہ، حکمت ۱۴۷، ص ۸۶۹

کلام ایک ایسا امنڈتا ہوا دریا ہے جس کے بہاؤ سے ٹکر نہیں لی جا سکتی۔‘‘[۱]

نہج البلاغہ کے مترجم مولانا مفتی جعفر حسینؒ نے ترجمہ کی ابتداء میں ’’حرف اوّل‘‘ کے عنوان سے نہج البلاغہ کے موضوعات کے بارے میں لکھا:

’’یہ (نہج البلاغہ) صرف ایک ادبی شاہکار ہی نہیں ہے، بلکہ اسلامی تعلیمات کا الہامی صحیفہ، حکمت و اخلاق کا سرچشمہ اور معارفِ ایمان وحقائق تاریخ کا ایک انمول خزانہ ہے، جس کے گوہرِ آبدار علم و ادب کے دامن کو زرنگار بنائے ہوئے ہیں اور اپنی چمک دمک سے جوہر شناسوں کو محوِ حیرت کئے ہوئے ہیں۔ افصح العرب کے آغوش میں پلنے والے اور آب وحی میں ڈھلی ہوئی زبان چوس کر پروان چڑھنے والے نے بلاغت کلام کے وہ جوہر دکھائے کہ ہر سمت سے ’’**فَوْقَ كَلَامِ الْمَخْلُوْقِ وَ تَحْتَ كَلَامِ الْخَالِقِ**‘‘ کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔‘‘[۲]

کسی زبان کے ادبیات میں نظم کی اہمیت، اذھان پر اُس کے اثرات اور اِس فن کی عظمت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے بڑے بڑے فصیح وبلیغ نثر نگار بھی اپنے کلام کو شعریت سے مزیّن کرتے ہیں۔ نہج البلاغہ جو قرآن مجید اور فرامین پیغمبر اکرمؐ کے بعد عربی نثر کا بے مثال نمونہ اور حدِ کمال تک پہنچا ہوا کلام ہے اس میں بھی امیر المؤمنینؑ نے تیرہ مقامات پر اشعار بطورِ تمثیل و تضمین شامل کیے۔ اور فن شعری کے ایک بڑے نام امرؤالقیس کو بڑا شاعر قرار دیا۔ ان تیرہ مقامات میں سے امامؑ نے بارہ مقامات پر دوسروں کے اشعار یا کسی شعر کا ایک مصرع نقل کیا اور ایک مقام پر امامؑ کے اپنے دو اشعار سید رضیؒ نے شامل کیے۔ خود سید رضیؒ نے نہج البلاغہ پر اپنے لکھے جانے والے حواشی میں دو مقامات پر اشعار بطورِ نمونہ تحریر فرمائے۔ یُوں نہج البلاغہ میں پندرہ مقامات پر اشعار بیان ہوئے جن کو اس تحریر میں عربی اور اردو ترجمے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور جہاں ممکن ہوا وہاں شاعر کا نام بھی لکھ دیا گیا۔

نہج البلاغہ میں شعراء یا شعراء کے کلام پر جہاں زیادہ لکھا گیا ہے وہ حکمت ۴۵۵ کی شرح ہے۔ اس دو سطروں کی حکمت کے ضمن میں علامہ تقی شوستری نے اکیس صفحات میں شرح لکھی ہے۔ ابن ابی الحدید نے اِس حکمت کی شرح میں بیس صفحات لکھے۔ شہید مرتضیٰ مطہری نے ’’سیری در نہج البلاغہ‘‘ میں مفصل بحث کی ہے۔ یہاں اس حکمت کے

---

[۱] دیباچہ مؤلف نہج البلاغہ، سید رضی، ص ۸۰، ۸۱

[۲] نہج البلاغہ، ص ۳۷

بارے میں لکھی جانے والی شروح کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

حکمت ۲۵۵

وَ سُئِلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَآءِ؟ فَقَالَ علیہ السلام:

حضرتؑ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ فرمایا کہ:

اِنَّ الْقَوْمَ لَمْ یَجْرُوْا فِیْ حَلْبَةٍ تُعْرَفُ الْغَایَةُ عِنْدَ قَصَبَتِهَا. فَاِنْ کَانَ وَ لَا بُدَّ فَالْمَلِكُ الضِّلِّیْلُ.

شعرا کی دوڑ ایک روش پر نہ تھی کہ گوئے سبقت لے جانے سے ان کی آخری حد کو پہچانا جائے، اور اگر ایک کو ترجیح دینا ہی ہے تو پھر ''ملک ضلیل'' (گمراہ بادشاہ) ہے۔

یُرِیْدُ امْرَاُ الْقَیْسِ.

سیّد رضی کہتے ہیں کہ: حضرتؑ نے اس سے امرأالقیس مراد لیا ہے۔

ابن ابی الحدید، ابن دُرید کی کتاب امالی کے حوالے سے پوری اسناد کے ساتھ لکھتے ہیں:

"علی علیہ السلام ماہِ رمضان میں ہر رات لوگوں کی دعوت فرماتے اور عشائیہ میں گوشت پیش کرتے تھے۔ لیکن آپؑ خود یہ کھانا تناول نہ فرماتے۔ کھانے کے بعد ان سے خطاب کرتے اور وعظ ونصیحت فرماتے۔ ایک رات حاضرین کھانے کے دوران عرب کے گزشتہ شعراء کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ علی علیہ السلام نے کھانے کے بعد خطاب کے ضمن میں فرمایا: تمہارے امور کی بنیاد دین ہے تمہار امحافظ اور نگہبان تقویٰ ہے۔ تمہارا زیور ادب ہے اور تمہاری آبرو کا حصار حلم پر ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے ابوالاسود دئلی کی طرف دیکھا جو وہاں حاضر تھا اور اس سے قبل شاعروں کے سلسلہ میں ہونے والی گفتگو میں پیش پیش تھا۔ آپؑ نے اس سے پوچھا:"

کہو کہ تمہارے نزدیک سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ ابوالاسود دئلی نے ابوداؤدایادی کا ایک شعر پڑھا اور کہا کہ میری نگاہ میں یہ شخص سب سے بڑا شاعر ہے۔ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے، بات ایسی نہیں۔ لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ علی علیہ السلام اس موضوع میں دلچسپی لے رہے ہیں جس کے بارے میں وہ گفتگو کر رہے تھے تو سب نے بیک آواز کہا: اے امیر المومنینؑ آپؑ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: اس بارے میں فیصلہ

نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اگر ان کا مقابلہ ایک ہی شاعرانہ شعبے میں ہوتا تو ممکن تھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ ہوسکتا اور جیتنے والے کا نام لیا جا سکتا۔ لیکن اگر پھر بھی اظہار نظر ضروری ہے تو کہوں گا کہ جس شاعر نے نہ ذاتی خواہش کی بنا پر اور نہ ہی ڈر وخوف کی بنا پر بلکہ صرف اور صرف خیالی قوت اور شاعرانہ ذوق کی بنا پر شعر کہے ہیں وہی دوسروں پر مقدم ہے۔ عرض کیا: اے امیر المومنینؑ وہ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا:

اَلْمَلِكُ الضِّلِّيْلُ ذُوالْقُرُوْحِ

گمراہ بادشاہ زخموں والا

قِيْلَ اِمْرَؤُ الْقَيْسِ يَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟ قَالَ هُوَ

پوچھا گیا یا امیر المومنینؑ امرؤالقیس مراد ہے؟ فرمایا ہاں۔[1]

علامہ مفتی جعفر حسینؒ اِس حکمت کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"اگرچہ امرؤالقیس کے اکثر اشعار عام معیارِ اخلاق سے گرے ہوئے اور فحش مضامین پر مشتمل ہیں، مگر اس فحش نگاری کے باوجود اس کی فنی عظمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ فنکار صرف فنی زاویہ نگاہ سے شعر کے حسن وقبح کو دیکھتا ہے اور دوسری حیثیات کو جو فن میں دخیل نہیں ہوتیں، نظر انداز کر دیتا ہے۔"[2]

ابن ابی الحدید کی نقل کردہ روایت کے مطابق امیر المومنینؑ نے ابو الاسود دُئلی کے نظریہ کے مطابق پیش کردہ شاعر "ابوداؤد ایادی" کے بڑا شاعر ہونے کو غلط فہمی قرار دیا اور پھر خود بڑے شاعر کے طور پر امرؤالقیس کا نام لیا۔ یہ امامؑ کی شعراء کے کلام اور اُن کے فنی اعتبار سے مقام پر نظر کی خبر دیتی ہے۔

امامؑ نے پھر خود نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۰ میں امرؤالقیس کے شعر کے ایک مصرع کو بطور تمثیل بھی پیش کیا۔

امرءالقیس عرب کے مشہور شعراء میں سے ایک ہے جن کے قصائد "سبعۂ معلقات" کے نام سے مشہور ہیں اس کا پورا نام امرءالقیس بن حجر کندی ہے ۵۴۰ عیسوی میں وفات ہوئی۔

امامؑ نے اس حکمت میں اشعار کی مختلف اصناف کو مدنظر رکھا اور واضح فرمایا کہ ہر شاعر کا اپنا میدانِ سخن ہوتا ہے اور

---

[1] شرح ابن ابی الحدید، ج ۲۰ ص ۱۵۳

[2] نہج البلاغہ، ص ۹۶۶

ہر صنف کا اپنا اپنا بڑا شاعر ہوسکتا ہے۔ عربوں میں مشہور مقولہ ہے کہ سب سے بڑا شاعر امرءالقیس ہے جب وہ سوار ہو اور "نابغہ زبیانی" بڑا شاعر ہے جب وہ خوف میں مبتلا ہو اور زہیر بن ابی سلمٰی بڑا شاعر ہے جب وہ کسی چیز کو پسند کر رہا ہو اور اعشیٰ بڑا شاعر ہے جب وہ جوش وطرب میں آجائے۔[۱]

اصنافِ نظم کو مدنظر رکھتے ہوئے شہید مرتضیٰؒ نے فارسی زبان شعراء کو بھی الگ الگ اصناف کا استاد قرار دیا۔ فرماتے ہیں:

حافظ عرفانی غزل میں، سعدی وعظ ونصیحت اور عام غزل گوئی میں، فردوسی رزمیہ شاعری میں، مولوی تمثیلات اور روحانی ومعنوی باریک بینی میں، خیام فلسفیانہ کلام میں اور نظامی ایک دوسرے شعبے میں شہرت ومہارت رکھتے ہیں، اسی لیے ان کا ایک دوسرے سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اپنے فن میں لاثانی ہے۔[۲]

اُردو کے استاد شعراء کو بھی مختلف اصناف کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا ہے۔ میر حسن مثنوی کے بابا شاعر ہیں، مرزا رفیع سودا قصائد کی چٹان ہیں، میر انیس ومیر دبیر مرثیہ کی دُنیا کے تاجدار ہیں، نظیر اکبرآبادی نظم کے سرخیل ہیں، میر تقی میر غزل کی دُنیا کے بادشاہ ہیں اور رئیس امروہوی قطعات کی نگری کے سردار ہیں۔ جوش لفظیات میں تو اقبال جدید افکار میں اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں۔

نہج البلاغہ میں جہاں اشعار مذکور ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)۔ ثُمَّ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ الْاَعْشٰی:

پھر حضرتؑ نے بطورِ تمثیل اعشیٰ کا یہ شعر پڑھا:

شَتَّانَ مَا يَوْمِیْ عَلٰی كُوْرِهَا
وَ يَوْمُ حَيَّانَ اَخِیْ جَابِرِ

"کہاں یہ دن جو ناقہ کے پالان پر کٹتا ہے اور کہاں وہ دن جو حیان برادرِ جابر کی صحبت میں گزرتا تھا"۔[۳]

مشہور شاعر اعشیٰ کا پورا نام میمون بن قیس ہے اور انہوں نے شعر کب کہا اور امامؑ نے اسے کس کے لیے پیش کیا اسے

---

[۱] نہج البلاغہ کی دُنیا، شہید مطہری، ص ۴۳

[۲] نہج البلاغہ کی دُنیا، شہید مطہری، ص ۴۱

[۳] نہج البلاغہ، خطبہ ۳، ص ۱۱۰

دیکھیں۔[حاشیہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ،ص ۱۲۴]

(2) [وَ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ]

[پھر آپؑ نے شاعر کا یہ شعر بطورِ تمثیل پڑھا]

لَعَمْرُ اَبِيْكَ الْخَيْرِ يَا عَمْرُو اِنَّنِيْ
عَلٰى وَضَرٍ مِّنْ ذَا الْاِنَآءِ قَلِيْلِ

''اے عمرو! تیرے اچھے باپ کی قسم! مجھے تو اس برتن سے تھوڑی سی چکناہٹ ہی ملی ہے (جو برتن کے خالی ہونے کے بعد اس میں لگی رہ جاتی ہے)''۔[1]

یہ بسر بن ارطاۃ کا شعر ہے۔

(3) اس خطبہ میں امامؑ نے ایک اور شعر پڑھا۔

هُنَالِكَ، لَوْ دَعَوْتَ، اَتَاكَ مِنْهُمْ
فَوَارِسُ مِثْلُ اَرْمِيَةِ الْحَمِيْمِ

''اگر تم کسی موقعہ پر انھیں پکارو تو تمہارے پاس ایسے سوار پہنچیں جو تیز روی میں گرمیوں کے ابر کے مانند ہیں''۔[2]

یہ ابو جندب ھزلی کا شعر ہے۔

(4) نہج البلاغہ خطبہ ۳۳ کے آخر میں بعض نسخوں میں امامؑ سے دو شعر منقول ہیں علامہ مفتی جعفر حسینؒ کے ترجمے میں یہ اشعار بیان نہیں ہوئے البتہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی والے نسخے میں یہ اشعار موجود ہیں۔

اَدَمْتَ لَعَمْرِيْ شُرْبَكَ الْمَحْضَ صَابِحًا — وَاَكْلَكَ بِالزُّبْدِ الْمُقَشَّرَةَ الْبُجْرَا
وَ نَحْنُ وَهَبْنَاكَ الْعَلَاءَ وَلَمْ تَكُنْ — عَلِيًّا، وَحُطْنَا حَوْلَكَ الْجُرْدَ وَالسُّمْرَا
ہماری جاں کی قسم یہ شراب نابِ صباح — یہ چرب چرب غذائیں ہمارا صدقہ ہیں
ہمیں نے تم کو یہ ساری بلندیاں دی ہیں — وگر نہ تیغ و سناں بس ہمارا حصہ ہیں

[3] یہ کس کا شعر ہے واضح نہیں۔

---

[1] نہج البلاغہ،خطبہ ۲۵،ص ۱۷۸

[2] نہج البلاغہ،خطبہ ۲۵،ص ۱۷۹

[3] نہج البلاغہ،خطبہ ۳۳،ص ۸۴-۸۵،ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی

(5) تحکیم کے موقع پر امامؑ نے لوگوں کی نافرمانی کو دیکھتے ہوئے عربوں کی ایک مشہور مَثل بیان فرمائی اور آخر میں ایک شعر بطور تمثیل پیش کیا۔

اَمَرْتُکُمْ اَمْرِیْ بِمُنْعَرِجِ اللِّوٰی
فَلَمْ تَسْتَبِیْنُوا النُّصْحَ اِلَّا ضُحَی الْغَدِ

''میں نے مقامِ منعرج اللوی (ٹیلے کا موڑ) پر تمہیں اپنے حکم سے آگاہ کیا (گو اس وقت تم نے میری نصیحت پر عمل نہ کیا) لیکن دوسرے دن کی چاشت کو میری نصیحت کی صداقت دیکھ لی''۔ [۱]

یہ دُرید بن صمع کا شعر ہے جو اُس نے اپنے بھائی کے لیے کہا تھا۔ علامہ مفتی جعفر حسینؒ نے اس خطبہ کے حاشیہ میں اِس شعر کے موردِ بیان کو لکھا ہے۔ [۲]

(6) امامؑ نے اپنے منصب کے چھن جانے کے دُکھ کو بیان کرتے ہوئے امرؤالقیس کے شعر کا ایک مصرع بطور تمثیل پیش کیا جسے اُس نے اپنے اونٹ چھن جانے پر کہا تھا۔

''وَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيحَ فِىْ حَجَرَاتِهٖ''

''چھوڑو اس لوٹ مار کے ذکر کو کہ جس کا چاروں طرف شور مچا ہوا تھا''۔ [۳]

اس شعر کا دوسرا مصرع یہ ہے:

وَهَاتِ حَدِيْثًا مَّا حَدِيْثُ الرَّوَاحِلِ

اب اُن اونٹنیوں کی بات کرو جو ہاتھ سے جاتی رہی ہیں۔

علامہ مفتی جعفر حسینؒ نے اس خطبہ کے حاشیہ میں اِس شعر کے موقعِ بیان کو تفصیل سے تحریر فرمایا۔ [۴]

(7) نہج البلاغہ کا خط ۲۸ امامؑ نے حاکم شام کے ایک خط کے جواب میں لکھا اور سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مکتوب امیرالمؤمنینؑ کے بہترین مکتوبات میں سے ہے۔ اس مکتوب میں امامؑ نے تین مختلف شعراء سے ایک ایک مصرع بطور تمثیل پیش کیا۔

---

[۱] نہج البلاغہ، خطبہ ۳۵، ص ۲۰۳
[۲] نہج البلاغہ، خطبہ ۳۵، ص ۲۰۶
[۳] نہج البلاغہ، خطبہ ۱۶۰، ص ۴۵۲
[۴] نہج البلاغہ، خطبہ ۱۶۰، ص ۴۵۳

وَ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا۔

''یہ ایسی خطا ہے جس سے تم پر کوئی حرف نہیں آتا''۔ [۱]

یہ ابوذ ؤیب ھز لی کے شعر کا مصرع ہے۔

(8) اسی خط میں دوسرے مقام پر امامؑ نے یہ مصرع بطور تمثیل پیش فرمایا۔

وَ قَدْ يَسْتَفِيْدُ الظِّنَّةَ الْمُتَنَصِّحُ

''اور کبھی نصیحت کرنے والے کو بدگمانی کا مرکز بن جانا پڑتا ہے''۔ [۲]

اس شاعر کا نام الریاشی ہے۔

(9) اس خط میں امامؑ نے ایک تیسرا مصرع بھی بطور تمثیل ارشاد فرمایا۔

لَبِّثْ قَلِيْلًا يَلْحَقِ الْهَيْجَا حَمَلْ

''تھوڑی دیر دم لو کہ حمل میدان جنگ میں پہنچ لے''۔ [۳]

یہ حمل ابن بدر کا مصرع ہے۔علامہ مفتی جعفر حسینؒ نے اِس خط کے حاشیہ نمبر ۳ پر پورا شعر اور اِس کے بیان کے موقع کا تذکرہ کیا۔

(10) امیر المؤمنینؑ نے اپنے بھائی عقیل کے خط کے جواب میں یہ خط لکھا اور اس میں آپؑ نے تمثیل کے طور پر دو شعر لکھے۔

فَاِنْ تَسْئَلِيْنِيْ كَيْفَ اَنْتَ؟ فَاِنَّنِيْ صَبُوْرٌ عَلٰى رَيْبِ الزَّمَانِ صَلِيْبُ

يَعِزُّ عَلَيَّ اَنْ تُرٰى بِيْ كَاٰبَةٌ فَيَشْمَتَ عَادٍ اَوْ يُسَآءَ حَبِيْبُ

''اگر تم مجھ سے پوچھتی ہو کہ کیسے ہو تو سنو کہ میں زمانہ کی سختیاں جھیل لے جانے میں بڑا مضبوط ہوں۔ مجھے یہ گوارا نہیں کہ مجھ میں حزن وغم کے آثار دکھائی پڑیں کہ دشمن خوش ہونے لگیں اور دوستوں کو رنج پہنچے''۔ [۴]

---

[۱] نہج البلاغہ، خط ۲۸، ص ۷۰۴

[۲] نہج البلاغہ، خط ۲۸، ص ۷۰۵

[۳] نہج البلاغہ، خط ۲۸، ص ۷۰۶

[۴] خط ۳۶، ص ۷۳۶

یہ عباس بن مرداس کے اشعار ہیں۔

(11) بصرہ کے گورنر عثمان بن حنیف کو لکھے گئے اِس خط میں بہت سے موضوعات پر امامؑ نے لکھا اور شکم پرستی کی مذمّت کرتے ہوئے یہ شعر بیان فرمایا۔

اَوْ اَکُوْنَ کَمَا قَالَ الْقَآئِلُ:

یا میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہنے والے نے کہا ہے کہ:

حَسْبُكَ دَآءً اَنْ تَبِیْتَ بِبِطْنَةٍ وَ حَوْلَكَ اَكْبَادٌ تَحِنُّ اِلَی الْقِدِّ

''تمہاری بیماری یہ کیا کم ہے کہ تم پیٹ بھر کر لمبی تان لو اور تمہارے گرد کچھ ایسے جگر ہوں جو سوکھے چمڑے کو ترس رہے ہوں''؟[۱]

یہ حاتم طائی کا شعر ہے۔

(12) حاکم شام کے خط کے جواب میں امامؑ نے ایک شعر لکھا۔

فَكَمَا قَالَ اَخُوْ بَنِیْٓ اَسَدٍ:

جیسے شاعر بنی اسد نے کہا ہے:

مُسْتَقْبِلِیْنَ رِیَاحَ الصَّیْفِ تَضْرِبُهُمْ بِحَاصِبٍ بَیْنَ اَغْوَارٍ وَ جُلْمُوْدِ

''وہ موسم گرما کی ایسی ہواؤں کا سامنا کر رہے ہیں جو نشیبوں اور چٹانوں میں ان پر سنگریزوں کی بارش کر رہی ہیں''۔[۲]

یہاں شاعر کے قبیلے کا نام لکھا ہے خود شاعر کا نام معلوم نہیں۔

(13) اس حکمت میں امیر المؤمنینؑ نے خلافت اور شوریٰ کے موضوع پر گفتگو فرمائی اور سید رضیؒ نے یہاں امامؑ کے دو اشعار بھی تحریر فرمائے ہیں اور سید رضیؒ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشعار اِس موقع پر ارشاد نہیں فرمائے گئے بلکہ خلافت کے موضوع پر کسی اور موقع پر امامؑ نے ارشاد فرمائے اور سید رضیؒ نے اُسی مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے اُنہیں یہاں درج کر دیا ہے۔

---

[۱] خط ۴۵، ص ۷۴۷

[۲] نہج البلاغہ، خط ۶۴، ص ۸۰۵)

وَا عَجَبَاهُ! اَتَكُوْنُ الْخِلَافَةُ بِالصَّحَابَةِ وَ الْقَرَابَةِ؟.
العجب! کیا خلافت کا معیار بس صحابیت اور قرابت ہی ہے؟!
قَالَ الرَّضِیُّ: وَ رُوِیَ لَهٗ شِعْرٌ فِیْ هٰذَا الْمَعْنٰی، وَ هُوَ:
سیّد رضیؒ کہتے ہیں کہ: اس مضمون کے اشعار بھی حضرتؑ سے مروی ہیں جو یہ ہیں:

فَاِنْ كُنْتَ بِالشُّوْرٰی مَلَكْتَ اُمُوْرَهُمْ فَكَيْفَ بِهٰذَا وَ الْمُشِيْرُوْنَ غُيَّبُ؟
وَ اِنْ كُنْتَ بِالْقُرْبٰی حَجَجْتَ خَصِيْمَهُمْ فَغَيْرُكَ اَوْلٰی بِالنَّبِيِّ وَ اَقْرَبُ

اگر تم شوریٰ کے ذریعہ لوگوں کے سیاہ وسفید کے مالک ہو گئے ہو تو یہ کیسے؟ جبکہ مشورہ دینے کے حقدار افراد غیر حاضر تھے۔ اور اگر قرابت کی وجہ سے تم اپنے حریف پر غالب آئے ہو تو پھر تمہارے علاوہ دوسرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ حقدار اور ان سے زیادہ قریبی ہے۔ [1]

شاعر امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ۔
امیر المؤمنینؑ کے اِن اشعار کو سید رضیؒ سے پہلے والے مؤرخین نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔
(14) نہج البلاغہ کے تیسرے حصہ میں سید رضیؒ نے حکمت ۲۶۰ کے بعد ایک الگ باب قائم کیا جس میں ۹ کلمات مشکل و دقیق کلام کے عنوان سے ذکر کیے اور خود ان کی شرح بیان کی۔ ان کلمات میں دو جگہوں پر سید رضیؒ نے اِس شرح میں اشعار درج کیے۔
حکمت نمبر ۶ کی شرح میں دو اشعار بیان کیے۔
وَ عَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُ الْاَعْشٰی:
چنانچہ اعشیٰ کا یہ قول اسی معنی کا حامل ہے۔

مَا يُجْعَلُ الْجُدُّ الظَّنُوْنُ الَّذِیْ جُنِّبَ صَوْبَ اللَّجِبِ الْمَاطِرِ
مِثْلَ الْفُرَاتِيِّ اِذَا مَا طَمَا يَقْذِفُ بِالْبُوْصِيِّ وَ الْمَاهِرِ

''وہ ''جد ظنون'' جو گرج کر برسنے والے اَبر کی بارش سے بھی محروم ہو، دریائے فرات کے مانند نہیں قرار دیا جا سکتا جبکہ وہ ٹھاٹھیں مار رہا ہو اور کشتی اور اچھے تیراک کو ڈھکیل کر دور پھینک رہا ہو''۔ [2]

---

[1] حکمت ۱۹۰، ص ۸۸۲
[2] غریب الکلام، حکمت ۶، ص ۹۰۹

(15) غریب الکلام حکمت ۸ میں سید رضیؒ نے ایک مصرع لکھا۔

قَالَ الرَّاجِزُ:

چنانچہ مشہور رجز نظم کرنے والے شاعر کا قول ہے:

لَمَّا رَاَیْتُ فَالِجًا قَدْ فَلَجَا

جب میں نے کسی ''فالج'' کو دیکھا کہ اس نے فلج حاصل کی۔ [۱]

یہ تھے نہج البلاغہ سے وہ مقامات جہاں اشعار ذکر ہوئے ہیں۔

مرکز افکارِ اسلامی کی درخواست پر دُنیا کے متعدد مما لک سے جن شعرائے کرام نے اپنے کلام سے نوازا اُن کے شکر گزار ہیں۔شعرائے کرام کا اس بہانے سے جب امیرِ کلام، صاحب بیان مولائے متقیان کے کلام نہج البلاغہ سے قلم کا تعلق قائم ہو گیا تو اِس بحر بیکراں سے علمی و ادبی پیاس بجھتی رہے گی۔

اپنے زمانے کا عظیم خطیب ابن المقفع متوفی ۱۴۲ھ کہتا ہے:

میں نے خطبوں کے چشمہ سے سیراب ہو کر پیا ہے اور اسے کسی ایک طریقہ میں محدود نہیں رکھا ہے تو اس چشمہ کے برکات بڑھے اور ہمیشہ بڑھتے رہے۔

اور ابنِ نباتہ متوفی ۳۷۴ھ جو امیرِ بیان کہے جاتے تھے اُن کا کہنا ہے:

میں نے خطابت کا ایک خزانہ محفوظ کیا ہے، جس سے جتنا زیادہ کام لیا جائے، پھر بھی اس میں برکت زیادہ ہی ہوتی رہے گی۔ میں نے سو فصلیں علیؑ ابن ابی طالبؑ کے مواعظ میں سے یاد کی ہیں۔ [۲]

جوان شعراء سے گزارش ہے کہ دل کے کانوں سے علی علیہ السلام کی سلونی کی صداؤں کو سُنیں اور نہج البلاغہ کی صورت میں علمِ علی علیہ السلام کا چشمہ جاری ہے اُس سے اپنے ظرف بھر لیں۔اور اپنے فنِ شاعری کے ذریعہ اس خزانے کو سخی بن کر دوسروں تک پہنچاتے رہیں۔یُوں زندگی میں عزتیں ملیں گی اور آخرت میں مولا علی علیہ السلام نجات کے ضامن بنیں گے۔

والسلام

مقبول حسین علوی

مرکز افکارِ اسلامی

---

[۱] غریب الکلام، حکمت ۸، ص ۹۱۰

[۲] نہج البلاغہ، مقدمہ علامہ علی نقی صاحب، ص ۴۵-۴۶

شعراء کا کلام

آیت اللہ علامہ عقیل الغروی

آپ نے مرکز افکار اسلامی کے اس مقاصدہ کے لیے خصوصی طور پر "علی علیہ السلام" کے عدد کے مطابق ۱۱۰ رباعیاں عنایت فرمائی ہیں۔ ان میں سے فقط ۱۴ رباعیاں یہاں شامل کی جارہی ہیں۔ باقی الگ کتاب بعنوان "کعبۂ فکر قبلہ ایماں" میں شائع ہوں گی۔

1

برتر ہے بہت مقامِ والائے سخن — اعجازِ سخن یہاں ہے بالائے سخن
یہ نہجِ بلاغہ سے عیاں ہے واللہ — مولائے غدیر ہی ہے مولائے سخن

2

یہ نہجِ بلاغہ ہے ، یہ فرمانِ علیؑ — ہو تا ہے یہ اسلوب ہی شایانِ ولی
دیکھو تو یہ کشکولِ رضی دیکھو تو — قرآن کے اعجاز کی بُرہانِ جلی

3

اربابِ سخن کس کا ہے یہ سازِ سخن — کس کا ہے یہ پُر شکوہ اندازِ سخن
جل جاتے ہیں ذہنوں میں چراغِ توحید — ہے نہجِ بلاغہ کا یہ اعجازِ سخن

4

ہاں اہل زباں پیش کریں حرفِ سپاس — ہے نہجِ علیؑ خَلق میں بے مثل و قیاس
اے اہل جہاں تم کو علیؑ نے بخشا — اسلوبِ کلام ایسا کہ حکمت کی اساس

5

مولا کے سخن ہی سے ہے تعمیرِ قلوب — مولا کی زباں ہی میں ہے تعبیر قلوب
شیدائے علیؑ نہجِ بلاغہ تو پڑھیں — ہر حرف میں ہے قوتِ تسخیر قلوب

6

طالب ہیں کہاں علم کے، اربابِ علم   تفسیر ہے یہ علم کی ، از بابِ علم
یہ نہجِ بلاغہ میں سخن ہائے علی   واللہ کہ ہے بہشتِ شادابِ علم

7

معنی کی گرہ کھول رہے ہوں جیسے   میزاں میں خرد تول رہے ہوں جیسے
خطبوں کو پڑھا زندہ دلی سے تو لگا   منبر پہ علیؑ بول رہے ہوں جیسے

8

کرتی ہے جو ذہن و دلِ مومن تسخیر   جس میں ہے علیؑ کی علمِ حق کی تفسیر
محفوظ ہے اس نہجِ بلاغہ ہی میں   وہ مدرسۂ نجف کی پہلی تقریر

9

ممنونِ کرم ترا ہر اک قاری ہے   تیرا ہی تو دستور سخن جاری ہے
تجویدِ کلامِ حق سکھانے والے   لہجہ بھی ترا معجزۂ باری ہے

10

کیا خوب علیؑ کی یہ تقریریں ہیں   یہ مہرِ بلاغت کی تنویریں ہیں
اخلاقِ محمدؐ کا بیانِ کامل   اسمائے الٰہی کی تفسیریں ہیں

11

ہے نہجِ علی شاہدِ معراجِ علیؑ   کیا علم کے سونے سے بنا تاجِ علیؑ
اخلاق ارسطو سے نہ سیکھیں زاہد   اخلاق کا منشور ہے منہاجِ علیؑ

12

مستقبلِ انساں کی شفق ہے اس میں　　زندہ کنِ تقدیر رمق ہے اس میں
قرآنِ تمدّن ہے علیؑ کی تقریر　　تہذیب کا اک ایک سبق ہے اس میں

13

تعلیم ہے گلدستۂ اقدار کا عطر　　معنی ہیں کہ ہے گلشنِ انوار کا عطر
مجموعۂ عطرِ گلشنِ حیدر ہے　　الفاظ ہیں یا عصمتِ اظہار کا عطر

14

ہے نہجِ بلاغہ میں سخن حیدرؑ کا　　کشکولِ رضی خزانہ ہے جوہر کا
ہر حرف ہے اس کا ایک بحرِ معنی　　ہر نقطہ گہر ہے چشمۂ کوثر کا

❁❁❁❁

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز علی ارشد

پیشہ: سابق وائس چانسلر و پرنسپل پٹنہ کالج یونیورسٹی پٹنہ، بہار انڈیا

جہالت کے اندھیرے ہر طرف تھے　　شرافت کے طریقے برطرف تھے
عدوِّ حق سبھی خنجر بہ کف تھے　　عرب کے سب قبیلے صف بہ صف تھے
تب آیا سامنے مولودِ کعبہ
پسِ پردہ رہی نہج البلاغہ

ملی اللہ اکبر کی سعادت　　نبی نے دی علیؑ کو وہ وراثت
مکمل ہو گیا عہدِ رسالت　　مگر روشن رہی شمعِ ہدایت
اگر عرفانِ حق کا ہے ارادہ
تمہارے پاس ہے نہج البلاغہ

نہیں ہے یہ کتابِ آسمانی　　مگر یکتا ہے اس کی خوش بیانی
ہر اک خطبہ ہے اس کا جاوِدانی　　ہر اک جملہ میں ہے بحر معانی
یہ بابِ علم کا نایاب تحفہ
تمہارے پاس ہے نہج البلاغہ

علیؑ کی اس میں جلوہ گر خطابت　　فدا جس پہ فصاحت اور بلاغت
علیؑ وہ جس پہ شیدا تھی رسالت　　یہ دولت وہ جو ہے بے مثل دولت
رواں اس میں نگاہِ عارفانہ
تمہارے پاس ہے نہج البلاغہ

ملے جب مال و دولت تب نہ اتراؤ　　کبھی اسرافِ بے جا میں نہ پڑ جاؤ
اگر تعداد میں کم ہو نہ گھبراؤ　　یقین ایمان کی قوت پہ لاؤ

تمہی جیتو گے کم ہو یا زیادہ
تمہارے پاس ہے نہج البلاغہ
ہے تقوٰی بھی خدا کی ایک رحمت   مٹاتا ہے جو آپس کی کدورت
یہی دنیا میں ہے راہِ ہدایت   اسی سے کل بھی حاصل ہوگی جنت
ہزاروں ایسی باتوں کا خزانہ
تمہارے پاس ہے نہج البلاغہ
یہ تشریحِ نظامِ مصطفٰی ہے   علیؑ کے روز و شب کا آئینہ ہے
اسی میں عزمِ خیبر بھی چھپا ہے   یہیں تلقین صبر کربلا ہے
پڑھو اس کو کرو دل کو کشادہ
تمہارے پاس ہے نہج البلاغہ

❁❁❁❁

نام: سیّد فراست حسین رضوی

ادبی نام: فراست رضوی

تعلیم: ایم اے، ایل ایل بی، ایم بی اے۔ ریسرچ اسکالر

پیشہ: درس و تدریس

تصنیفات/تالیفات: [۱] کہر میں ڈوبی شام [۲] کتابِ رفتہ [۳] درد کی قندیل [۴] آیاتِ محبت [۵] سلام فلسطین

نظم: سلام یا باب العلمؑ

کہاں اسرار سمجھیں گے فرشتے حرف و معنی کے
علیؑ کے دم سے ہیں زندہ نوشتے حرف و معنی کے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

چراغِ عقل کیا جانے کہ کیا ہے طاق کی وُسعت
سخیٔ علم ہیں وہ اُن میں ہے انفاق کی وُسعت
نظر میں اُن کی ہے افلاک کی آفاق کی وُسعت
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

وہی بھٹکے ہُوئے انسان کو رستہ دِکھاتے ہیں
ہجوم تیرگی میں علم کی شمعیں جلاتے ہیں
وہی توحید کے اسرار سے پردہ اُٹھاتے ہیں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

جو لفظ آیا بیاں میں وہ نشانِ فکر و دانش ہے
عیاں جو کر دیا نکتہ وہ جانِ فکر و دانش ہے
ہر اک خُطبے میں پنہاں اک جہانِ فکر و دانش ہے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

نہ کیوں دانشوروں کے لب پہ مدحِ بُوتراب آئے
وہ بن کر راز دارِ حکمتِ اُمّ الکتاب آئے
اُنہی کی سمت سے کُہنہ سوالوں کے جواب آئے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

یقیں کیا ہے گُماں کیا ہے یہ بابِ علمؑ سے پوچھو
زمین و آسماں کیا ہے یہ بابِ علمؑ سے پوچھو
زماں کیا ہے مکاں کیا ہے یہ بابِ علمؑ سے پوچھو
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

سخن کی روشنی نہج البلاغہ سی نہیں کوئی
صدائے بندگی نہج البلاغہ سی نہیں کوئی
کتابِ آگہی نہج البلاغہ سی نہیں کوئی
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

خردمندی کی وہ انسان کو سوغات دیتے ہیں
وہ استدلال سے باطل زدوں کو مات دیتے ہیں
وہ فلسفیوں کو علم و عقل کی خیرات دیتے ہیں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

نام: سید منظور نقی رضوی

تاریخ و مقام پیدائش: دسمبر ۱۹۴۰، گونڈہ

تعلیم: میڈیکل ڈاکٹر　　پیشہ: میڈیکل

نظم: نہج البلاغہ

نہج البلاغہ کیا ہے ؟ بلاغت کی انتہا!　　الفاظ کے چمن میں لطافت کی انتہا
حسنِ بیانِ حق و صداقت کی انتہا　　اعلانِ حق میں حسنِ خطابت کی انتہا
کیا انتخاب لفظ ہیں، کیا اہتمام ہے
فرمودۂ امام امامُ الکلام ہے!
ہر خطبہ منفرد ہے خطابت ہے منفرد　　ہر بات معتبر ہے عبارت ہے منفرد
ہر فلسفہ جدا ہے، حکایت ہے منفرد　　ہر ذکر و فکر و پند و ہدایت ہے منفرد
اللہ کی کتاب پہ بھاری نہیں ہے یہ
یہ بھی ہے سچ صحیحِ بخاری نہیں ہے یہ
ہر بات اس کی حق ہے حقیقت نواز بھی　　جوئے مئے حیات بھی ہے اس کا ساز بھی
ہے کعبۂ سخن بھی ، سخن کی نماز بھی　　پاتے ہیں اس سے اہل، مشیت کے راز بھی
قرآن اس کی اصل، ولایت اساس ہے
جو اس کا معترف ہے حقیقت شناس ہے
انسانیت کے واسطے منشور آگہی　　اس میں سمٹ کے آ گیا مفہوم زندگی
پائی اندھیری رات نے ہے اس سے روشنی　　قول خدا بھی اس میں ہے قول رسول بھی
یہ بھی تو اک سفینۂ راہِ نجات ہے
نہج البلاغہ اصل میں آبِ حیات ہے

اچھی نصیحتیں ہیں تو حسن بیاں بھی ہے　　دریائے معرفت کا سفینہ رواں بھی ہے
ذکر معاد ہی نہیں فکر جہاں بھی ہے　　اس میں کمال قدرت خالق عیاں بھی ہے
مشتق ہمیشہ حق سے ہراک اس کا باب ہے
چمکا علیؑ سے نور رسالتمابؐ ہے

یہ باب شہر علم کے حکمت کا باب ہے　　اس میں صداقتوں کا حسین انتخاب ہے
دانشورانِ حق کی چنندہ کتاب ہے　　ممدوح اسکا رب ہے رسالتمآب ہے
بازوئے مرتضےٰ میں شجاعت نبی کی ہے
نہج البلاغہ نہج بلاغت علیؑ کی ہے

اس کے ہر ایک لفظ میں حکمت کا ہے ظہور　　اور رب ذو الجلال کی عظمت کا ہے ظہور
اس میں عمل کا علم کی رفعت کا ہے ظہور　　اس کا علیؑ کی ذات سے نسبت کا ہے ظہور
قرآں کا جس طرح سے کہ ثانی نہیں کوئی
نہج البلاغہ تیرا مثالی نہیں کوئی

اس میں نبی کا ذکر ہے اس میں خدا کا ذکر　　عزم وعمل کا ذکر ہے صدق وصفا کا ذکر
پاکیزہ زندگی کا ہے اس میں قضا کا ذکر　　اس میں زمین وعرش کا آب و ہوا کا ذکر
اس میں وفا شعاری کے کچھ باب دیکھئے
اور بے وفائیوں کے بھی اسباب دیکھئے

اہل نظر کے واسطے ترغیب اس میں ہے　　اعلیٰ حیات وموت کی ترکیب اس میں ہے
بہتر نظام دہر کی ترتیب اس میں ہے　　باطل کے واسطے بڑی تادیب اس میں ہے
منظور ہر طرح سے یہ اعلیٰ کتاب ہے
تشنہ دہن کے واسطے اک بحر آب ہے

نام: **سید منظر حسنین زیدی**
تخلص: منظر زیدی
تاریخ و مقام پیدائش: یکم مئی ۱۹۵۳، کراچی
تعلیم: مکنیکل انجینئرنگ
پیشہ: انجینئرنگ
تصانیف: جناں اور بھی ہے (مجموعہ سلام و منقبت)، پھولوں کے خرمن (مجموعہ غزل)

بلاغت نے کئے روشن منارے حق نمائی کے
پئے خطبات پھر جلنے لگے فانوس ہستی کے

خطوط و پند اس میں یافتن طاعت گزاری کے
بشرط درمیاں پردے نہ ہوں فرقہ پرستی کے

طویل و مختصر احکام ہیں جنس گراں مایہ
ہیں کلماتِ قصار آراستہ روشن خیالی کے

مفصل دفترِ کُن کے مضامیں جاوداں دارد
جہاں دیکھے زمین و آسمان و عرش و کرسی کے

حوالے استنادِ متن کے رواۃ کی محنت
بحمد اللہ انجازات ہیں اثباتِ اصلی کے

نتیجہ خامۂ قدرت کا ہے طورِ معانی پر
فروغِ چشم و نورِ دل ثمر معجز بیانی کے

تو نگر بن گئے سرمایۂ نہجِ بلاغہ سے
سبھی ممنونِ احساں ہیں اسی بندہ نوازی کے

ودیعت بے بہائے کائناتِ علم و حکمت کی
جہاں بیمار ذھنوں کو ملے ساماں تشفّی کے

زُلالِ بادۂ افکار سے مملو ہیں پیمانے
ملے جسکو نہ یہ جو ہر وہ آخر کیا کرے جی کے

حجاب اندر حجاب و رازِ سر بستہ ہیں کب پنہاں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

ستائش گر ہیں اہلِ علم جُہّالِ عرب گونگے
موالی متن پڑھتے ہیں شرابِ اِنّما پی کے

دبستانِ ازل نے کر دیا منظرؔ انہیں یکجا
کلامِ نقطۂ با مرحلے قرآن فہمی کے

❁ ❁ ❁ ❁

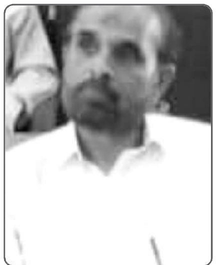

سجاد حسین

قلمی نام: سجاد حسین ساجد

پتہ: موضع جھمٹ تحصیل جنڈ ضلع اٹک

اصناف سخن: غزل، نعت، نظم، مناقب، تضامین

مطبوعہ کتاب: "نمود" غزلیات

غیر مطبوعہ: مجموعہ نعت، مجموعہ تضامین غالب، مجموعہ نظم، مجموعہ غزل

الف: نظم "نہج البلاغہ"

ختم ہے حسن بلاغت کس سخن پرداز پر
"افصحائے دہر سر دھنتے ہیں کس کے ساز پر"

کم ہیں اوراق زماں کس وسعت ادراک کو
محو حیرت ہے فلک کس فکر کی پرواز پر

سرنگوں ہے ابر لہجے کے حشم کے سامنے
رشک کرتے ہیں جواہر سطوت الفاظ پر

دم بخود بیٹھا ہے سن کے نغمۂ لحن نجف
کنج گلشن میں سکیڑے بلبل شیراز پر

اک تحیر سے شب ضربت فرشتوں نے کہا
جھوم اٹھے ہیں علی دیکھو یہ کس اعزاز پر

اور کس کے بس میں ہے کنہِ کمالات علی
بس خدا یا مصطفیٰ آگاہ ہیں اس راز پر

چھو نہیں سکتا مقامِ حیدر کرار کو
مارتا رہ لاکھ کوئی صاحب پرواز پر

یوں لگا جیسے بنا ہو سب علی کے سامنے
سن کے ان کی گفتگو آفاق کے آغاز پر

ذات حق سے سب ملائک نے شب ہجرت کہا
ہم تو ششدر ہیں فداکاری کے اس انداز پر

ذکر حیدر سے نفاق و کذب ہوتے ہیں عیاں
کاٹ دیتی ہے ریاکاری کے یہ مقراض پر

ب: طرحی کلام

لبوں تک جام پہنچے ہیں علیؑ کے نام نامی کے
عجب احوال طاری ہیں دلوں پر جذب و مستی کے

علیؑ ہیں جادۂ عرفاں پہ اک چھتنار کی صورت
علیؑ سرو رواں ہیں علم اور حکمت کی وادی کے

عروس فکر حق سجتی ہے کن لفظوں کے محمل میں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

سحاب نطق سے شاداب گلزار فصاحت ہے
زبان و لب ہیں سرچشمے بلاغت کی تجلی کے

علیؑ ہیں کنز علم و آگہی کے گوہر یکتا
علیؑ ہیں اک گل جان بہاراں باغ ہستی کے

ازل سے کہکشاں در کہکشاں اسرار ہیں جتنے
علیؑ کے سامنے گویا خطوط ان کی ہتھیلی کے

علیؑ تو پھر علیؑ ہیں آج تک حیران ہے دنیا
سر دربار فاسق سن کے خطبے ان کی بیٹی کے

علیؑ گر وا نہ کرتے اس طرح توحید کی رمزیں
معارف تا ابد رہتے نہاں ذات الٰہی کے

سر کعبہ علیؑ کو دیکھ کر دوش رسالت پر
کمال اوج بے دم، سانس ساکن ہیں بلندی کے

خبر ہے ان کو، کیسے دشت میں گلشن کھلانے ہیں
انھیں آتے ہیں گُر تاریکیوں میں ضوفشانی کے

وقار آدمیت کا ہر اک گل، نقش پا ان کا
کرامت کے سبھی گوہر ثمر قدموں کی مٹی کے

انا بھی عجز بھی، فقر و سخا بھی، زہد و رغبت بھی
فضائل کیا لکھوں اک جامع اضداد ہستی کے

فقیرانہ امیری کی روش دیکھی کبھی ان میں
کہیں انداز ملتے ہیں امیرانہ فقیری کے

علیؑ کی رفعت بے مثل کا محصول تنہائی
علیؑ کے سارے دُکھ تاوان ہیں ان کی بلندی کے

ج: بولتا ہے علیؑ

کمال اوج بلاغت سے بولتا ہے علیؑ
سماعتوں میں مدھر ساز گھولتا ہے علیؑ

یہ حرف و لفظ نہیں، غیب کے کنارے سے
زرو جواہر و یاقوت رولتا ہے علیؑ

ملائمت سے کرے بات تو گماں یہ کہے
مہک صبا کے ترازو میں تولتا ہے علیؑ

بلند لہجے میں بولے تو یوں لگے گویا　　طناب خیمۂ آفاق کھولتا ہے علیؑ
کلام نہج البلاغہ کے روپ میں اب بھی　　فراز تخت سلونی سے بولتا ہے علیؑ

د: نہج البلاغہ

اے فکر کم عیار نکل قیل و قال سے　　لکنت زدہ زبان! تمسک بلال سے
اے نطق! استفادہ سخن کے کمال سے　　پیش نظر کلامِ علیؑ ہے، خیال سے
اٹھ اے قلم! صحیفہء حیدر کو چوم کر
کاغذ پہ چل، خمار مودت میں جھوم کر
نہج البلاغہ بحر معارف کا نام ہے　　نہج البلاغہ راہ فلاح دوام ہے
اس پر چلو تو خلد بریں گام گام ہے　　تسنیم کا ایاغ ہے،کوثر کا جام ہے
قرآں کے بعد کاشف اسرار لا الہ
وحدانیت کے درس کی بے مثل درسگاہ
نہج البلاغہ اہل خرد میں ہے جس کی دھوم　　نکلتے ہیں اس کے سمت نما صورت نجوم
ہر دم رہ سفر پہ رواں چشمہء علوم　　رہتا ہے جس پہ تشنہ لبوں کا سدا ہجوم
جس کا ہر ایک لفظ بلاغت شعار ہے
جس کی ہر ایک سطر نوید بہار ہے
صحنِ چمن میں باد صبا کا خرام ہے　　بے کار خاروخس کو فنا کا پیام ہے
نشونمائے روح کا یہ انتظام ہے　　بس انتظام ہی نہیں پورا نظام ہے
آئین ہے یہ نوع بشر کی نجات کا
دستور ہے فلاح حیات و ممات کا

ہر اک زبر بلند معانی کی ترجماں ہر ایک زیر میں ہیں کئی حکمتیں نہاں
ہر مد فراز و رفعت گردوں کی راز داں ہر پیش پیش حق ہے خشیت کا اک نشاں
جس جس جگہ علامت تشدید دیکھیے
گویا بیان سطوت توحید دیکھیے
حکمت کا، حسن فکر کا محضر ہے یہ کتاب سوز و گداز سینہ حیدر ہے یہ کتاب
ماحاصل علوم پیمبر ہے یہ کتاب گھر ہے اگر کتاب خدا در ہے یہ کتاب
قرآن سے ہے ربط وہی اس کتاب کو
خیر البشر کے ساتھ ہے جو بو تراب کو

ہ: کلام علیؑ

مثال ابر گہر بار ہے کلام علیؑ خرد پہ نور کی بوچھاڑ ہے کلام علیؑ
کلام پاک و حدیث رسول کے ہمراہ صفا و صدق کا معیار ہے کلام علیؑ
وہ جس کا نقطۂ محور ہے نکتہ توحید بیان حق کی وہ پرکار ہے کلام علیؑ
ہے اس میں لطف وکرم بھی وعیدوذم بھی ہے کبھی صبا کبھی تلوار ہے کلام علیؑ
سماعتوں کی زمیں پر قرار کی رم جھم دلوں پہ بارشِ انوار ہے کلامِ علیؑ
بہت معنبر و نکہت فشاں ہے اس کی فضاء مثال حجرۂ عطار ہے کلامِ علیؑ
یہ گفتگو میں ہے نہج بلاغت بے مثل رہ فصاحت گفتار ہے کلامِ علیؑ
جبینِ علم کو تابندگی اسی سے ملی ادب کو غازۂ رخسار ہے کلام علیؑ
اسی لیے تو امام الکلام کہتے ہیں کمال ندرت اظہار ہے کلامِ علیؑ
دلیل ومنطق و برہان اس کی قوت ہیں عجب صلابت افکار ہے کلام علیؑ
یہ دوستوں کے لیے ہے نسیم کا جھونکا عدو پہ برق شرر بار ہے کلام علیؑ

سید سلمان عابدی تخلص: سلمان

تاریخ ومقام پیدائش: مئی ۱۹۷۰، علی پور کرناٹک، جنوبی ہند

تصنیفات: رگِ جاں (مجموعہ غزلیات)

جہادِ قلم، جہادِ حرف، منظوم ترجمہ نہج البلاغہ، سلسبیل (منظوم ادعیہ)

تعلیم: حوزہ علمیہ قم پیشہ: تبلیغ

منظوم نہج البلاغہ، خطبہ ۲ (صفین سے پلٹنے کے بعد، ستائش پروردگار) اقتباس

ترجمہ: مولانا سید سلمان عابدی

خدا کی حمد و ثنا اس لئے میں کرتا ہوں — کہ نعمتوں کی ہو تکمیل بخششیں ہوں فزوں
اور اس کی آبرو کے آگے سر جھکاتے ہوئے — پناہ مانگتا ہوں اس کے میں گناہوں سے
اور اس سے نصرت و امداد مانگتا ہوں سدا — وہی ہے کافی اسی کا ہوں میں فقیر و گدا
جسے وہ دے دے ہدایت وہ پھر بھٹکتا نہیں — وہ دشمنی کرے جس سے، اماں وہ پاتا نہیں
کرے وہ جس کی کفالت بنے وہ جس کا کفیل — نہ ہو کسی کا وہ محتاج، ہو کبھی نہ ذلیل
یہ وہ عظیم طلب ہے یہ وہ ہے حمد و ثنا — کہ جس کا بھاری ہے ہر بھاری چیز سے پلہ
اور ایسی چیز ہے یہ حمد خالق اکبر — ہر ایک گنج گراں مایہ سے جو ہے بہتر
گواہی دیتا ہوں اس کا کوئی شریک نہیں — یہ وہ گواہی ہے شک کرنا جس میں ٹھیک نہیں
خلوص جس کا مجرب ہے اور جس کا مآل — مرے یقین وعقیدے کا بن چکا ہے جمال
میں تا حیات اسی کو رہوں گا تھامے ہوئے — ذخیرہ اس کو بناؤں گا حادثوں کے لئے
یہی گواہی ہے ایمان کی بنائے قوی — یہی گواہی ہے حسنِ عمل کی پہلی کڑی
یہی ذریعہ ہے رحمان کی رضایت کا — یہی سبب بھی ہے شیطان کی ہلاکت کا

سید شہاب کاظمی، جرولی امریکہ

قرآن اور نہج البلاغہ

قلبِ پیغمبر پہ اترا ہے کلام اللہ کا   ابتدا کرتے ہیں اُس کی لے کے نام اللہ کا
ہر کس و نا کس کی خاطر ہے پیام اللہ کا   اس کی سطروں میں نہاں ہے احتشام اللہ کا
اس نوشتے کی حفاظت کارِ ربانی میں ہے
ماننا تحریف اس میں جرمِ نادانی میں ہے
شہرِعلم و آگاہی کا ہیں جنابِ مصطفیٰؐ   بعد ربِّ دوسرا ہے مرتبہ سرکارؐ کا
بعد پیغمبر ، جہاں میں ہے علیؑ کا مرتبا   شہرِ علم و آگاہی کا در علیِؑ مرتضیٰ
فاتحِ بدر و حُنین و فاتحِ خیبر علیؑ
دفترِ نہج البلاغہ دے گئے کہہ کر علیؑ
صاحبو نہج البلاغہ پڑھ کے دیکھا چاہیئے   کاوشِ مولا علیؑ سے فیض اٹھایا چاہیئے
کوہِ نور اخلاق کا اس کو سمجھنا چاہیئے   اس کے حرفِ جر کو بھی سونے میں تولا چاہیئے
قدر گوھر شاہ داند یا بداند جوہری
اس کے لہجے میں عیاں ہے جلوۂ پیغمبری
مشکلاتِ فکرِ انسانی کا اس کو حل کہو   خشک کشتِ زندگی کے واسطے بادل کہو
دیدہ منشورِ انساں کا اِسے کاجل کہو   اس کے آگے دعویٰ سقراط کو مُہمل کہو
روشنائی اس میں شامل ہے لِسان اللہ کی
ہے ہدایت کے لیے اس میں اذان اللہ کی
اس کا پایا گو کلامِ پاک سے بڑھ کر نہیں   کوئی تخلیق بشر اس سے مگر بہتر نہیں
تاب منہ لگنے کی ان سے خضر کے اندر نہیں   علم سے بڑھ کر زمانے میں کوئی زیور نہیں
حق وانصاف وعدالت باب در باب اس میں ہیں
یادگاری خط بھی ہیں خطبے بھی نایاب اس میں ہیں

پروفیسر ڈاکٹر سید شوذب کاظمی

تاریخ پیدائش: مقام پیدائش: ۱۲اگست ۱۹۵۸، ملتان

تعلیم: پی ایچ ڈی

پیشہ: درس وتدریس

تصنیفات وتالیفات: نقش دوام (مجموعہ شاعری)، ہرلفظ کے لب پرصلِ علی (نعتیہ مجموعہ)، بحضور قائدِ اعظم (قومی نظمیں)، ضمیر حیات (نثری تالیفات)

ثنائے صاحبِ نہج البلاغہ

نہاں "نہج البلاغہ" میں ہیں نکتے زندگانی کے
یہ نکتے با خدا دریا ہیں تفسیر و معانی کے

سبھی اسرار پوشیدہ ہیں اِس میں حق بیانی کے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

مرقع ہے یہ کردارِ ائمہؑ کا ، دریں چہ شک
ہیں سب احوال اِس میں، آلؑ کی طرزِ شہانی کے

علیؑ اسلام کے ارکان کی ہیں قوت و طاقت
علیؑ سے پائے گُر شبرؑ نے دِیں کی پاسبانی کے

لیا شبیرؑ نے درس اِن سے صبر و استقامت کا
نقوشِ صبر زندہ تر ہیں زہراؑ کی نشانی کے

علیؑ سے دین کی ، ایماں کی بنیادیں ہوئیں محکم
صحیفوں میں حوالے ہیں ابوطالبؑ کے جانی کے

یہودی کے یہاں مزدوری کرنے والے مولاؑ نے
سکھائے راز سارے، کشتِ دیں کی باغبانی کے

ہیں شوذبؔ، شاہِ اورنگِ ولایت بس علیؑ بیشک
ملے جن سے قصیدے کو مضامیں سب روانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

مولانا سید حسن ظفر نقوی

تاریخ پیدائش: ۸ مئی ۱۹۵۸، کراچی
تعلیم: حوزہ علمیہ قم
پیشہ: مشہور خطیب
طرحی کلام:

رواں نہج البلاغہ میں جو ہیں دریا معانی کے
یہیں لعل و گہر مل پائیں گے، سبع مثانی کے

جہاں بانی کسے کہتے ہیں؟ کیا طرز عدالت ہو
ہیں سارے جو ہر تاباں، علیؑ کی زندگانی کے

علیؑ، عباس و حمزہ، جعفر طیار تا مہدیؑ
ضمانت بن گئے یہ نام، حق کی پاسبانی کے

کہاں پر ڈھونڈتے توحید کے ہم لولوء و مرجان
علیؑ دریا بہاتے گر نہ تفسیر و معانی کے

خدا کے بعد یہ ہے معجزہ نہج بلاغہ کا
یہاں مل جائیں گے مطلب کتاب آسمانی کے

کسے معلوم الا اللہ کا سِرِّ نہاں کیا ہے؟
کھلیں گے راز باب علم سے حرف و معانی کے

یقیناً از محمدؐ تا بہ مہدیؑ اس کے جلوے ہیں
کیے ساماں ابوطالبؑ نے دیں کی ضوفشانی کے

علیؑ کے لاڈلوں نے کربلا ایسے رقم کر دی
سبھی کردار ہیں زندہ شہیدوں کی کہانی کے

ظفرؔ خاکِ درِ حیدر سے روشن ہے جبیں میری
جبھی تو چارسو قصے ہیں میری خوش بیانی کے

❀ ❀ ❀ ❀

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی
قرآن و نہج البلاغہ

منظوم جذبۂ عقیدت

محفل قرآن ہی قرآن کی تفسیر ہے　　ہے یہی مدحِ علیؑ اور مجلسِ شبیرؑ ہے
حافظِ قرآن گر ہو دشمنِ حیدر تو پھر　　آیۂ بلّغ اُسی سینے میں مثلِ تیر ہے
کہہ گئے ابن علیؑ آ کر سناں کی نوک پر　　ہر صحیفے سے فزوں قرآن کی توقیر ہے
شعر تو کہتے تھے آسانی سے سب اہلِ عرب　　سرزمینِ نثر مولا آپ کی جاگیر ہے
دشتِ علمی میں کوئی اب تشنہ لب باقی نہیں　　ساقئ کوثرؑ کے لہجے میں عجب تاثیر ہے
باب شہر علم کی مانند اس کے ہیں ورق　　اس میں ہے جو شقشقہ خطبہ وہ مثلِ تیر ہے
کہہ دیا ہے اس کو اہل علم نے اُخُ القرآن　　اور صحیفۂ حضرتِ سجادؑ کا ہمشیر ہے
کینہ پرور ڈالتے رہتے ہیں اس میں بھی شکوک　　ہیں جواب ایسے کہ ان سے اور عیاں تنویر ہے

نہج البلاغہ

ہاں یہ "قرآں"، "نہج البلاغہ" اور "صحیفہ کاملہ"　　اِن کا اک اک لفظ کتنا پُراثر دلگیر ہے
دیکھیے نہج البلاغہ کو کسی بھی طور سے　　اک ورق شبّرؑ اگر ہے دوسرا شبیرؑ ہے
دیکھتے ہی اس کو میرا پاک ہو جاتا ہے دل　　ہر سطر میرے لیے اک آیۂ تطہیر ہے
آرزو عاصی کی ہے نہجِ بلاغہ کی شرح　　آپ کے دستِ عطا میں کس لیے تاخیر ہے

❀ ❀ ❀ ❀

سید محمود حسن قیصر امروہوی

تاریخ پیدائش: ۱۹ اگست ۱۹۱۹

وفات: ۱۳ اگست ۲۰۱۱ دلی، انڈیا

تعلیم: لکھنو یونیورسٹی سے فاضل ادب عربی

الہ آباد یونیورسٹی سے فقیہ فاضل

تالیفات: رجال نہج البلاغہ، تدوین کلام علی ابن ابی طالبؑ، کلام علیؑ سے عربی ادباء کا استغارہ، شعری مجموعہ رنگ و آب

یہ نظم لندن میں منعقدہ نہج البلاغہ کانفرنس کے لیے کہی گئی۔

نظم "نہج البلاغہ"

اے کتابِ علم و حکمت اے بلاغت کی سبیل
ہے فروغِ چہرۂ معنی ترا نقشِ جمیل

بادۂ توحید سے لبریز ہے تیرا ایاغ
جلوہ گر افکار میں تیرے رسالت کا دماغ

رشحۂ الہام ہے ہر نقطۂ زیبا ترا
ہے زلال وحی کا ساغر ترا ہر دائرہ

روشنائی میں تری بحر تجلی موجزن
ہے تری ہر سطر تسبیح خلیل ذوالمنن

تو ادب کی جان ہے، تو فلسفہ کا تاج ہے
نقش پائے فکر تیرا خیر کی معراج ہے

دولت ایماں ہے تو، مسلم کا سرمایہ ہے تو
باب شہر علم کی جنس گراں مایہ ہے تو

آج بھی ہے تازہ و رنگیں ترے معنی کا باغ
دہر کے حکمت کدے میں تو ہے اک روشن چراغ

تیرے استدلال کے تیشوں سے باطل دلفگار
صحن قرآں تیری تشریحات سے ہے پُر بہار

خرمنِ الحاد پر تیری شعائیں قہر ریز
کفر و بدعت سے ہے تجھ کو دعوت رزم و ستیز

ہیں عدو کے واسطے تیرے اشارے ذوالفقار
حیدری ضربت کا آئینہ ترے فقروں کا وار

دیو باطل کے لئے تو آتشیں صمصام ہے
فتنہ تثلیث تجھ سے لرزہ براندام ہے

تیری تشریحات ہیں روشنگرِ حق وصواب
چہرۂ اوہام سے تونے الٹ دی ہے نقاب

دفتر صد حکمت و معنی ہے تیرا ہر ورق
تجھ سے سیکھا ہے زمانے نے سیاست کا سبق

دانش آموز خرد ہیں تیرے امثال و حکم
تیرے جملوں میں ہے نبضِ زندگی کا زیر و بم

ہے تصوّف مست تیرے ساغرِ گلفام کا
ہے ترا مرہونِ منت فلسفہ اسلام کا

افصحانِ دہر سر دُھنتے ہیں تیرے ساز پر
خیمہ زن تیری بلاغت سرحد اعجاز پر

شقشقہ تیرے بیاں میں اخطب اسلام کا
ہمہمہ زورِ خطابت میں ترے ضرغام کا

آج بھی ہے عصرِ نو محتاج پانی کا ترے
اب بھی طغیانی پہ ہے دریا معانی کا ترے

❁❁❁❁

سہیل فارسی

اَدب کا چمن زار نہج البلاغہ
لئے بحر ذَخّار نہج البلاغہ

ہم آہنگیٔ خارو گُل کا دبستاں
چراغ شب تار نہج البلاغہ

سرِ بزم گلریز لبہائے مضموں
دمِ رزم تلوار نہج البلاغہ

لِسانِ خدائے ادب کی عطائیں
صد آداب گفتار نہج البلاغہ

یہ تہذیبِ اخلاق و تدبیر منزل
مُدَن کا ہے معمار نہج البلاغہ

نِکاتِ سیاست کے دفتر کا عنواں
قیادت کے اسرار نہج البلاغہ

سَند پشت اِسلام کی استخوانیں
اِک آئینِ کردار نہج البلاغہ

کسی کے لئے مشعلِ راہ منزل
کسی ذہن پر بار نہج البلاغہ

نصائح کے اَنبار ہر خط کی سطریں سکونِ گُل و خار نہج البلاغہ
زبانِ رسالت تھی جس کے دہن میں اُسی کا یہ شہکار نہج البلاغہ
خدا کے خزانے سے پائے وہ جوہر ہےَ آپ اپنا بازار نہج البلاغہ
علیؑ کے مضامیں زباں بھی علیؑ کی کتابوں میں رودار نہج البلاغہ
ضَیا بار ہےَ نیّرِ اَوج بن کر سَر "شیعہ اخبار" نہج البلاغہ
یہ عرفانی قوم کی سعیِ پیہم بڑھا دے گا معیار نہج البلاغہ
ابھاری اسی نے ہیں خاموش نبضیں ہےَ جاں بخش و جاندار نہج البلاغہ
عزائم کے میداں میں دیوارِ آہن ارادوں میں کُہسار نہج البلاغہ
چلی تھی جو غزوات میں دستِ حق سے اسی تیغ کی دھار نہج البلاغہ
بہ ہر رنگ قائم رہا رنگ اس کا ہے کِس درجہ خود دار نہج البلاغہ
سہیلؔ اس کی تاریخ اپنا تاثُّر یَمِ صُبحِ افکار نہج البلاغہ
دلیلوں کا مینار نہج البلاغہ

❁❁❁❁

سید نصرت بخاری

مقام پیدائش: اٹک

پیشہ: لیکچرار اردو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج اٹک، ایڈیٹر سہ ماہی ذوق

غزل نعت منقبت افسانہ

تالیفات: گھاؤ افسانے، سخن یہ ہے، غزلیں

نظم: "صاحب نہج البلاغہ"

تحفۂ نہج البلاغہ آیتوں کی تشریحات ناقدِ الفاظ و معنی ، توضیحاتِ دینیات

شارحِ اعراب و متن و تصریحِ اُم الکتاب نسخۂ لغت نما ہے اس کی وسعت بے حساب

جنگ نامہ بھی ہے یہ اور امن کا پیغام بھی اس پہ چوکھا رنگ لایا لہجۂ اسلام بھی

صاحبِ نہج البلاغہ مایۂ لوح و کلام جس کو باب العلم کا اعزاز دیں خیر الانام

واقفِ نہج سباقِ کن، خبر دارِسباق شاہدِ انگشتِ پاک و معجزۂ انشقاق

بسترِ احمد پہ احمد جیسا ہے جو محوِخواب " نیست پیغمبر ولیکن در بغل دارد کتاب"

❁❁❁❁

سید ہلال رضا نقوی

ادبی نام: ڈاکٹر ہلال نقوی

تاریخ پیدائش: ۱۹۵۰ء، روالپنڈی

تعلیم: کراچی، پی ایچ ڈی

پیشہ: درس وتدریس

تالیفات وتصنیفات: دودرجن سے زیادہ

تم کو تیرہ رجب مبارک ہو

ہر طرف ہے رجب میں جشن پہ جشن
آج تیرہ رجب کا دن آیا
دیکھ خوشیوں کے کتنے ریلے ہیں
ہر طرف رونقیں ہیں میلے ہیں
آج گھر گھر ہے سب کو اس پر ناز
کوئی دیکھے ہجوم نذر و نیاز
میں نے اک مذہبی کتابوں کے
بیچنے والے سے یہ خود پوچھا
کیا کچھ ایسی کتابیں بکتی ہیں
جن میں ہو مقصدِ حیات علیؑ
مجھ سے کہنے لگا کتاب فروش

صبح سے تا غروب بکتے ہیں
سکے، تعویز خوب بکتے ہیں
اور نہج البلاغۂ مولا
کتنے برسوں سے ایک بھی نہ بکی
اس سے یہ بات یک بیک سن کر
میں بھی چپ وہ بھی چپ رہا لیکن
میں نے اس سے نظر جھکا کے کہا
تم کو تیرہ رجب مبارک ہو
اور میں اپنے گھر کو لوٹ آیا

❁ ❁ ❁ ❁

پروفیسر **حسن عسکری کاظمی**، لاہور

صاحب نہج البلاغہ

سنی ہے گونجتی حق کی اذاں نہج البلاغہ میں ۔۔۔ کہ ہیں اقوالِ حیدرؑ جاوداں نہج البلاغہ میں
سوارِ کشتیٔ حرفِ شکستہ میں مگر پھر بھی ۔۔۔ رہیں گے غوطہ زن سب نکتہ دان نہج البلاغہ میں
بنی تحریر اپنی معتبر جس کے حوالے سے ۔۔۔ وہ ہے اک منفرد حُسنِ بیاں نہج البلاغہ میں
سمندر کے سفر پر بے خطر اہل یقیں نکلے ۔۔۔ کھلے ہیں معرفت کے بادباں نہج البلاغہ میں
علیؑ ہیں قاریٔ قرآں حقیقت میں مگر قرآں ۔۔۔ ہوا یہ راز بھی ہم پر عیاں نہج البلاغہ میں
رہے گا سلسلہ عرفان کا جاری قیامت تک ۔۔۔ کہ ہر خطبہ ہے بحرِ بے کراں نہج البلاغہ میں
حسنؔ یہ منفرد پیمانۂ نقد و نظر اپنا ۔۔۔ نظر افروز ہے تازہ جہاں نہج البلاغہ میں

❁ ❁ ❁ ❁

قنبر حسین

ادبی نام: ڈاکٹر پیام اعظمی   تاریخ و مقام پیدائش: ۱۹۳۵

تصنیفات: اسلام ہی کیوں؟ یا اولی الالباب، سوز و سلام، والقلم، والعصر، والفجر

نہج البلاغہ

متاع دامنِ فکر و نظر نہج البلاغہ ہے   عروجِ دانش و علم و ہنر نہج البلاغہ ہے
چراغ خانہ ذہن بشر نہج البلاغہ ہے   وہی حق آشنا ہے جس کے گھر نہج البلاغہ ہے
جو پڑھتا ہوں تو لگتا ہے کہ یزداں بات کرتا ہے
زبانِ فاتح خیبر میں قرآں بات کرتا ہے

کتاب معرفت بھی درس اخلاق و وفا بھی ہے   سیاست بھی ہے منطق بھی ادب بھی فلسفہ بھی ہے
ہے اس میں نعت پیغمبر بھی اور حمد خدا بھی ہے   سقیفہ بھی نظر آتا ہے اس میں کربلا بھی ہے
عطا ارباب حق کو دیدہ بے باک کرتی ہے
کہ یہ جھوٹی صحابیت کا پردہ چاک کرتی ہے

اگر قرآن ہے مہر درخشاں کی طرح روشن   تو ہے نہج البلاغہ ماہِ تاباں کی طرح روشن
ہیں سطریں کہکشاں الفاظ قرآں کی طرح روشن   ہے اسکا ہر ورق شمع فروزاں کی طرح روشن
عطا کرتی ہے تاج عزت و عظمت بھکاری کو
بنا دیتی ہے سلمان و ابوذر اپنے قاری کو

نظر آتی ہے اس آئینے میں ایمان کی صورت   عمل کی شکل چہرہ علم کا عرفان کی صورت
دکھاتی ہے ہمیں ہر عہد کے انسان کی صورت   ہے یہ بھی معجزہ اسلام کا قرآن کی صورت
صحیفوں کی محافظ اور قرآں کا اجالا ہے
کتاب اللہ نے گودی میں اپنی اس کو پالا ہے

امجد حسین

قلمی نام: حسین امجد

مقام پیدائش: اٹک

پیشہ: ریٹائرڈ پولیس

تصنیفات: دوغزل کے اور ایک نعت کا مجموعہ مطبوعہ، مقامی زبان میں بھی شاعری کرتے ہیں۔

"رکھتی ہے زمانوں کی خبر نہج بلاغہ"

کم ظرف کہاں اور کدھر نہج بلاغہ　　حاسد نہیں جائیں گے جدھر نہج بلاغہ
تم پوچھنا چاہو تو بہت شوق سے پوچھو　　رکھتی ہے زمانوں کی خبر نہج بلاغہ
یہ راہ حقیقت سے بھٹکنے نہیں دے گی　　صد شکر کہ ہے پیش نظر نہج بلاغہ
وہ باب شجاعت کا درخشندہ ستارہ　　لکھتا رہا بے خوف و خطر نہج بلاغہ
ہر موڑ پہ طاغوت سے ٹکراتی رہی ہے　　ہر رُخ سے رہی سینہ سِپر نہجِ بلاغہ
پاتال سے نیچے کی خبر ہاتھ میں لے کر　　افلاک پہ کرتی ہے سفر نہج بلاغہ
امجدؔ وہ کہاں شاہ کی تقلید کریں گے　　پڑھتے جو نہیں شام و سحر نہج بلاغہ

❋❋❋❋

سید غلام السیدین باقری

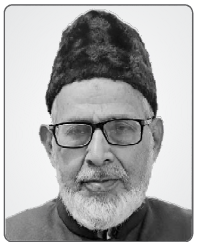

ادبی نام: حاشر جوراسی

تاریخ ومقام پیدائش: ۱۵؍مارچ ۱۹۴۴ء، جوراس، ضلع بارہ بنکی، اتر پردیش، انڈیا

پیشہ: مضمون نگاری، شاعری، ذاکری، تاریخ گوئی، نکاح خوانی، امامت نماز جمعہ

محمدؐ اور علیؑ اہداف ہیں جب ، نورِ باری کے — یہ دونوں ، ہیں مصادر ، مخزن راز الٰہی کے
حقیقت میں ، یہی ہیں محرم اسرارِ یزدانی — یہی ہیں آشنائے رمز بھی ، اسبابِ سِرّی کے
جنھوں نے باب شہرِ علم سے رشتہ نہیں رکھا — معمے حل نہ کر پائے ، حقیقی اور مجازی کے
ہے ذات مرتضیٰؑ جب بائے بسم اللہ کا نقطہ — "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
امام المتقیں کا معجزہ ، نہج البلاغہ ہے — نظر آتے ہیں جلوے، اس میں شان کبریائی کے
کلام خالقِ اکبر کا مخزن ہے یہ مجموعہ — ہیں آئین الٰہی ، اس میں دستور عبادی کے
کتاب کبریا کے بعد یہ سب پر مقدم ہے — ہیں دنیا میں ، صحیفے جتنے ارضی اور سماوی کے
کہیں وعظ ونصیحت ہے، کہیں خطبوں کی جولانی — مقاصد، نورافشاں ہیں، دعائے "رب زدنی" کے
تدبر چاہیے ، نہج البلاغہ میں ، برائے حق — کہ چشمے موج زن، اس میں ہیں، عرفانِ حقیقی کے
علیؑ کا ہے کلام حق ، کلام پاک سے مشتق — بحار نور ہیں اس میں ، علوم شش جہاتی کے
صدا دیتی ہے، علم و دانش وحکمت کی گہرائی — "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
اجل سے قبل حاشرؔ، مرضیِ نفسِ خدا ڈھونڈو! — بطور عاریت ، لمحے ہیں یہ عمر طبیعی کے

❁ ❁ ❁ ❁

سجاد حیدر برمنگھم

الف:

جلالِ کبریا کے اور جمالِ کبریائی کے
ہیں لب پر مرتضے کے زمزمے حمدِ الٰہی کے

علیؑ کا نطق ہی تصویر ہے نہج البلاغہ کی
ہیں جس میں نقش جلوہ گر فصاحت کی بلندی کے

ورق ہر ایک اس کا جا نمازِ عشقِ ربی ہے
جہاں انوار اُترے ہیں خدا کی آشنائی کے

کُھلیں نہج البلاغہ کے ورق تو ایسا لگتا ہے
علیؑ نے کر دیئے تعمیر معبد حق پرستی کے

کہیں تحمید کی خوشبو، کہیں تمجید کا لہجہ
علیؑ کے سارے خطبے ہیں صحیفے شانِ ربی کے

سرِ محرابِ عرفاں نطقِ حیدر کے مصلے پر
حسیں منظر ملے الفاظ کی سجدہ گزاری کے

کوئی خطبہ، کوئی مکتوب ہو یا قولِ پُر حکمت
ہزاروں باب ہیں ہر لفظ میں کردار سازی کے

بیاں پند و نصیحت کے، حکیمانہ ہر اک جملہ
مقدر لکھ دیئے مولاؑ نے جیسے ہر موالی کے

علیؑ نے آبیاری کی ہے کشتِ معنویت کی
علیؑ نے پھول مہکائے جہاں میں خوش بیانی کے

جہاں کی آفرینش پر علیؑ کی ذات شاہد ہے
علیؑ ہی جانتے ہیں بھید سب تخلیقِ ہستی کے

علیؑ سے پوچھئے آیات کے سب ظاہر و باطن
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

بنا کے عبد اور معبود میں الفاظ کا رشتہ
علیؑ نے راز بتلائے خدا سے ہمکلامی کے

علیؑ کی جنبشِ لب سے کلامِ حق سمجھ آیا
علیؑ نے بات کی تو در کُھلے قرآن فہمی کے

علیؑ نے گفتگو کی تو ملا قرآن کو لہجہ
یہ بولے تو ملے آیات کو رستے تجلی کے

نجف کے شاہ کا روضہ، ہر اک سالک کا قبلہ ہے
نجف کے راستے ہی، راستے ہیں حق نمائی کے

زمیں سے بڑھ کے جانے راستے جو آسمانوں کے
اسی کو زیب دیتے ہیں سبھی دعوے سلونی کے

علیؑ کا نام ہی سجاد حیدرؔ اسمِ اعظم ہے
اسی کے ورد میں اعجاز ہیں مشکل کشائی کے

ب:

بندگی ہم کو ملی اس بندۂ رحمان کی
جس کے ہاتھوں میں عناں ہے عالمِ امکان کی

ہیں تصور میں مرے حسنِ خیالِ حیدری
کر رہا ہوں میں تلاوت مصحفِ ایمان کی

مل رہا ہے ذکرِ حیدر میں عبادت کا نشہ
وہ نشہ جس میں ہیں شامل لذتیں عرفان کی

صاحبِ نہج البلا غہ نے اٹھایا ہے قلم
بن سنور کر آگئیں ہیں آ یتیں قرآن کی

دیکھئے خطبات میں جلوہ خدا کے حسن کا
دیکھئے توحید جو تحریر سے آسان کی

صانعِ مطلق ،خدا کے عشق میں بھیگی ہوئی
یوں لگے تخلیق ہے یہ حمد کے دیوان کی

سلکِ قولِ مرتضیٰ کا پیر ہن پہنے ہوئے
"دیکھئے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی"

دیکھئے نطقِ علی میں خالقِ نطق و بیاں
"دیکھئے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی"

بابِ ہر سرِّ الٰہی کھولنے کے واسطے
ہے کلیدِ بائے بسم اللہ عطا رحمان کی

سورۂ زلزال کی تفسیر پڑھ کر دیکھئے
ہے زمیں سے گفتگو یہ کون سے انسان کی

جیسے جیسے کُھل رہے ہیں سیرتِ حیدر کے باب
ایک اک آیت سمجھ آنے لگی قرآن کی

صحنِ روضہ کے مقدّس جانمازِ عشق پر
کی عطا شاہِ نجف نے معرفت یزدان کی

اہلِ عرفاں کی نمازوں کو معطر کرگئی
جو مہک الحمد میں ہے لہجۂ عمران کی

آیتوں کے اک حسیں پیکر میں ڈھل کر آگئیں
"ہل اتی" میں روٹیاں زہرہ کے دسترخوان کی

اک کنیزِ سیدہ ہے، اک غلامِ مرتضے
بے سبب توقیر کب ہے فضّہ و سلمان کی

ذکرِ حیدر کی کسوٹی پر طہارت کی پرکھ
یا نبی تعمیل ہے یہ آپ کے فرمان کی

جیتے جی ہی منکرِ ذاتِ علیِ المرتضے
تو نے اپنی زندگی تمثیلِ قبرستان کی

خود کو ابن عبدود کے کر قبیلے میں شمار
گر ولا دل میں نہیں ہے گُل کے گُل ایمان کی

محفلِ مولا علی میں میثم و سلماں کے ساتھ
آگیا سجاد انگلی تھام کر وجدان کی

سیّدہ پروین حیدر رضوی

ادبی نام: پروین حیدر
پیشہ: فری لانس صحافی

طرحی کلام

ہیں شاہد کائناتی وسعتوں کی بیکرانی کے — "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
کوئی مہماں بنا تھا کب مکاں میں لامکانی کے — شرف کعبے کو حاصل ہیں علی کی میزبانی کے
گواہی کے لئے خیبر احد خندق ہی کافی ہیں — نگہدارِ رسالت کی شجاعت کی کہانی کے
علی عالی علی مولا بہ نصِّ آیہ ء قرآں — اصولِ دیں ہیں پیمانے علی کی حکمرانی کے
پرِ جبریل سے لاسیف کی آواز آتی ہے — سما تا بہ سمک قصے ہیں بوطالب کے جانی کے
مرے آباء کی نسبت ہے فرزدق کے غلاموں سے — قلم کو بھی سلیقے ہیں علی کی مدح خوانی کے
مجھے منظوم کرنا ہے مفصّل عشقِ حیدر کو — میں صدقے کُلِّ ایماں آپ کی معجز بیانی کے

❁❁❁❁

فائزہ زہرا مرزا

ادبی نام: ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا

تعلیم: پی ایچ ڈی

پیشہ: درس وتدریس

تصنیفات/ تالیفات: [۱] محک خسروی (تالیف مرزا خسرو بیگ گرجی) [۲] گرجی نامہ (شمس العلماء مرزا قلیچ بیگ اور مرزا خاندان کا فارسی کلام) [۳] سرمہ بصیرت ومعیار الاغلاط (امیر مینائی کی فارسی لغات) [۴] اقلیم سخن (شاعری) [۵] متعدد فارسی، اُردو اور انگریزی تحقیقی مضامین ریسرچ جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

طرحی کلام:

بیاں کیسے ہوں قصّے مُرتضیٰ کی خوش بیانی کے
جہاں والے بھی قائل ہیں علیؑ کی مہربانی کے

جو پڑھیے غور سے اسلام کی تاریخ کا دفتر
علیؑ ہی مرکزی کردار ہوں گے ہر کہانی کے

ہیں ہر میدان میں اعلیٰ و افضل نفسِ پیغمبر
علیؑ کے وصف ہیں قرآن میں بھی کامرانی کے

علیؑ کے ما سوا کس نے سلونی کا کیا دعویٰ؟
انھی کی ذات ہے لائق ہمیشہ مدح خوانی کے

یقینا لوحِ ایزد پر قلم نے یہ لکھا ہوگا
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

الجھ کر رہ گئے مولا کے معنی میں یہ اہلِ دیں
نہ سمجھے ناکسانِ عقل اس دنیائے فانی کے

خدا نے فائزہؔ تجھ کو دیا ہے اذن لکھنے کا
یہ لمحے ذکرِ حیدرؑ میں بسر ہوں زندگانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

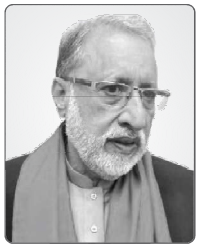

اعجاز خان
تخلص: ساحرؔ
مقام پیدائش: فتح جنگ ضلع اٹک
تصنیف: سنہری جالیوں کے پار" (نعتیہ کلام)

"علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ"

گہر بار ندرت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

ورق در ورق موتیوں سے سجا ہے
درون عبارت علیؑ بولتا ہے
حقائق کے سارے ہی در کھولتا ہے
عجب بحر حکمت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

فصاحت، بلاغت ہے قربان اس پہ
تصدق ہیں میرے دل و جان اس پہ
ہے اہل زباں کا بھی ایمان اس پہ
درِ علم و حکمت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

حدیث سلونی کی تصویر ہے یہ

شریعت، طریقت کی تفسیر ہے یہ
منقش زمانوں پہ تحریر ہے یہ
کمال خطابت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

ہے اہل بصیرت کو دانائی اس میں
ہے اہل بصارت کو بینائی اس میں
سمندر سے بڑھ کر ہے گہرائی اس میں
کہ نور ہدایت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

جو خطبات، خطبات مولا علیؑ ہیں
یہ پیاسوں پہ برسات مولا علیؑ ہیں
حقیقت میں درجات مولا علیؑ ہیں
دلوں کی طہارت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

بھلا فن کا ایسا ہے معیار کوئی
ہے اسلوب کا ایسا شہکار کوئی
علیؑ کی طرح کا قلم کار کوئی
ورائے ذہانت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

یہ منارۂ نور تا بہ ابد ہیں
اندھیرے مقابل چراغوں کے، رد ہیں
میاں! ہر طرح سے علیؑ ہی سند ہیں
اور اس پہ شہادت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

مرے حرف و فن پہ ہوں اثرات تیرے
رہیں بر زباں مولا خطبات تیرے
ہوں ساحرؔ کے سر پہ سدا ہات تیرے
کہ زادِ شفاعت ہے نہج البلاغہ
علیؑ کی کرامت ہے نہج البلاغہ

❁ ❁ ❁ ❁

سید ضامن علی

ادبی نام: ضامن محمد آبادی

تاریخ و مقام پیدائش: ۲؍اکتوبر ۱۹۸۲ء، انڈیا

تعلیم: ماسٹرس ان کامرس

پیشہ: اکاؤنٹ اور ٹیکس کے معلم/ بزنس

ملے نہج البلاغہ سے، ہمیں اسرار ہستی کے — اسی سے حل ہوئے سارے، مسائل زندگانی کے
اسی کو پڑھ کے سمجھے ہم، رموز خلقت عالم — ہٹاتا کون پردے ورنہ راز آسمانی کے
کتاب حق نما پڑھ کے، جو اہل حق ہیں وہ بولے — علیؑ مرتضیٰ مظہر ہیں اوصاف الٰہی کے
ہیں اس میں دین کی باتیں، معارف سے بھری باتیں — ہیں اس کے لفظوں میں پنہاں کئی دریا معانی کے
سمندر میں بلاغت کے، جو دیکھا ڈوب کر ہم نے — ملے گہرے سمندر میں مطالب سب بلندی کے
ہیں لفظیں اس طرح رکھیں، کہ جیسے رکھے ہوں موتی — مزین ہوتے ہیں ہر موتی سے افکار قاری کے
بچے ہم اس کو پڑھ کر کے، جو طوفان حوادث سے — کئی جوہر کھلے ہم پر علیؑ کی نا خدائی کے
رموزِ خلقت دنیا، بیاں اس طرح فرمائے — لگا جیسے بنی ہے سامنے دنیا علیؑ ہی کے
پڑھی نہج البلاغہ جب، ہوا محسوس بعد رب — علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے
کہو ضامنؔ سے اِترائے، کتابِ مرتضیٰ پڑھ کے — بتائے ہیں علیؑ نے سارے نسخے بادشاہی کے

❁❁❁❁

کلیم ظفر (کینیڈا)

منقبت

مصرع طرح: "دیکھئے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی"

حد کہاں ہے مدحِ مولا میں کوئی امکان کی — گفتگو میثم نے کی ہے دار پر کس شان کی
فکر من کنت میں ہے تفہیم سب میزان کی — خم کو اک تمثیل سمجھو حشر کے میدان کی
بات جب بھی چھڑ گئی ہے وعدہ و پیمان کی — مدح خوانی دل نے کی ہے میثم و سلمان کی
طور عرفاں پر تجلی ہو اگر ایمان کی — "دیکھئے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی"
کم نہیں صحنِ حرم سے صحنِ عمراں کا محیط — بات کیا قرآن ناطق ہو تیرے جزدان کی
یاد آتا ہے مجھے اِتمام نعمت کا وہ دن — جب بھی کرتا ہوں تلاوت سورۂ رحمان کی
الفت حید ربنا کیسی عبادت کیا دعا — شیخ نے بیکار اپنی زندگی ہلکان کی
دیکھ کر ہاتھوں میں میرے مدح مولا کی بیاض — اک نظر مجھ پر لگی ہے ہر گھڑی رضوان کی
جان بھی حاضر ہے مولا اک اشارے پر ترے — ہاں مگر قیمت نہیں یہ کچھ تیرے احسان کی
یا علیؑ کہہ کر جو کھولا نا خدا نے بادباں — دیکھنے والی تھی صورت اس گھڑی طوفان کی
ور نہ لا یعنی تھی ہر اک کاوش فکر و سخن — منقبت نے آبرو رَکھ لی مرے دیوان کی
شاعر شاہ ہُدا ہے یہ کلیمِ آل ہے — قبر میں آ کر ملک نے یوں میری پہچان کی

❁ ❁ ❁ ❁

سید غافر رضوی

ادبی نام: فلکؔ چھولسی

تاریخ ومقام پیدائش: ۲؍جنوری ۱۹۸۳ء، چھولس سادات، ضلع جی بی نگر، یوپی، انڈیا

تعلیم: فاضل، معلم، ایم اے

پیشہ: تحقیق وتصنیف

مشہور تصنیفات؍تالیفات: [۱] وہابیت کا تنقیدی جائزہ [۲] سعد بن ابی وقاص کا حقیقی چہرہ تاریخ کے آئینہ میں [۳] روز عاشور کا روزہ تحقیقی جائزہ [۴] حضرت علی علیہ السلام (ہندی ۲؍جلد) [۵] بوستان فلک (شعری مجموعہ) باب غم، باب مناقب، باب غزل

تخیل ہے رواں مانند دریا کی روانی کے — نئے در کھل رہے ہیں مجھ پہ الفاظ ومعانی کے
حقیقت کے تمنائی ہمہ تن گوش ہوجائیں — ورق کھلنے لگے ہیں زندگانی کی کہانی کے
قوامیس و معاجم ہاتھ پھیلائے نظر آئیں — علیؑ موتی لٹاتے ہیں اصولِ زندگانی کے
زبانوں پر علیؑ مولا مگر دل عشق سے خالی — یقیناً بلبلے ہیں موجِ دریا پر یہ پانی کے
یہاں پر اے فلکؔ دنیا ادب کی گنگ رہتی ہے — ”علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنٰی کے“

❁❁❁❁

حامد رضا فطرس

نہج البیان

تم اپنی زندگی کی ساعتوں میں
بغیر اذن، اک لمحہ بھی جب، بڑھا نہیں سکتے
جو اُس نے لکھ دیا ہے اِس سے زیادہ پا نہیں سکتے
تو اے انسان گھبرا مت

یہ جو دو دن، تمھیں ارض زمیں پر اُس نے بھیجا ہے
تو اِس عمر دو روزہ میں ہے ایک دن تیرے حق میں
دوسرا ہے امتحاں اُس کا
تمھیں دنیا سے کیا لینا
تمھیں دنیا نے کیا دینا
تصرف پاؤ تو ہرگز نہ خالق کو بھلا دینا
نہیں کچھ بس چلے تو صبر کرنا
کہ یہ دنیا یونہی کروٹ بدلتی ہے
کبھی آرام دیتی ہے کبھی نیندیں اڑاتی ہے
یقین رکھو
کہ جو حق میں تمہارے ہے
وہ خود چل کر تمہارے پاس آئے گا
نہیں جس کی حقیقت وہ سراب صحراوی بن کر
تمہارے آگے آگے دوڑا جائے گا
جو اُس نے لکھ دیا ہے اِس سے زیادہ پا نہیں سکتے
بغیرِ اذن ایک لمحہ بھی تم بڑھوا نہیں سکتے
خدا سے رحم مانگو، عاجزی و عافیت مانگو
وہ قادر ہے، نہ جانے کس ادا پر سب عطا کر دے

مفہوم فرمان علوی

❁ ❁ ❁ ❁

سید قیصر عباس زیدی

ادبی نام: قیصر زیدی

تاریخ ومقام پیدائش؛30دسمبر1962 / لاہور، پاکستان

تعلیم: ایم بی بی ایس (پاکستان)، ایم آر سی سائیک (انگلینڈ)

پیشہ: کنسلٹنٹ سائیکیٹرسٹ

تصنیفات/ تالیفات : دشتِ تنہائی، ساحلِ آرزو، انٹرنیشنل کلاسیفیکیشن آف ڈیزیز (ترجمہ)، اذان وجدان، کلیات افسر عباس، اعلان حق (منقبت)

دامنِ تحریر میں تفصیل ہے ایمان کی　　"دیکھیے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی"
جس کے ہراک لفظ میں ہوآ گہی کی کائنات　　کیا کرے تعریف کوئی نطق اس کی شان کی
دیکھ کر نہج البلاغہ کہہ اٹھی فہمِ بشر　　یہ بہت ہی منفرد تفسیر ہے قرآن کی
شہرِ فکرِ مرتضیٰ میں ڈھونڈیئے حق کا پتہ　　جستجو دل میں ہے گر اللہ کی پہچان کی
جتنا سمجھا ہے بلاغت کی نہج کو آدمی　　اتنی حیرانی بڑھی ہے دیدۂ حیران کی
آنکھ نے دیکھا ہے قیصر جلوۂ حبِ علیؑ　　آرزو کیسے کرے دل لولو و مرجان کی

❀❀❀❀

حبدار حسین شاہ

ادبی نام: سید حبدار قائم

پیدائش: ۱۰ جنوری ۱۹۶۸

مقام: غریب وال تحصیل پنڈی گھیب، اٹک، پاکستان

تعلیم: ایف اے

تصانیف: نماز شب، مدح شاہ زین، صبح نعت، روحِ جمال

نہج البلاغہ

فکر کی تطہیر گفتارِ علیؑ حکمت و تدبیر گفتارِ علیؑ
ساری دنیا کی کتابیں دیکھ لیں سب کی ہے تعبیر گفتارِ علیؑ
میری دنیا کے مفکر مان لیں ذکر کی توقیر گفتارِ علیؑ
تم جسے دل سے "کتابِ رب" کہو اُس کی ہے تفسیر گفتارِ علیؑ
میرے مذہب کی ہے چھت پر ضوفشاں سونے کی شہتیر گفتارِ علیؑ
آج بھی میں سن رہا ہوں دل کے بیچ لہجۂ تکبیر گفتارِ علیؑ
تم منافق ڈھونڈتے رہ جاؤ گے جن کا دل دے چیر گفتارِ علیؑ
رب کا لہجہ جب سنا معراج میں تھی وہی تقریر گفتارِ علیؑ
کہہ دیا حبدارؔ نے دل کھول کر حاصلِ اکسیر گفتارِ علیؑ

❁❁❁❁

ملک محسن عباس

پیشہ: ریٹائرڈ سی ای او ایجوکیشن
مقام پیدائش: جھمٹ تحصیل جنڈ اٹک
تصانیف: غزل، نعت، منقبت نظم

طرحی مصرع: "نہج البلاغہ حرف امام الکلام ہے" پر مسدس

اک حرف جس پہ حسنِ بلاغت تمام ہے جس حرف کا جہانِ فصاحت میں نام ہے
جو حرف نطق و صوت کا نظم و نظام ہے جس حرف کا زمانے میں اعلیٰ مقام ہے
وہ حرف جس کو حق کی طرف سے دوام ہے
"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

مولا علیؑ سے سنتے ہیں توحید کا بیاں دیکھے زمانہ علم علیؑ کی تجلیاں
دین مبیں کا نہج ِ بلاغہ ہے گلستاں اقلیم آگہی ہے تو حکمت کا ہے جہاں
گنجینۂ معانی کلامِ امام ہے
"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

نہج البلاغہ مولا کا لطف عظیم ہے خیر کثیر بانٹتا دست کریم ہے
برسات نور کرتا سحاب نعیم ہے اک مصحفِ ھدیٰ کا الف لام میم ہے
یہ سلسبیل خیر ہے کوثر کا جام ہے
"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

ہیں کارواں علوم کے اس نہج پر رواں کھلتی ہوئی حقیقتیں دیکھو رواں دواں
روشن ملے گا جادۂ منزل کا ہر نشاں قدسی بھی فیض پانے کو آئیں کشاں کشاں
عرفاں، سلوک، معرفت کا انتظام ہے
"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

سنگ گران جہل پہ ضرب کلیم ہے   دل کی کلی کے واسطے بادِ نسیم ہے
نہج البلاغہ حق کا خط مستقیم ہے   اور کائنات علم کا قلب سلیم ہے
ہر عہد، ہر زماں کے لئے لطف عام ہے
"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

احکامِ کردگار پہ یہ استوار ہے   گفتار مصطفیٰ پہ اسے انحصار ہے
نہج البلاغہ اتنا بڑا شہکار ہے   جس پر حیات وقت کا دارومدار ہے
اک ایک حرف حامل صد احتشام ہے
"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

نطق علیؑ میں شک کا کوئی شائبہ نہیں   قرآں سے ہٹ کے کچھ بھی علیؑ بولتا نہیں
نفس رسول یونہی تو رب نے کہا نہیں   قول علیؑ سے قول محمد جدا نہیں
جاری لب علیؑ سے انھیں کا کلام ہے
"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

❁❁❁❁

سیّد ناصر حسین ہاشمی

ادبی نام: آغا ناصر ہاشمی

تعلیم: ماسٹرز (فارسی)۔ ریسرچ اسکالر

پیشہ: درس و تدریس

طرحی کلام:

امینِ رمزِ ہستی ہیں زمانی اور مکانی کے — "علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"
الف اور لام کیا ہے، کیا ہے اصل بائے بسم اللہ — علیؑ کی ذات میں پنہاں ہیں سب دفتر معانی کے
رموزِ عالم تکویں کتابِ حق میں مضمر ہیں — علیؑ ہر عہد میں ضامن ہیں ہر شرح بیانی کے
علیؑ سے پوچھتا کوئی تو سب مصرف بتا دیتے — ہوا کے، آگ کے، حیوان کے، مٹّی کے، پانی کے
علیؑ سے ہے قیامِ فیض و فضلِ خالقِ اکبر — محافظ ہیں محمدؐ کے پیام جاودانی کے
اثر نادِ علیؑ کا گر نبیؐ اُمّت کو سمجھائیں — سُبک ہو جائیں سب آثار خیبر کی گرانی کے
ظہورِ حجّتِ آخر تلک بس صبر کر لیجئے — کھلیں گے رازِ سب اُس دن زمانے کی روانی کے
رموز بندگی مخفی ہیں ناصرؔ اُن کے آنے تک — ابھی کامل نہ ہو پائیں گے عِرفاں زندگانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

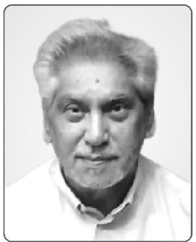

سید محمد نسیمؔ کاظمی

قلمی نام: نسیم کاظمی

تعلیم: ایم ایس سی فزیکل کیمسٹری

تصنیفات/تالیفات: [۱] امواجِ مدحت [۲] اذکارِ مودت [۳] نوائے مضطر

یومِ ولادت حضرت علی علیہ السلام پر نظم: نہج البلاغہ

ہر ایک لفظ جس کا بلاغت مآب ہے
نہج البلاغہ علم کا وہ آفتاب ہے

اِک ایک سطر اس کی فصاحت لیے ہوئے
تفسیر لفظ معنی اُمُّ الکتاب ہے

کوزے میں جس طرح سے سمندر کیا ہو بند
ہر جملہ اس کا ایک شریعت کا باب ہے

خطبوں میں کھول دی ہیں مسائل کی سب گرہیں
جس مسئلے کا حل ہے وہی لاجواب ہے

جو حاکموں کو نامے لکھے اُن کا متن خاص
اسلامی سلطنت کا مکمل نصاب ہے

باطل کی چیرہ دستی پہ غلبہ ہے دین کا
لادینی فلسفے کا سراسر جواب ہے

قدغن منافقت پہ تو حملہ ہے شرک پر
سب من گھڑت حدیثوں کا یہ سد باب ہے

فکر علیؑ ہی فکر رسولؐ انام ہے
علم علیؑ ہی علم رسالتؐ مآب ہے

اک مظہر عجائب عالم علیؑ کی ذات
اک مظہر علوم خدا یہ کتاب ہے

لہجے میں بولتا ہوا قرآں علیؑ کے ہے
انجیل ذکر و فکر زبور خطاب ہے

کس اوج پر ہے نہجِ بلاغہ نہ پوچھیے
فُرقانِ معرفت یہ علیؑ کی کتاب ہے

اے منبرسلونی کے حق آشنا کلیم
تیرا کلام فکر کا اک انقلاب ہے

سید رضی کی سعی گرانقدر کا صلہ
عالم میں اک صحیفۂ خوش انتخاب ہے

کیا ہو بیاں علیؑ کی خطابت کا اے نسیمؔ
اللہ کا کلام علیؑ کا خطاب ہے

طرحی کلام

مصرع طرح: "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

کہاں عقدے کھلے ہیں اب تلک مولیٰ کی ہستی کے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

فقط نہج البلاغہ واقعی تفسیرِ قرآں ہے
کہ وا ہیں اس میں شہرِ علم کے در ترجمانی کے

زمیں سے بھی سوا جو عالمِ بالا سے تھا واقف
بتاتا وہ سبھی اسرار ہر اک کنزِ مخفی کے

سوالِ عالمِ امکان کب پوچھے سوالی نے
ترستے رہ گئے خطبے سرِ منبر سلونی کے

کہا مَن کُنتُ مولیٰ مصطفیٰؐ نے مرتضیٰؑ کو جب
مقدر کھل گئے اس دن غدیرِ خم کی بستی کے

عمل پیرا نہ تھے جس پہ کوئی آیت بتاؤ تو
ہر اک آیت کہے قصے علیؑ کی حق پرستی کے

پکارا جب سرِ خیبر نبیؐ نے یا علیؑ کہہ کر
تو پھر چشمِ زدن سب در کھلے مشکل کشائی کے

مئے حُبِّ علیؑ پی کر نسیمؔ مدح گو بولے
جناں لے جائیں گے جھونکے مجھے اب کیف ومستی کے

❀ ❀ ❀ ❀

نسیم نازش

پیدائش ومقام پیدائش: ١٩ر نومبر، لاہور
تعلیم: گریجویشن، ایم اے اُردو ادبیات
پیشہ: انکم ٹیکس انسپکٹر۔ آج کل بحیثیت آفیسر اِن لینڈ ریونیو خدمات انجام دے رہی ہیں۔
تصنیفات/ تالیفات: ریڈیو پاکستان سے کئی برس تک مسلسل، پروگرام ''صبح نو'' اور ''مسلمان نامور خواتین'' کے اسکرپٹ لکھے۔ کلام در مدح نہج البلاغہ وصاحبِ نہج البلاغہ

تفکر کا قرینہ پڑھ کے دیکھو　　یہ دانش کا صحیفہ پڑھ کے دیکھو
سمندر علم کا ہر لفظ میں ہے　　کبھی نہج البلاغہ پڑھ کے دیکھو

خدا کا نور ہے ذاتِ علیؑ میں　　ہے فیض حق خیالاتِ علیؑ میں
جو افکار محمدؐ کی ہے زینت　　وہی دانش ہے خطباتِ علیؑ میں

یہ شمعِ عقل ہے ہر پل ہے روشن　　فروزاں آج بھی اور کل ہے روشن
جہاں میں صورت نہج البلاغہ　　علیؑ کے علم کی مشعل ہے روشن

پیام آشتی نہج البلاغہ　　ہے علم دائمی نہج البلاغہ
دکھائے گی ابد تک راستہ جو　　ہے ایسی روشنی نہج البلاغہ

احد کی شرح صد تکریم ہے یہ　　بلاغت کی نئی تفہیم ہے یہ
ہے ہر اک سطر میں عرفان توحید　　خدا کے عشق کی تعلیم ہے یہ

علیؑ کی فکر کے زیر نگیں ہیں　　گدائے دولت دنیا و دیں ہیں
معلم ، فلسفی ، شاعر ، مُفسّر　　علیؑ کے علم کے سب خوشہ چیں ہیں

سید احسان عباس شاہ، ٹیکسلا پاکستان

مصرع طرح: "نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

بوئے رسولؐ سیّدِ خیر الانام ہے — "نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"
اسرارِ کائنات بیاں کر رہے ہیں یوں — جیسے انہی کے ہاتھ میں سارا نظام ہے
عقلِ سلیم نہجِ بلاغہ پہ مر مٹی — اور دل اسیرِ نہجِ سکوتِ امام ہے
لکھتا ہوں ایک مدح علیؑ کی علیؑ کے نام — کیا حسنِ انتظام ہے کیا اہتمام ہے
ہم سن رہے ہیں فقر کی آواز ان دنوں — بوذر ہیں اور کلامِ امام الامام ہے
تھی عدلِ پائمال کے تخمینے پر نظر — یوں شقشقہ ورنہ علیؑ کا مقام ہے؟
کوثر کا خُم کسی کو کسی کو ہے ذوالفقار — یہ کیسی گفتگو ہے یہ کیسا کلام ہے؟
ہم کیا کریں گے لے کے یہ دنیا کی روشنی — ہم کو چراغِ نہجِ بلاغہ سے کام ہے
مروان پھر رہا ہے مدینے میں کس لیے — یعنی علیؑ کے بعد مدینہ بھی شام ہے؟

❁❁❁❁

اختر آصف زیدی، ٹورانٹو، کینیڈا

تخلص: آصف زیدی

طرحی کلام:

جہاں ابواب کھُلتے ہوں حیاتِ جاودانی کے دریچے بھی وہیں وا ہیں کتابِ آسمانی کے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے" علیؑ پردے ہٹا دیتے ہیں رازِ آسمانی کے
علیِؑ مرتضیٰؑ نہج البلاغہ کے مصنّف ہیں یہاں ادوار کھُلتے ہیں خلافت کی کہانی کے
ہمارے دَور تک قرآن و سنّت مسئلہ رہتے علیؑ کے کلک سے پرچم کھُلے ہیں ترجمانی کے
سرِ خطبہ، سرِ موضوع، یہ بھی غور کرنا ہے مراحل آئے ہیں تحقیق میں بھی جانفشانی کے
عمل کی راہ میں ارشادِ حیدرؑ پر نظر رکھنا کہیں قصّے ہیں طاقت کے، کہیں ہیں ناتوانی کے
علیؑ نے انتہائی عمر کی تاریخ سمجھائی علیؑ راقم ہوئے بچپن، لڑکپن اور جوانی کے
اِسی پانی کے بَل پر تیرگی میں روشنی برسی علیؑ سے پُوچھ کر آؤ کبھی اَسرار پانی کے
علیؑ سے ہٹ کے کوزے میں سمُندر کس نے رکّھا ہے قصیدے کون لکھ سکتا ہے دریا کی روانی کے
مِلے دنیا سے کیا آصِفؔ، کہ جب نہجُ البلاغہ میں حقارت سے بھرے جملے مِلے دنیائے فانی کے

❀ ❀ ❀ ❀

احمد علی

مناظر جملے جملے میں ہیں فہمِ آسمانی کے مظاہر خطبہ در خطبہ ہیں انکی نکتہ دانی کے
گواہ اقلیم ہفت افلاک ہیں معجز بیانی کے علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
کہا طلقتّک الدّنیا ثلاثہ جب سرِ منبر کھلا عالم پہ ہیں کیا دام اس دنیائے فانی کے
فصاحت ہو، بلاغت ہو کہ لفظوں کی رعایت ہو سمندر موجزن ہیں جا بہ جا علم معانی کے
پیام ایسا کہ ضو دیتا رہے گا رہتی دنیا تک کلام ایسا کہ جیسے لفظ وحیِ آسمانی کے

پروفیسر تنویر حیدر نقوی

پیدائش: ۱۹۶۰ء، چھبر سیداں ضلع جہلم، پاکستان
تعلیم: ایم اے سیاسیات
تصنیف وتالیف: خوشبو سفر میں ہے، کلمات مولائے کل

"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

دما دم ہیں رواں چشمے علیؑ کے فیضِ جاری کے
لبا لب محوِ گردش جام ہیں کوثر کے ساقی کے

ملے در سے علیؑ کے جو، کسی در سے نہیں ملتا
بدل جاتے ہیں پیمانے یہاں آ کر گدائی کے

سخن کا جو بھی دنیا میں خدا ٹھہرا کوئی، اس نے
علیؑ کے در سے ہی اسلوب سیکھے خوش کلامی کے

علیؑ کا نور کس حالت میں تھا تجسیم سے پہلے
خدا کی حمد میں گُم، گِرد تھا عرشِ الٰہی کے

علیؑ نے بھی حرا کی خلوتوں میں دن گزارے ہیں
علیؑ شاہد ہیں ہر آیت کی ترتیبِ نزولی کے

علیؑ ہی سے کوئی پوچھے کہ رازِ کن فکاں کیا ہے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

یہ دنیا اپنی منہ زوری دکھا لینے کے بعد آخر
علیؑ کی سمت پلٹے گی، علیؑ سے بعد دوری کے

بلاغت سے جو پُر نہج البلاغہ کے یہ خطبے ہیں
نمونے ہیں "لسان اللہ" کی معجز نمائی کے

دلوں پر کس طرح کوئی بشر قبضہ جماتا ہے
سکھاتی ہے وہ گُر "نہج البلاغہ" بادشاہی کے

بتاتی ہے ہمیں "نہج البلاغہ" غیب کی باتیں
سکھاتی ہے طریقے گل کی ساری پیش بندی کے

❁❁❁❁

سید جرار حیدر

ادبی نام: جرارؔ اکبر آبادی

تاریخ ومقام پیدائش: ۲۸ر فروری ۱۹۴۴ء، محلہ شاہ گنج آگرہ، یوپی، انڈیا

تعلیم: بی اے (انگلش لٹریچر، ایکانمکس اور سوشالوجی اور پالیٹکل سائنس)،

ایم اے (اردو) لکھنؤ یونیورسٹی

پیشہ: چیف ٹیلکراف ماسٹر ریٹائرڈ ۲۰۰۴ء

تصنیفات رتالیفات: [۱] جذبات جرار [۲] نذرانۂ جرار [۳] رمغان مودت [۴] نوائے نینوا

ہیں ذہن ودل پراگندہ، ہیں لمحے جاں گدازی کے
مجھے مطلوب ہیں کچھ جام یارب دست ساقی کے

علیؑ کی مدح میں اشعار مجھ کو نظم کرنا ہیں
مجھے درکار ہیں لمحات کچھ حاضر دماغی کے

علیؑ کی شان میں قرآن سے کچھ لفظ لینا ہیں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

وجود حضرت آدمؑ سے لے کر ذات احمدؐ تک
زباں پر تذکرے ہیں تیری ہی مشکل کشائی کے

تو باب العلم ہے، تو خالقِ نہج البلاغہ ہے
تجھی پر امر ظاہر ہیں حیات وزندگانی کے

دعا جرارؔ کی ہے بس یہی اے ساقیٔ کوثر
ملیں فردوس میں تمغے مجھے تیری غلامی کے

❁❁❁❁

سیّد توقیر حیدر

ادبی نام: توقیر

تاریخِ ومقامِ پیدائش: ۲۰/اپریل ۱۹۵۸ء۔ جہلم

تعلیم: ایم بی بی ایس۔ بی ایس ایم آر سی ایس۔ ایف سی پی ایس (پی)

پیشہ: میڈیکل ڈاکٹر

تصنیفات/ تالیفات: [۱] سخن کتاب (غزل، نظم) [۲] مدینہ ونجف (نعت ومنقبت) [۳] دل کی باتیں (مضامین) [۴] مجموعۂ نظم وغزل

الف: طرحی کلام

مکیں ہوتے ہیں جو مولا علی کی راجدھانی کے — مزے لیتے ہیں پھر وہ عمر بھر اس کامرانی کے

خطیب ایسے مرے مولا کہ دنیا دنگ ہے ساری — فلک پر بھی ہیں چرچے آپ کی شعلہ بیانی کے

درِ حیدر پہ جھک جاؤ کُھلیں گے فلسفے سارے — "علی ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

جو ذکرِ حیدرِ کرار کرتے ہیں تہہِ دل سے — اُنہیں ملتے ہیں عقبیٰ سے گہر اس گلفشانی کے

اُحد ہو بدر ہو یا خیبر وخندق کے غزوے ہوں — کرشمے ہیں یہ سب مولا علی کی نوجوانی کے

ملے ہیں جو بھی موتی فکر کے توقیرِ خستہ کو — ثمر سارے ہیں مولا آپ کی یہ مہربانی کے

گزر جائیں یہ سارے ذکرِ عالی میں مرے مولا — جو باقی دن ہیں توقیرِ حزیں کی زندگانی کے!!

ب: قطعہ

بیاں قرآن کرنے کی فصاحت کیا حکیمانہ — "لسان اللہ کی اللہ رے قدرت خطیبانہ"

مرے مولا کو ورثے میں پیمبرؐ سے ملا سب کچھ — لب و لہجہ شفیقانہ تو فطرت بھی کریمانہ

❀❀❀❀

سکندر علی

دیکھیئے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی ہو بہو تفسیر ہے خالق کے ہر فرمان کی
ڈوب کر دیکھا تو پھر مجھ کو یہ اندازہ ہوا جا بجا ہر سطر میں معراج ہے عرفان کی
کس طرح لکھے کوئی نہج البلاغہ کا مقام یہ بھی اِک صورت بنی توحید کی پہچان کی
سب علومِ دو جہاں پر ہے علیؑ کی دسترس آ گئی اب بات یہ بھی فکر میں اِنسان کی
جب ارادہ کر لیا،فوراً قلم چلنے لگا یہ بھی اِک ہم پہ عطا ہے سرورِ ذیشانؐ کی

❁ ❁ ❁ ❁

شاکرنقوی،مظفرآباد،آزادکشمیر

خدا نے دے دیے اسلوب سب معجز بیانی کے "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
کیا"الحمد" سے آغاز مولا نے خطابت کا لٹاتے ہی رہے منبر سے گوہر حمدِ باری کے
نہ کی ہوتی "لسانُ اللہ" نے جو تفسیر قرآں کی تو پھر پردے میں رہ جاتے کروڑوں رازہستی کے
قضا و قدر پر بولے تو اسرا رِخفی کھولے زمیں پر بھی علیؑ قاری تھے لوحِ آسمانی کے
یہ اقوا لِ حکیمانہ اگر لقمان سن لیتے تو ہوتے اک مجاور آج بھی حیدر کی بستی کے
خط و خطبات میں ہر دم تفکر کی نصیحت کی دیے چشمِ بصیرت کو ورق فطرت شناسی کے
کلا مِ مرتضیٰ سن کر وہ گونگے ہو گئے شاکرؔ بنے پھرتے تھے جو قاری لغت ہائے حجازی کے

❁ ❁ ❁ ❁

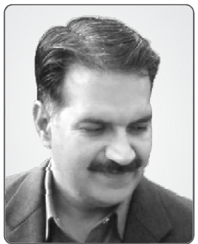

سید شمشیر حیدر

مقام پیدائش: واہ کینٹ

پیشہ: ملازم پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ

تصنیفات/تالیفات: دو غزل کے مجموعے مطبوعہ

طرحی مصرع

"نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے" پر نظم

جو جو بھی صدق دل سے علیؑ کا غلام ہے — واللہ اس پہ نار جہنم حرام ہے

قرآں کے بعد لائق صد احترام ہے — "نہج البلاغہ حرفِ امام الکلام ہے"

سارے جہاں میں ڈھونڈو ملے گا کہیں نہیں — جو آگہی و علم یہاں جلوہ فام ہے

ایسا فصیح جس کی فصاحت کے سامنے — ہر اک زبان گنگ ہے ہر لفظ خام ہے

تو بدنصیب ہے سو ابھی تک ہے اتنا دور — ورنہ درِ نجات پہ ہر خاص و عام ہے

یونہی نہیں ہیں راستے آسان ہو گئے — کوئی تو ہے جو ساتھ مرے گام گام ہے

خیبر میں بس نبی نے پکارا اور اس کے بعد — مشکل میں ہر زبان پہ حیدر کا نام ہے

تو کیا پڑھائے گا انھیں توحید کا سبق — جن خوش نصیب ہاتھوں میں کوثر کا جام ہے

ملتا ہے فیض ہم کو در شہرِ علم سے — ہم جانتے ہیں جس کا بھی جتنا مقام ہے

❁❁❁❁

پروفیسر ڈاکٹر **شہاب صفدر**

پیدائش: ۱۳ ستمبر ۱۹۷۱

مقام: ڈیرہ اسماعیل خان

تعلیم: ایم اے اردو گولڈ میڈل، اردو زبان و ادب PHD

پیشہ: درس و تدریس

تصنیفات: لہریں بہتی پیاس، تکلم، نیلگوں، سبیل

منتخب از الکلام

چپ ہوں کہ ابتدا کفِ امکاں میں بند ہے　　جوہر سخن کا آئینۂ جاں میں بند ہے
دریا تمام دیدۂ حیراں میں بند ہے　　مضموں کا بحر کوزۂ عنواں میں بند ہے
تا پھر رواں ہو طبع، ہویدا سبیل ہو
کچھ بات ہو تو بات کی پیدا سبیل ہو

جب تک ملے نہ اذن چھکتے نہیں طیور　　دم سادھے بیٹھے رہتے ہیں تقریبِ گل سے دور
لیکن جونہی اترتا ہے اذن و عطا کا نور　　کرتے ہیں خوش کلامیاں پی کر مئے سرور
ہر لحظہ گفتگو نئے آہنگ میں کریں
ہو بات ایک پھول کی سو رنگ میں کریں

آدم ہوئے کلامِ خدا سے شرف مآب　　جاری رہا مکالمہ تا عہدِ آنجنابؐ
کیا کیا سنا سماعتِ تہذیب نے خطاب　　تابِ کلام پا گیا ہر گوشِ فیض یاب
منکر مگر کلام کے یوں سر بہ خم ہوئے
بالذات جو عرب تھے صفت میں عجم ہوئے

جن کو رہی کلام ِ خدا سے مناسبت ان کے سماع و نطق پہ حاوی ہے معرفت
پہلی اذاں سے پایا عجب لطف ِ تربیت تا زندگی نہ کم ہوا شوق ِ محامدت
صحبت رہی پسند سدا خوش صفات کی
پاکیزہ گفتگو سنی پاکیزہ ذات کی

جس کو غذا ملی ہو لعاب ِ حبیب کی ممکن نہیں ہے مدح گری اس خطیب کی
کیا منزلت بیاں ہو علوئے نصیب کی ملتی ہو رب سے طرزِ ادا جس ادیب کی
بیمار اک ایک راہب ِ نہج البلاغہ ہے
معجز نفَس وہ صاحب ِ نہج البلاغہ ہے

قرآں کے ساتھ یہ ہے تو قرآں ہے اس کے ساتھ ہر بات میں ہے اس لیے پنہاں ہزار بات
بینا ہوں چشم و دل تو وہ ظاہر ہوں مضمرات فی الاصل ہیں جو مدرک ِ تصویرِ کائنات
نہج البلاغہ یوں تو کلام ِ امام ہے
بعدِ کلام ِ حق یہ امامُ الکلام ہے

❁❁❁❁

طالب انصاری

یا رب صفاتِ شیرِ خدا جب کروں بیاں　　تاثیر کی مٹھاس سے بھر جائے یہ زباں
ہر لفظ ہو معانی کی کھینچی ہوئی کماں　　نہج البلاغہ سے ملے ابلاغِ بے کراں
روشن اسی چراغ سے دل کی گلی رہے
ہر دم مری زبان پہ نامِ علیؑ رہے

عالی نسب، خلیق و مددگارِ بے مثیل　　برہان علم و حلم کی، سچائی کی دلیل
ہر شرعی مسئلے میں وہی عاقل و عقیل　　وہ حامیانِ کفر میں اسلام کا وکیل
اچھی طرح پتا تھا جسے خوب و زِشت کا
واقف تھا قصرِ دین کی اک ایک خِشت کا

یوں ہی نہیں زمانے میں گونجا علیؑ علیؑ　　قربِ نبیؐ میں ہے وہی اک جلوۂ جلی
اللہ کے رسولؐ نے جس کو کہا ولی　　سینے پہ جس نے دشمنوں کے مونگ ہے دَلی
صفین کی جِدال میں جو سرخ رُو ہوا
باطل لرز گیا جو علیؑ دو بدو ہوا

وہ بابِ شہرِ علم ہے قرآن کا امیں　　طوفانِ فسق و کفر میں ایمان کا امیں
سردارِ دو جہان کے فرمان کا امیں　　دیکھا نہ دہر نے کوئی اس شان کا امیں
ہجرت کی رات جس کو ملا بستر نبیؐ
خوش بخت ایسا کوئی نہیں تھا، مگر علیؑ

❁ ❁ ❁ ❁

سیدظفرعباس رضوی

ادبی نام: ظفرعباس ظفر

تاریخ پیدائش: جون ۱۹۶۵، خیر پورمیرس، سندھ

پیشہ: شاعری

الف:

معانی یہ بھی ہیں نہجِ بلاغہ کی روانی کے　　علی ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے
تلاوت کیسے ہو یہ بھی علی ہی نے توسمجھایا　　ادب آداب سمجھائے ہیں ہم کونعت خوانی کے
الف اور ل کیا ہے ص کیا ہے نقطۂ با کیا؟　　مطالب مل گئے حیدر سے لفظوں کی کہانی کے
خدا کی معرفت سے لیکے شقشقیہ کے لہجے تک　　یہ جوہر ہیں علی کی زندگی کی ترجمانی کے
شعوراس بات کا حاصل ہوا حیدرؑ کے خطبوں سے　　نکالی جارہی ہے برق جو سینے سے پانی کے
ظفرؔ کوفے سے آتی ہے صدا نہجِ بلاغہ کی　　ہیں چرچے ثانئ زہرا تری شعلہ بیانی کے

ب: نہج البلاغہ

ہر اِک خُطبہ ہے پیغامِ سحر نہج البلاغہ کا　　نجف کوفہ مدینے میں ہے گھر نہج البلاغہ کا
اُسے قرآن کا لہجہ سمجھ میں آ نہیں سکتا　　نصیبوں میں نہیں جس کے سفر نہج البلاغہ کا
اِسے قرآن صامت خود سلامی پیش کرتا ہے　　ملے اس کو کوئی حافظ اگر نہج البلاغہ کا
ثبوتِ عظمتِ نہج البلاغہ اور کیا ہوگا　　ہے اب بھی پاک نسلوں میں سفر نہج البلاغہ کا
اُسے ملتا ہے شہرِ علم و بابِ علم کا صدقہ　　کہ جس کے واسطے کھل جائے در نہج البلاغہ کا
فصاحت کون سمجھے گا بلاغت کون جانے گا　　نہیں ادراک کرسکتا بشر نہج البلاغہ کا

❁ ❁ ❁ ❁

عادل مختار

تخلص: عادل

تاریخ پیدائش: ۲۵ اگست ۱۹۹۰، پتوکی ضلع قصور

تعلیم: ایم اے انگلش لٹریچر (پنجاب یونیورسٹی)　تصانیف: رثائے عقل، رثائے عصر، ماتم حرّیت

نہج البلاغہ

شبِ شبہات میں بھی دل، دل بے نور نہیں　محضر حضرتِ سرکارِ کلم دور نہیں
قرأتِ نہجِ بلاغہ ہے معیت حق کی　وجہِ حق چشم طلبگار سے مستور نہیں
آج بھی لہجۂ کرار کو سن سکتا ہے　بُعدِ ادوار سے ،قابل کوئی معذور نہیں
ہر ورق پرچمِ تقدیسِ حروف و معنی　لشکرِ فکر کسی دور میں محصور نہیں
کہیں کوفے کا ہے منبر کہیں صفین کا رن　آج بھی معرکۂ باطل و حق دور نہیں
کہیں بصرے کا مقدر کہیں مقسومِ دمشق　کیا فتن کی وہی اب بھی شب دیجور نہیں؟
کہیں نعمت پہ تشکر تو کہیں استغفار　کہیں مسرور ہے انساں کہیں رنجور نہیں؟
کہیں حق کی ہے وصیت کہیں توبیخِ ستم　معتبر قوم ہے کوئی ،کوئی مغرور نہیں؟
کہیں آئینِ حکومت کہیں تسطیرِ عمل　اس کے احکام پہ حکام بھی مامور نہیں؟
ہے کہیں چشمِ غضب ناک کی صورت کوئی سطر　دیدۂ حور کا جلوہ کہیں مسطور نہیں؟
حرفِ یک عالمِ معنی کو سمیٹے ہے کہیں　نقطۂ با کی تجلی جوں سرِ طور نہیں؟
عرصۂ فکر میں اک کلمے سے محشر ہے بپا　ناظر محشر افکار بھی محشور نہیں؟
بہر تکمیلِ بشر جو کہ بچھایا حق نے　کیا اُسی نہج پہ اِس نہج کا دستور نہیں؟
نصرتِ مصحفِ حق کے لیے سلطانِ نصیر　اس کے ہوتے ہوئے قرآن کہ مہجور نہیں
اب بھی ہے رزق بلاغت کی ضرورت عادلؔ　اک خلا اب بھی ہے انساں میں جو معمور نہیں

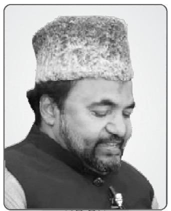

سید علی صابر کاظمی

تخلص: عارف

مقام: نیوجرسی، امریکہ پیشہ: بینکر

لیے ہیں مرتبے میثم نے کیا کیا دارِ فانی کے
علیؑ سے سیکھ رکھّے تھے ہُنر سب جاودانی کے

پڑھو تفسیرِ قرآں کی طرح نہج البلاغہ بھی
عطا ہوں گے سلیقے دو جہاں میں زندگانی کے

رُمُوزِ آیۂ قرآں علیؑ سے پُوچھ کر دیکھو
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف و معنی کے"

وہی مفہومِ ارض و آسماں جانے، جو شاہد ہو
تمامی راستے فرش و فلک میں درمیانی کے

تخیُّل میں وہ ممبر اور سلونی کی صدا عارفؔ
نگاہوں میں نظارے دینِ حق کی پاسبانی کے

❁❁❁❁

عباس نقوی

عظمتِ نہج البلاغہ

"دیکھئے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی"
حمد سے والناس تک خالق کے ہر فرمان کی

دیکھنے سے بے یقینوں کو یقیں آ جائے گا
ہر طرف بکھری ہیں لاکھوں، حکمتیں یزدان کی

سطوتِ ابلاغ میں، امر و نہی کے روپ میں
مل رہی ہیں صاف راہیں، خُلد کے سامان کی

حُسنِ استدلال میں، ہر منطقی انداز میں
تا قیامت منفعت ہے، حضرت انسان کی

اُسوۂ مولاؑ کے سانچے میں ڈھلی تھیں سیرتیں
مالکِ اشتر کی، قنبر، بوذر و سلمان کی

عاقبت سے بے خبر تھے، فکر تھی جن کو فقط
اقتدار و جاہ و حشمت ،اپنی اپنی جان کی

اِس قدر فرقے نہ بنتے، مانتے اِک بات بھی
کاش وہ بعدِ نبی، اِس دین کے سُلطان کی

جس کا فرماں تھا، جو چاہو پوچھ لو دوں گا خبر
آیتیں ہوتی رہیں، نازل کہاں فُرقان کی

زندگی بھر اپنے خطبوں میں علیؑ کہتے رہے
یاد ہیں لفظیں ، نبی کے آخری اعلان کی؟

خیبر و بدر و اُحد والا علیؑ تو یاد ہے
بھولتے ہو داستاں ،خُم کے مگر میدان کی

سچ کو سچ کہتا ہے وہ عباسؔ جس کے قلب میں
کچھ خدا کا خوف بھی، کچھ ہو رَمَق ایمان کی

سید ظفر عباس عابدی عرفان صدرِ بزمِ ولاءِ اہلِ بیت، لندن یو کے

الف: مصرعہ طرح: ”علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے“

علیؑ سے پوچھیئے اسرار سب علمِ الٰہی کے
”علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے“

کُھلا ہے بابِ علم و آگہی سب کے لیے ہر دم
مراحل کس قدر آسان ہیں سب کی رسائی کے

تلاشِ راہِ حق کی منزلِ آخر علیؑ کا در
یہاں سے درس ملتے ہیں سبھی کو حق پرستی کے

نبوّت اور امامت نے ہدایت سب کی فرمائی
چراغِ آگہی روشن کیے ہیں رہنمائی کے

شعورِ آگہی لیتے ہیں ہم نہج البلاغہ سے
یہی افکار ضامن ہیں ہماری کامیابی کے

یہ بابِ علم ہے بابِ عطا ہے بابِ رحمت ہے
یہیں سے درس ملتے ہیں شعورِ حق شناسی کے

غدیرِ خم میں اعلانِ ولایت جب کیا رب نے
ملائک آ گئے نغمے سنانے شادمانی کے

بنا کر بعدِ پیغمبر علیؑ کو خلق کا مولا
مسائل حل کیے خالق نے سب مشکل کشائی کے

درِ علمِ نبی سے دور ہیں جو لوگ بھی اب تک
یقیناً ہیں یہی اسباب ان کی تیرہ بختی کے

علیؑ کے عشق سے عرفانؔ جو محروم ہیں اب تک
مراتب کیا سمجھ پائیں گے وہ ان کی غلامی کے

ب:

قوت ادارک اتنی ہے نہیں انسان کی
تا کہ وہ سمجھے حقیقت حضرت یزداں کی

جب بھی ہم پڑھتے ہیں سورہ ھل اتی کا باخدا
اصل میں کرتے ہیں باتیں آل کے احسان کی

کہہ رہے ہے معرفت چہرہ علیؑ کا دیکھ کر
دیکھیے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی

عشق حیدر اور عمل تا کہ ہمیشہ ساتھ ہوں
اس لیے پڑھتا ہوں سیرت بوذر و سلمان کی

بے نوا کشکول لے کر آ گیا در پر ترے
بھیک اس کو چاہیے مولاؑ ترے عرفانؔ کی

❀❀❀❀

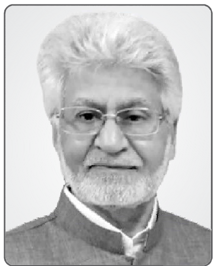

سیّد قمر حیدر جعفری

ادبی نام: قمر حیدر قمرؔ

تاریخِ ومقامِ پیدائش: ۱۸؍مئی ۱۹۴۹ء بمقام پاکستان خیر پور میرس، سندھ

تعلیم: اُردو ادبیات میں ماسٹرز اور بینکنگ ڈپلوما اور کئی بینکنگ کورسز

پیشہ: بینکاری

تصنیفات/ تالیفات: [۱] غزل و نظم کا مجموعہ ''چراغ سادہ آدمی'' [۲] رثائی شاعری کا مجموعہ ''ہم ان سے عشق کرتے ہیں'' [۳] پنج مصرعی نظموں، ہائیکوز اور دیگر نظموں کا مجموعہ ''ہوا پر دستخط'' [۴] سیّد قمر حیدر قمر کے ادبی مضامین ای بک۔ا [۵] معروف دستاویزی اور تحقیقی کتاب ''مشرقِ وسطیٰ میں اُردو''

الف: کلام بر مصرع طرح

خدا کے حُکم واضح تھے علیؑ کی جانشینی کے
رسول ؐ اللہ تھے پابند "اعلانِ غدیری" کے

دلوں پر نقش قائم ہیں علیؑ کی حُکمرانی کے
وہ مولاؑ تھے خُدائی کے وہ مولاؑ ہیں خُدائی کے

علیؑ کا راز داں تو بس خدا ہے یا پیمبرؐ ہیں
کسی پر مُنکشف اَسرار ہیں کب اُن کی ہستی کے

نظر ہو، زہد و تقویٰ ہوں، ہدایت ہو عبادت ہو
یہ سب مقروض ہیں دانش گہِ نبویؐ و علویؑ کے

لُغت اُن کے مناقب کے لیے لائیں کہاں سے ہم
وہ نوری ہستیاں ہیں اور ہم ذرّے ہیں مٹّی کے

قمرؔ سورج پہ پردے ڈال سکتا ہے بھلا کوئی؟
بڑے روشن مظاہر ہیں علیؑ کی دیں پناہی کے

قمرؔ نہج البلاغہ کو پڑھو اِس زاویے سے بھی
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

ب: تعلیماتِ نہج البلاغہ کی روشنی میں کلام

نہج البلاغہ سے میں علیؑ کی طرف بڑھا
کونین کے عظیم سخی کی طرف بڑھا

خطبات کے معانی و مفہوم جان کر
میں روحِ دینِ مصطفوی کی طرف بڑھا

نہج البلاغہ سامنے لا، مومنین کے
یہ تحفۂ نجات سبھی کی طرف بڑھا

مولاؑ نے تازہ معرفتیں مجھ پہ کھول دیں
میں جب بھی حبسِ بے خبری کی طرف بڑھا

ان موتیوں کو جمع کیا جس نے ایک عمر
یعنی کہ میں شریف رضی کی طرف بڑھا

مولائے متقین سے لے درسِ زندگی
تو مرر ہا ہے، خود کو علیؑ کی طرف بڑھا

اللہ ہو، رسولِ مکرم ہوں یا علیؑ
ہر اسم سے میں ایک وَلی کی طرف بڑھا

میں نے حسینیت کو وسیلہ بنا لیا
میں کربلا سے شہرِ نبی کی طرف بڑھا

یوں تو بہشتِ عام بھی رستے میں تھی مرے
لیکن میں بس علیؑ کی گلی کی طرف بڑھا

تیرے تو پاس خوب ہیں انبار رزق کے
اپنا زیادہ رزق، کمی کی طرف بڑھا

خود بھوکا رہ کے، روٹیاں تقسیم کر قمرؔ
تو ظرفِ دل کو، دریا دلی کی طرف بڑھا

ج: نہج البلاغہ کے لیے ایک مسدس

یہ نہج البلاغہ یہ جانِ فصاحت   کمالِ خطابِ بشر کی علامت
یہ منارہ ء نورِ علم و بصیرت   علیؑ کا یہ تحفہ، خدا کی یہ رحمت
قمرؔ اس کا ہر لفظ، درسِ عمل ہے
کلامِ علیؑ نعمتِ بے بدل ہے

❁❁❁❁

سید میثم علی مہدی، برطانیہ

دیکھیے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی ۔۔۔ ہیں دلائل اِس میں سب اللہ کے برہان کی
کیا حقیقت ہے بھلا اُس شخص کے ایمان کی ۔۔۔ ہو نہ جس دل میں مودت حضرت عمران کی
ہے لسان اللہ کا یہ نطق، تو اِس رُخ سے ہی ۔۔۔ دیکھیے نہج البلاغہ میں جھلک قرآن کی
آئیں گے اِس میں نظر توحید کے سب خال وخد ۔۔۔ بات ہے پہچاننے میں ظرف اور ایمان کی
رفعتیں اِس میں بلاغت کی ہوئیں یک جا سبھی ۔۔۔ اِس لیے پڑھ کر اِسے وسعت بڑھی وجدان کی
ہل اتیٰ کو یہ عطا کرتے ہیں مفہومِ عطا ۔۔۔ بات ہے یہ آلِ پیغمبر ترے احسان کی
میرے مولا، تب سے سورج ہے نکلتا فخر سے ۔۔۔ مِل گئی جب روشنی تیرے رُخِ تابان کی
میرے گُن گانے لگے لب میثمِؔ تمار کے ۔۔۔ جس گھڑی میں نے بیاں مولا علیؑ کی شان کی
آئینہ نہج البلاغہ کا جو دیکھا غور سے ۔۔۔ تب سمجھ میں آ گئیں باتیں مجھے قرآن کی
مصحفِ حیدر کو جو چشمِ بصیرت سے پڑھا ۔۔۔ یوں لگا معراج جیسے ہو گئی عرفان کی
بابِ شہرِ علم نے کھولے ہیں یوں بابِ نجات ۔۔۔ ہو گئی آساں رسائی رب تلک انسان کی
والقلم تفسیر تیری تب سمجھ میں آ گئی ۔۔۔ خود پڑھی تحریر میں نے جب شہِ ذیشان کی
مدحِ مولا میں عطا میثمؔ اُنہی کی چاہیے ۔۔۔ ورنہ پھر اِتنی کہاں اوقات ہے انسان کی

❁❁❁❁

جوہر عباس خان

ادبی نام: جوہر عباس

تاریخ ومقام پیدائش: ۲۲/جولائی ۱۹۹۰ء، جونپور، اتر پردیش، انڈیا

تعلیم: ایم اے (تاریخ)

پیشہ: تدریس

نکل سکتے نہیں الفاظ سے مفہوم مرضی کے
اگر مضمون پر پہرے ہوں آیات الٰہی کے

کسی در پر پڑی رہ کر بھی فخرِ آسماں ٹھہری
بدل ڈالے نجف کی خاک نے معنی بلندی کے

یہیں سے پائی زہرہ نے ستاروں میں پذیرائی
یہیں سے طے کئے جبریل نے زینے ترقی کے

ادھر مولا ادھر ہم درمیاں میں حوض کوثر کا
رہے تا عمر گرویدہ اسی نقشِ خیالی کے

فقیری اور غلامی ظاہراً معیوب باتیں ہیں
مگر منسوبِ مولاؑ ہوں تو ہیں گوشے تعلّی کے

بیاں عمدہ، زباں سادہ، رواں فقرہ، سبک لہجہ
الٰہی بخش جوہرؔ کو لوازم مدح خوانی کے

❁❁❁❁

سید حمید الحسن زیدی

ادبی نام: ابن وحید

تاریخ و مقام پیدائش: ۱۸؍جنوری ۱۹۷۱، سیتاپور، اتر پردیش، انڈیا

تعلیم: حوزوی

پیشہ: ایک مذہبی ادارہ کی تاسیس و مدیریت، ترجمہ، تحقیق، تصنیف و تالیف

مشہور تصنیفات؍تالیفات: [۱] علی مولیٰ [۲] سیرہ فاطمی کے تربیتی پہلو [۳] سیرت حسنی کے تربیتی پہلو [۴] سیرہ حسینی کے تربیتی پہلو [۵] سیرت معصومین علیہم السلام کی جھلکیاں

ملے توفیقِ رب وا ہوں دریچے دل کی بستی کے — زباں سے ہوں رواں چشمے ثنائے عین ہستی کے
اسی ہستی نے اپنے نور سے اک نور کو بھیجا — سکھائے جس نے عالم کو سلیقے حمد باری کے
اسی اک نور سے اک اور نورِ حق ہوا ظاہر — جہانِ معرفت صدقے ہے جس کے نام نامی کے
علیؑ مشتق ہے اک جانب خدا کے اسم اعلیٰ سے — تو اک جانب سے ہیں ہمنام بھی نام الٰہی کے
وہ جو جلوہ نمائے کل صفات انبیاء ٹھہرے — ہو جس کے نفس کا سودا مقابل رب کی مرضی کے
وہ جو آتے ہی دنیا میں کلام حق سنا ڈالے — نہیں کوئی برابر صاحب علم لدنی کے
ہیں ان کے نطق سے طور کلیمی کی جھلک ظاہر — کلیم اللہ ہیں قربان ان کی خوش کلامی کے
سبق لے کر کلام اللہ سے نہج البلاغہ کا — کیا ثابت کہ ہیں حقدار رب کی ترجمانی کے
نہیں خالق سا لیکن ہے بشر کی حد سے بالاتر — ہیں یہ الفاظ ملتے صاحبان حق بیانی کے
نہیں لائق اگرچہ لطف کا ابنِ وحیدؔ ان کے — ہے بخشا پھر بھی رتبہ اس کو اپنی مدح خوانی کے

❀ ❀ ❀ ❀

سیّدمحمدحیدرزیدی

ادبی نام: خمارزیدی
تاریخِ ومقامِ پیدائش: ۳۰/ مارچ ۱۹۵۴ء، پاکستان
آغازشاعری: ۱۹۷۲ء

طرحی کلام:

بلاغت اور فصاحت، سلسلے قرآں شناسی کے "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
لسان اللہ، علیؑ مولا، علیؑ ہیں بولتا قرآں کوئی کیسے کرے دعوے سرِ منبر سلونی کے
خدا کا دیں نہیں کامل، ولایت گر نہیں شامل علیؑ مولا سمجھ پہلے، سمجھ پھر راز ہستی کے
قلم لکھتا نہیں "مولاؑ" سخنور ہو نہیں سکتا سُخن کی مملکت، سکّے علیؑ کی بادشاہی کے
کوئی بھی دور ہو "نہج البلاغہ" کا سفر جاری دبستاں کُھل رہے ہیں آج بھی قرآن فہمی کے

❁❁❁❁

صابر علی

ادبی نام: صابر علی عمرانیؔ

تاریخ ومقام پیدائش: ۱۸/مارچ ۱۹۷۰ء، موضع سکندر پور، ضلع مظفرنگر، یوپی، انڈیا

تعلیم: زعیم الافاضل، معلم اردو، فاضل مشرقیات، ایم اے فارسی

پیشہ: تدریس

مشہور تصنیفات/تالیفات: [۱] اشک مسلسل (مجموعۂ سلام ونوحے) [۲] امام جعفر صادقؑ کا خط شیعوں کے نام [۳] صحیفۂ حسینیہ مع ترجمہ [۴] منتخب دعائیں [۵] تحفۂ معصومینؑ

دریچے وا ہوئے حیدر کی جب مدحت سرائی کے
کئے محسوس ہم نے جھونکے خوشبوئے بہشتی کے

یہ معدن ہیں جہاں میں حکمت وعلم لدنی کے
یہی مرکز ہیں انوار الٰہی کی تجلی کے

ہو جس کی ایک ضربت، بھاری عالم کی عبادت سے
فضائل کیا بیاں کر پائیں گے ہم ایسی ہستی کے

یہاں تشنہ لبانِ علم حق سیراب ہوتے ہیں
یہاں چشمے ہیں کشت علم حق کی آبیاری کے

حدیث منزلت ہو، یا کہ وہ بلّغ کی آیت ہو
بہر صورت علیؑ ہیں جانشیں شاہ حجازی کے

شعور وفکر کا طائر وہاں تک جا نہیں سکتا
جہاں نقش قدم ہیں صاحب علم لدنی کے

علیؑ ہیں علم و حکمت کا وہ بحر بیکراں لوگو
نکالے جس سے موتی ہم نے عرفان الٰہی کے

یہی ہیں باب شہر علم و حکمت، حامل قرآں
”علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے“

یہی وہ نقطۂ با ہیں، سمایا جس میں قرآں ہے
سبق سیکھے بن عباس نے قرآن فہمی کے

❀ ❀ ❀ ❀

سید ظفر عباس نقوی

ادبی نام: ظفر اعظمی

تاریخ ومقام پیدائش: ۱۵ر ستمبر ۱۹۶۱ء، شاہ رضا، اعظم گڑھ، یوپی، انڈیا

تعلیم: منشی، کامل (الہ باد عربی فارسی بورڈ)، معلم (جامعہ اردو علیگڑھ)

پیشہ: تدریس

علیؑ کے ہیں جو دشمن ہیں وہ دشمن حق پرستی کے
علیؑ مثل نبیؐ ہیں رازداں راز الٰہی کے

علیؑ کی ہر کسی کے دل میں الفت ہو نہیں سکتی
فلک کو چھو نہیں سکتے جو باشندے ہیں پستی کے

ازل سے دولتِ عشقِ علیؑ جو دل میں رکھتے ہیں
کبھی کرتے نہیں شکوے گِلے وہ تنگدستی کے

علیؑ ہی نے کیا دعویٰ سرِ منبر سلونی کا
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

قسم قرآن کی جو نقطۂ با تک نہیں پہونچے
وہ دعوے کر رہے ہیں کس لئے قرآن فہمی کے

❁ ❁ ❁ ❁

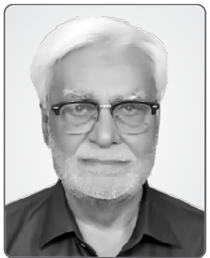

جاوید منظر

ادبی نام: ڈاکٹر جاوید منظر
تعلیم: ایم اے، پی ایچ ڈی
تصنیفات/تالیفات: [۱] پانچ شعری مجموعے، متعدد تحقیقی مضامین
[۲] ''کراچی کے دبستان شاعری میں اُردو غزل کا ارتقاء''
طرحی کلام:

کہاں سمجھے کوئی یوں محور و مطلب خدائی کے
''علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے''

کسی نے کیا کبھی یوں کلّہِ اژدر کو چیرا ہے
علیؑ نے ابتداء سے گل کھلائے ہیں جوانی کے

درِ خلقِ خدا پر، یوں علیؑ کو باعمل دیکھا
کئی پہلو نکالے ہیں جہاں کی بے ثباتی کے

علیؑ نے مالک اشتر کو جو کچھ خط میں لکھا ہے
حقیقت میں یہ گُر ہیں راہِ حق پر رہنمائی کے

نجف، دُرِ نجف کو لمحہ لمحہ دیکھتا ہوگا
کہاں ہیں رمز پُوشیدہ گُہر کی رُونمائی کے

فصاحت اور بلاغت کی حدوں میں پُرسکوں دیکھے
علیؑ کو ساتھ دیکھا ہی نہیں شعلہ بیانی کے

کئی مکتُوب بھی ایسے علیؑ کے ہم تک آئے ہیں
جنھیں پڑھ کر یہ لگتا ہے کہ ہیں جنّت کے راہی کے

گلستانِ علیؑ وہ بھی ابد آباد دیکھیں گے
کیا کرتے ہیں جو دعوے خزاں کی رہنمائی کے

بتا اے، دینِ حق جوہر ترے کُھلتے بھلا کیسے
نہیں ہوتے اگر منظرؔ علیؑ کی حکمرانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

عابد رضوی بہرائچی

کیا ہے تجزیہ جب بھی علیؑ کی زندگانی کا
کھلا ہے راز دوعالم پہ ان کی حکمرانی کا

علیؑ ہی شارح آیات قرآنی ہیں دنیا میں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتہ لفظ و معنی کا"

علیؑ صفین کی جانب چلے تو غیظ یہ بولا
دوشالہ اوڑھ کر نکلی ضعیفی نوجوانی کا

انھیں کے لہجہ میں قدرت نبی سے بات کرتی ہے
خدا نے پاس رکھا ہے علیؑ کی قدردانی کا

علیؑ کی مدح میں سولی کو ہی منبر بنا ڈالا
دل میثم میں جذبہ بڑھ گیا جب حق بیانی کا

علیؑ کی مدح میں فکریں ملی جاتی ہیں کوثر سے
اثر دیکھو ذرا موج تخیل کی روانی کا

علیؑ سے پوچھیئے نہج بلاغہ کی حقیقت کو
سمندر ذائقہ خود جانتا ہے اپنے پانی کا

علیؑ کے ذکر سے آباد رکھنا زندگی اپنی
بھروسہ کچھ نہیں ہے اصل میں دنیائے فانی کا

خدا رکھے کہ میرے گھر میں بھی نہج بلاغہ ہے
کیا کرتا ہوں میں دیدار مولا کی نشانی کا

علیؑ کے ذکر سے آباد ہے یہ زندگی عابدؔ
یہی تو راز ہے دنیا میں میری کامرانی کا

❁ ❁ ❁ ❁

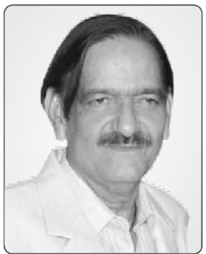

سید شکیل عباس رضوی (موہانی)

ادبی نام: شکیل اترولوی

تاریخ ومقام پیدائش: ۴ رستمبر ۱۹۵۵ء، اترولہ ضلع بلرامپور، یوپی، انڈیا

تعلیم: سول انجینئرنگ

پیشہ: سابق ایگزیکٹو انجینئر محکمہ آبپاشی اتر پردیش، اوّل درجہ گزیٹڈ افسر

منقبت مولائے کائنات: "خطبہ نمبر ۴ کے آئینے میں"

کئے جاوید تو نے نقش فانی زندگانی کے
حدِ امکاں میں اب جلوے ہیں نورِ لامکانی کے

علیؑ ہوں، میں نے سمجھائے ہیں تم کو راز ہستی کے
دکھائے راستے اپنی ہدایت سے بلندی کے

دیئے ہیں فیصلے میں نے ہزاروں زندگانی کے
طریقے میں بتاؤں مجھ سے سیکھو حکمرانی کے

زباں خاموش تھی میری ہوئی ہے آج پھر گویا
قریب آ کر مرے اب دیکھو جوہر خوش بیانی کے

بہت سوچا بہت سمجھا سمجھ میں بس یہی آیا
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

❋ ❋ ❋ ❋

سید محب حسین رضوی

ادبی نام: محب مورانوی

تاریخ ومقام پیدائش: ۲۹راگست ۱۹۸۳ء، موراواں، ضلع اناؤ، اتر پردیش، انڈیا

تعلیم: ایم اے (اردو)، معلم

پیشہ: ڈاکٹر

تصنیفات رتالیفات: معراج عطش

علیؑ نم کر دے صحرا فکر کی تشنہ دھانی کے — کہ لب پپڑائے جاتے ہیں مری مدحت سرائی کے
مِری غربت پہ احساں ہیں اُسی شہرِ کریمی کے — جہاں پر خاک ہو جاتے ہیں سکّے بادشاہی کے
زمانہ پاؤں کی ٹھوکر نظر میں مرضیٔ داور — درِ حیدر نے یہ آداب رکھے ہیں گدائی کے
علیؑ نے اس لیے دعویٰ کیا اکثر سلونی کا — "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
اہم اِتنا ہے اعلان ولایت خم کے میداں میں — محبؔ تیور بدل جاتے ہیں آیاتِ قرآنی کے

❁❁❁❁

ذہین حیدر

ادبی نام: دلکش غازی پوری

تاریخ ومقام پیدائش: ۱۳ر ستمبر ۱۹۶۵ء، بنارس یوپی، انڈیا

تعلیم: فخر الافاضل، ایم اے، فاضل مشرقیات وفاضل دیوبند

پیشہ: تدریس تصنیفات رتالیفات: شہدائے کربلا ایک تعارف

عزیزو مسکراؤ آگئے دن شادمانی کے غدیرخم میں ہوں گے جشن دیں کی کامرانی کے
نظر آئیں گے سب پہلو علیؑ کی زندگانی کے پڑھو تو غور سے صفحے کتابِ آسمانی کے
زمانہ آج بھی نہج البلاغہ پڑھ کے کہتا ہے "علیؑ ہی جانتے راز ورشتے حرف ومعنی کے"
ملے گا جام کوثر اور سایہ شاخ طوبیٰ کا یہ تحفے پائیں گے محشر میں ہم بھی حق بیانی کے
بتایا ہے ہمیں یہ میثم تمار نے دلکشؔ فراز دار پہ ہوں گے ادا حق مدح خوانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

سید نجف مہدی کاظمی

ادبی نام: اجمل کنتوری

تاریخ پیدائش: یکم رجنوری ۱۹۶۷ء

مقام پیدائش: حویلی کلاں، حضرت پور، ضلع بارہ بنکی، اتر پردیش، انڈیا

تعلیم: ہائی اسکول تصنیفات رتالیفات: عکس کربلا

علیؑ نے یوں بھرے ہیں علم سے دامن سوالی کے گریں جیسے زمینِ خشک پر قطرات پانی کے
بن عباس سے شب بھر بیاں کر کے علیؑ بولے فضائل نا مکمل رہ گئے سبع مثانی کے
علیؑ کی منزلت کے واسطے چاہو تو لے آؤ گواہی کے لئے سورے کتاب آسمانی کے
مجھے بھی خالق نہج البلاغہ کے تصدق میں میسر ہوگئے الفاظ اجملؔ مدح خوانی کے

احمد فرید

پیشہ: صحافی

مقام پیدائش: آبائی شہر خانیوال

تصنیفات/تالیفات: غزل نعت، نظم اور سلام کے بہت پختہ کار شاعر

آزاد نظم

امیر المومنین علیؑ ابنِ ابو طالب علیہ السلام کی وصیت ۴۷ کا منظوم ترجمہ

خدا سے ڈرنا
ہزار فرقوں کے شہر میں
وہ سلامتی والی رات کی اولیں
سحر تھی
چراغِ محراب نے لرز کر
جو روئے مہرِ منیر دیکھا
تو سر پٹخ کر وہ آہ کھینچی
کہ تیرگی چار دانگ عالم کی سمت لپکی
پر اس سے پہلے کہ یہ سیاہی
نصیبِ عالم پہ غالب آتی
صدائے فزت بہ ربِ کعبہ کا نور چمکا
اور اس کی دلگیر روشنی میں
خدائے کعبہ نے خون میں تر حرم کو دیکھا
ہر اک نبی نے
تڑپ کے سلطانِ ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرخ رو چشم نم کو دیکھا

تمام روح وملائکہ نے
فلک پہ کھلتے علم کو دیکھا

زمیں پہ تازہ لہو کی لو سے
وہ لاٹ نکلی
کہ شش جہت جسکی روشنی سے دمک رہے ہیں
جہان باقی ہے اور ستارے چمک رہے ہیں
کریمِ نہج البلاغہ کے
رزقِ حرف ومعنی پہ
علم وعرفان پل رہے ہیں
ضمیر زندہ ہیں
اور دل پھول پھل رہے ہیں
شہیدِ محراب کے لہو نے
زمین اور آسمان کے درمیان رستہ بنا دیا ہے
کہ جس پہ سب قربتِ الی اللہ کے مسافر
زمانے کی ظلمتوں کے باوصف چل رہے ہیں
صدائے فزت بہ ربِ کعبہ کی روشنی نے
قلوب کو جگمگا دیا ہے
درِ مدینۃ العلم نے ممبرِ سلونی سے
جس طرح زندگی سکھائی
اسی طرح جانمازِ فزت بہ ربِ کعبہ سے
حق پہ مرنا سکھا دیا ہے

مفصل نظم سے اقتباس

شہزاد اسلم (برطانیہ)

طرحی کلام:

نثار اُن کے سکوتِ خوش ادا و خوش کلامی کے
قصیدے وقت نے لکھے ہیں جن کے ذوقِ عالی کے

رجز کوئی نہیں لا سیف اِلّا ذوالفقار ایسا
زمانے نعرہ زن ہیں لا فتی اِلّا علیؑ ہی کے

کوئی مولا نہ کوئی بندۂ مولا صفات ایسا
عدو بھی معترف ہیں اُن کی شانِ بے مثالی کے

کھڑے ہیں طالبانِ علم و حکمت آپ کے در پر
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

ہے اُن کا لفظ لفظ اِک معرفت کا بحرِ بے پایاں
علیؑ پر ختم ہیں سب سلسلے معجز بیانی کے

سلام آلِ ابی طالب کے رنگِ قُرتُ پر ہر دم
جو اپنے خون سے لکھتی ہے رُتبے کامیابی کے

❁❁❁❁

سیّد اظہر حسین نقوی

ادبی نام: ڈاکٹر اظہر حسین نقوی

تاریخِ و مقامِ پیدائش: ۳۰ رنومبر ۱۹۷۷ء۔ کراچی

تعلیم: ایم کام، ای ایم بی اے، ایم اے اسلامیات، پی ایچ ڈی علومِ اسلامی

پیشہ: تدریس

فضائل کیا لکھوں میں مرتضیٰؑ کی جیسی ہستی کے
جنھیں سونپے گئے اسرار رب کی حکمرانی کے

یہ کس کا فیض ہے جو لکھ رہے ہیں منقبت ہم بھی
مظاہر ہیں یہ مولاؑ کے کرم اور مہربانی کے

لسان اللہ، عین اللہ، اذن اللہ، نور اللہ
قلم لکھ ہی نہیں سکتا سبھی رُخ اُن کی ہستی کے

اگر سلمان سے پُوچھو تو کہہ دیں گے یہی وہ بھی
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے"

سخن نہج البلاغہ کے گواہی دیتے ہیں اظہرؔ
علیؑ کے خاص رشتے ہیں خدا سے ہم کلامی کے

اظہر اعجاز

ادبی نام: اظہر قائمی

تاریخ و مقام پیدائش: ۱۹۶۳ء، جلال پور، اکبر پور، امبیڈکر نگر، یوپی، انڈیا

تعلیم: GRADUATION

پیشہ: محکمۂ صحت میں ملازمت کے بعد سبکدوشی

علیؑ سے پوچھیئے دنیا کے ہر شعبے ترقی کے
علیؑ سے پوچھیئے افکار اور معیار ہستی کے

فراہم کر چکا شیطان اپنی فوج دنیا میں
علیؑ سے پوچھیئے اب راز فتح و کامرانی کے

نجات اخروی کے تب علیؑ ضامن تمہارے ہیں
جب اک لمحہ نہ منکر ہو تم احکام الٰہی کے

اٹھو اور جامہ صبر و رضا کو زیب تن کر لو
علم تم کو جو لہرانے ہیں فتح و کامرانی کے

ارادوں کی زرہ، پرہیزگاری کی سپر لے لو
انہیں چھوڑو جو ہیں اسباب ذلت اور خواری کے

قناعت ایک سرمایا ہے جو کم ہو نہیں سکتا
اسے اپنا لو دِن سب دور ہو جائیں گے پستی کے

زباں تو اک درندہ ہے کُھلا مت چھوڑنا اِس کو
تمہیں یہ پھاڑ کھائے گی اثر ہوں گے تباہی کے

مسافر ہو تو دنیا کا سفر مت سو کے طے کرنا
وگرنہ دیکھنے ہوں گے تمہیں دن نامرادی کے

حدیثوں کو سنو اور عقل کے معیار پر پرکھو
اسیر اس میں نہ بن جانا ضعیف الاعتقادی کے

علیؑ جب نقطۂ با ہو کے کُل قرآں سمیٹے ہیں
”علیؑ ہی جانتے ہیں راز و رشتے حرف و معنی کے“

ذرا بھی روشنی لے لو اگر نہج البلاغہ سے
منور ہوں گے دن اظہرؔ تمہاری زندگانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

اعجاز حسین علوی

ادبی نام: اعجاز ابطحی

حال مقیم: لاہور، پنجاب، پاکستان

تعلیم: ایم فل، بی ایڈ

ذوق وشوق: شاعری، تحقیقی مطالعہ، ادبی نشستیں

تاریخ ومقامِ پیدائش: متوطن ژوب، بلوچستان۔ پاکستان

طرحی کلام:

علیؑ مولا نے یوں سجدے کیے ربِ حقیقی کے　　گماں توڑے نصیری کے، کیے ساماں تشفی کے

عجب تفسیر قرآں کی ہوئی نہج البلاغہ میں　　ہوئے اسرار افشاء منفرد، خالق کی ہستی کے

علیؑ دروازۂ شہرِ علوم و ناطقِ قرآں　　"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

نہ ہوتی ذات حیدرؑ کی تو ہوتا کیا، ذرا سوچو　　بہت احسان ہیں انسان پر ذاتِ گرامی کے

کہو اعجازؔ، بن حیدرؑ، نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا　　رہیں گے منتظر ہم حشر میں کوثر کے ساقیؑ کے

❁❁❁❁

ارتضیٰ جونپوری

ادبی نام: ارتضیٰ جونپوری

تصنیفات/تالیفات: [۱] نقشِ وفا [۲] خامۂ عقیدت [۳] رزقِ سخن
[۴] العجل

طرحی کلام:

سلیقے سیکھئے مشکل کشاء سے میزبانی کے — جو قاتل کو سکھائے فلسفے تشنہ دہانی کے
سمندر چھوڑ کر اصداف اس کو دیکھنے آئے — جو دشمن کے لیئے بھی کھول دے مشکیزے پانی کے
سمٹ کر بائے بسم اللہ میں قرآں یہ کہہ اٹھا — "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف و معنی کے"
غدیرِ خم کے منبر پر علیؑ تشریف جب لائے — سنائے قمریوں نے آ کے نغمے شادمانی کے
علیؑ سے عشق جو کرتے ہیں فانی ہو نہیں سکتے — وہ فانی ہو گئے عُشاق تھے جو دارِ فانی کے
نگاہِ علقمہ میں اب بھی وہ محفوظ ہے منظر — میانِ کربلا اصغرؑ تیری شعلہ بیانی کے
سنانے منقبت فرشِ ولا پر ارتضیٰؔ زیدی — علیؑ سے مانگ کر لایا ہے کچھ پل زندگانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

سید سمیر علی جعفری

ادبی نام: صائبؔ جعفری

تاریخ ومقام پیدائش: ۳؍جون ۱۹۸۳، کراچی، پاکستان

تعلیم: ایم فل (فلسفۂ اسلامی)

پیشہ: طالبعلم

مشہور تصنیفات؍تالیفات: محضرِ عشق

اگر ہیں آپ خواہاں عقل پر حق کی تجلّی کے
تو پھر پڑھیے فرامین آپ بھی شیرِ الٰہی کے

یہ "ما ازددت یقینا" سے ہوا ظاہر کہ باطن میں
بُنے ہیں خود علیؑ نے تانے بانے لفظ و معنی کے

حقائق عالمِ لاہوت کے ناسوت نے جانے
لسانُ اللہ سے پھوٹے چشمے جب علمِ لدُنّی کے

سَلُونی کی صدا پر جس کا دل لبّیک کہتا ہے
بتاتی ہے اسے نہجُ البلاغہ راز ہستی کے

جو اسلامی ریاست اور سیاست کا بُنیں منشور
بتائے مالکِ اشتر کو وہ گُر حکمرانی کے

علیؑ کے فیض سے ہم شہرِ حکمت کے گداگر ہیں
نہیں محتاج ہم افکارِ اقبال و غزالی کے

ولایت کی حقیقت سے ہیں بے بہرہ ابھی وہ لوگ
بنامِ عشق حیدر ہیں جو منکر خامنہ ای کے

ہوئے پیراکِ دریائے حقیقت آپ کے عاشق
نبی کے ہاتھ سے صائبؔ غدیرِ خم کے خم پی کے

❁ ❁ ❁ ❁

سیّد اقبال حیدر

ادبی نام: اقبال حیدر

تاریخِ ومقامِ پیدائش: ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۴ء، گوجرانوالہ

تعلیم: ایسوسی ایٹ انجینئر

پیشہ: انجینئر۔فری لانس صحافی

تصنیفات رتالیفات: [۱] میرے دل کے آس پاس [۲] بے آب زمینیں [۳] اُمیدِ سحر [۴] الہام [۵] شبستانِ وِلا

طرحی کلام:

علیؑ عالم نہیں اعلَم ہیں اسرارِ الٰہی کے
اُنھیں کو زیب دیتے ہیں یہ سب دعوے سلونی کے

صدا من کنت مُولا کی ہے گونجی خُم کے میداں میں
قصیدے ہیں ہر اک کے لَب پہ مولائے غدیری کے

دلیل اِس میرے دعوے کی یہ خود نہج البلاغہ ہے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

علیؑ ہی عالمِ اِمکاں کی رونق بن کے آئے ہیں
علیؑ ہی کی بدولت سب ہیں منظر بزمِ ہستی کے

علیؑ مولاؑ اُسی معنی میں جس معنی میں پیغمبرؐ
کبھی بھی ہم نہیں اُلجھے ہیں اُلجھاوے میں معنی کے

علیؑ کے عشق کا اقبالؔ میں رکھتا ہوں سرمایہ
جِناں والوں میں چرچے کیوں نہ ہوں میری امیری کے

❋ ❋ ❋ ❋

محمد حسنین

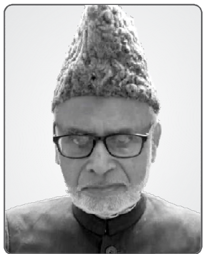

ادبی نام: الماسؔ

تاریخ ومقام پیدائش: یکم مارچ ۱۹۵۳ء شیعہ نگر، رجیٹی ضلع ہاپوڑ، یوپی، انڈیا

تعلیم: ممتاز الافاضل، جامعہ ناظمیہ، لکھنؤ

پیشہ: تدریس

سوائے خالق و ذات رسول پاکِ اُمّی کے — نہیں نبیوں میں بھی عارف علیؑ کی ذات و ہستی کے
وہ بستی جس میں ہو، احیائے امر آل پیغمبر — مقدر اوج پر ہوتے ہیں واں سب اہل بستی کے
عَجب منطق علیؑ کے باب میں ہے اہل دنیا کی — نہیں قائل دلیلوں کے نہ نقلی کے نہ عقلی کے
ملا حامل نہ کوئی ان کا، دل میں رہ گئی حسرت — علیؑ جو جانتے تھے راز ورشتے حرف ومعنی کے
خدا و مصطفیؐ کے بعد اس دنیائے فانی میں — ”علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے“

❁❁❁❁

سید علی عباس

ادبی نام: امید اعظمی

تاریخ ومقام پیدائش: ۱۵جون ۱۹۸۰ اعظم گڑھ یوپی

تعلیم: فارغ التحصیل جامعہ امام امیر المومنینؑ نجفی ہاوس ممبی

فنا ہوجائیں گے کردار نفرت کی کہانی کے — غدیرخم کے دشمن بلبلے ہیں بہتے پانی کے
پڑھو، سمجھو، لکھو سب کو بتاؤ بات حیدر کی — اگر جوہر دکھانے ہیں جہاں کو مدح خوانی کے
پڑھی نہج البلاغہ جب تو سمجھا یہ زمانے نے — علیؑ ہمراز ہیں ہر اک کتاب آسمانی کے
علیؑ کو بولتے دیکھا تو سب نے بولنا سیکھا — زبانیں تھیں مگر منظر تھے سارے بے زبانی کے
ہوئی قرباں خدائی مجھ پہ، صدقے ہوگئی خلقت — میں صدقے ہوگیا امیدؔ پیغمبر کے جانی کے

خادم شبیر نقوی

ادبی نام: خادمؔ قاسمی نصیر آبادی

تاریخ ومقام پیدائش: ۱۹۵۳ء نصیر آباد (دارالاجتہاد) ضلع رائے بریلی، یو پی، انڈیا

تعلیم: ہائی اسکول، دبیر کامل (لکھنؤ یونیورسٹی)

پیشہ: شعروسخن

تصنیفات رتالیفات: ذکر جناب ابوتراب علیہ السلام (نہج البلاغہ) کی روشنی میں

مطلع:

وہ کہتے ہیں علیؑ قائل جو ہیں تیری بلندی کے — بیاں ہوں معجزے کتنے ولیٔ حق کی ہستی کے

وہ ہو نہج البلاغہ اُن کی یا قرآن خالق کا — ”علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے“

شرابِ حبّ حیدرؑ روز وشب وہ پیتے رہتے ہیں — مزے جو لیتے رہتے ہیں ہمیشہ حق کی مستی کے

علیؑ مولود کعبہ ہیں علیؑ قرآن ناطق ہیں — گواہی دے رہے ہیں ذرّے ذرّے حق کی بستی کے

علیؑ کے راستے پر چلتے ہیں جو بھی علیؑ والے — کھلے ہیں راستے دنیا میں اُن کی کامیابی کے

اگر نہج البلاغہ غور سے پڑھ لے کوئی خادمؔ — مزے اُس کو ملیں کیسے نہ پھر قرآن خوانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

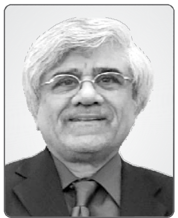

سیّدراشد رضا نقوی

ادبی نام: راشدنقوی　　　پیشہ: اکاؤنٹنگ

طرحی کلام:

بہت قصے سنے ہیں یوں تو دریا کی روانی کے
مگر انداز ہوتے ہیں جدا شعلہ بیانی کے

لکھا ہے کیا کتابِ حق میں پوچھو نقطۂ "با" سے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

ولادت پر علیؑ کی، مسکرا اٹھا تھا کعبہ بھی
ابھی موجود ہیں آثار کعبے میں نشانی کے

زمیں سے آسماں تک لافتی کی گونج اُٹھتی تھی
فلک والوں نے جب چرچے سنے خیبر کشائی کے

خزانے علم کے لیکر گیا جو آ گیا در پر
عجب انداز ہیں مولا یہ تیری میزبانی کے

ابھی سوچا ہی تھا مدحِ علی میں کچھ لکھوں راشدؔ
مجھے منظر نظر آنے لگے پھر گل فشانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

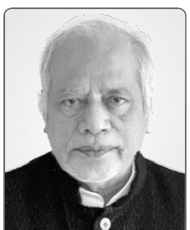

سید مشہود احسن رضوی داناپوری

ادبی نام: مشہود داناپوری

تاریخ ومقام پیدائش: ۲جون ۱۹۵۲، داناپور (پٹنہ)

تعلیم: پوسٹ گریجوائیٹ　　　پیشہ: سابقہ ڈائریکٹر (ریٹائرڈ)، ہی گل تھریڈ زانڈیا لمیٹڈ

ہوئے ہیں راستے روشن انہیں کی زندگانی کے
قریب آئے علیؑ کی جو بھی عِلمی ضوفشانی کے

زبانِ حق علیؑ کی تھی ذرا سا دل سے دیکھو تو
بیاں نہج البلاغہ کے کتابِ آسمانی کے

یقیناً میرے مولا عالمِ علمِ لدنی ہیں
خدا کا شکر وہ رہبر ہیں اپنی پاسبانی کے

علیؑ کہتے تھے جب پوچھو، کسی نے کچھ بھی کیا پوچھا؟
بہت سے راز کُھل جاتے یہاں اس عمرِ فانی کے

ولایت اور فضیلت نے ہمیں قابل کیا اتنا
کہ ہم بھی رکن ہیں اب تو علیؑ کی مدح خوانی کے

جھکا کر سر درِ حیدر پہ یہ مشہودؔ کہہ دیجئے
کہاں ہم شکر کے قابل علیؑ کی مہربانی کے

سیّد شجاعت عباس زیدی

ادبی نام: شجاعت زیدی

تاریخِ پیدائش: ۱۹۶۰ء

مقامِ پیدائش: خیر پور میرس، سندھ

تعلیم: انٹر میڈیٹ وڈپلوما اِن آرکیٹیکچر

پیشہ: تعمیرات، مصروفِ عمل بطور آرکیٹیکٹ

طرحی کلام:

مناقب ہوں بیاں آساں نہیں شاہؑ سلونی کے
نتائج کچھ نکل آتے ہیں بس فکرِ شعوری کے

نہ کر پیدا، برائے خلد رستے اپنی مرضی کے
علیؑ کی راہ لے زینے ملیں گے خود بلندی کے

علیؑ کے عشق کا سودا کٹھن راہوں پہ ملتا ہے
جہاں دار و رسن ہیں اور سودے سرفروشی کے

مجسم ہو کے لفظیں آئیں گی کس نہج سے لب پر
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ور شتے حرف و معنی کے"

جہاں سیراب ہے صدیوں سے جس نہج البلاغہ سے
یہ تو بس چند ساغر ہیں علیؑ کے بحرِ علمی کے

فصیلِ زندگی پر ذکرِ حیدرؑ کے دیئے رکھ دو
شجاعتؔ گھر ہوں روشن تا ابد ہستی کی بستی کے

❀❀❀❀

سید محمد شمیم حیدر رضوی

ادبی نام: شمیم الہ بادی

تاریخ ومقام پیدائش: ۱؍جولائی ۱۹۷۱ء، انڈہرا، کراری، کوشامبی، یوپی، انڈیا

تعلیم: بی ٹیک، انجینئرنگ، ایم بی اے پیشہ: سینئر لکچرر تصنیفات؍تالیفات: شمیم سخن (غزلیات)

علیؑ والے نہ بھولیں گے مناظر تاج پوشی کے جو گزرے تھے حسیں لمحے علیؑ کی جاں نشینی کے
مرا دامن بھرا ہے دولت عشق علیؑ سے جب گماں کرتی ہے مُجھ پر کیوں یہ دنیا تنگدستی کے
علیؑ والے چلے آئے فراز دار تک دیکھو سجا کر میثمی لفظوں کے لشکر حرف ومعنی کے
علیؑ ہیں خالق نہج البلاغہ وارثِ قرآں ”علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے“
شب ہجرت علیؑ نے بیچ کر سونا بہت مہنگا شمیمؔ اب تو وہ مالک بن گئے ہیں رب کی مرضی کے

❁❁❁❁

سیّدہ شگفتہ حسن زیدی

ادبی نام: شگفتہ دلشادؔ

رہائش: کراچی

پیشہ: گھریلو خاتون

تصنیفات/تالیفات: ذکرِ آلِ محمدؐ

الف: طرحی کلام

ہے دم کس میں کہ وہ پردے اُٹھائے رَمزِ ہستی کے سوائے مرتضیٰؑ جس نے کئے دعوے سلونی کے
علیؑ کی ذات ہے واللہ سر چشمہ ہدایت کا ”علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے“
کرو گے اِستفادہ تم اگر نَہجُ البَلاغہ سے نہیں نزدیک جاؤ گے کسی بھی طور پستی کے
علیؑ کے در پہ آکر آسماں کر لو مسخر تم بتائیں گے تمہیں مولاؑ ہیں کیا کیا راز دھرتی کے

سلونی کہنے والے نے بتایا کیا ہے مستقبل یہاں عنواں مِلیں گے آؤ تم کو حال و ماضی کے
فلک بینو چلو اُٹھو پڑھو خطباتِ حیدر تم چلو توڑو ابھی بندھن سبھی کوتاہ فہمی کے
کبھی درپیش ہو کوئی بھی مشکل زندگانی میں نجف کی سمت اُٹھتے ہیں قدم واللہ خاکی کے
ردیف و قافیہ قرطاس و خامہ دَین ہے اُن کی یہ تحفے ہیں مجھے دِلشاؔد حیدرؑ کی کنیزی کے

ب: منظوم خطبہ اول (نہج البلاغہ)

تمام تعریف اُس خدا کی کہ جس کی ممکن نہیں ہے مدحت
ہو نعمتوں کا شمار کیسے کہاں کسی میں ہے اتنی طاقت
نہ حق ادا ہو سکے گا اُس کا کرے کوئی کتنی چاہے کوشش
کرے جو ادراک اُس خدا کا نہیں ہے عقلِ بَشَر میں ہمت
کمالِ ذاتِ خدا کی سُن لو نہیں معین حدود کوئی
کرے جو توصیف ذاتِ حق کی نہیں ہے لفظوں میں ایسی وسعت
لکھا ہے دلشاؔد نے جو خطبہ نہیں ہے اس میں کمال اس کا
ہے یہ عطائے علیؑ مسلسل وگرنہ کب ہے قلم میں طاقت

❁ ❁ ❁ ❁

عزیز حیدر

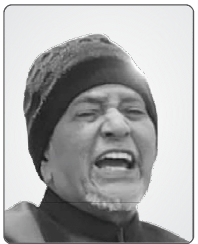

ادبی نام: عزیز بنارسی

تاریخ ومقام پیدائش: ۷ رجون ۱۹۴۹ء، بنارس، یوپی، انڈیا

تعلیم: پی ایچ ڈی، انگلش (بنارس ہندو یونیورسٹی)

پیشہ: پروفیسر، ہیڈ اور ڈین (فیکلٹی آف ہیومنٹیز) مہاتما گاندھی کاشی ودیا پیٹھ یونیورسٹی، وارانسی

تصنیفات رتالیفات: MODERN CRITICISN& CLIOP

قصیدہ

علیؑ قرآں سے واقف ہیں علی تفسیر کرتے ہیں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

چلے تھے عالم انوار سے کعبہ میں اترے ہیں
جہاں میں ہوتے ہیں چرچے علی کی کامرانی کے

سمجھنے کے لئے حیدر کا رتبہ چاہئے قرآں
جو ناری ہیں مقابل ہو نہیں سکتے ہیں نوری کے

بروز حشر ارباب مودت کی ہیں قسمت میں
جناں کی نعمتیں، طوبیٰ کے سائے، جام مستی کے

حسب کمتر، نسب ناقص، سخن بے جا، عمل مہمل
یہ ہیں انداز باطل کے یہ ہیں انداز ناری کے

عزیزؔ خوش بیاں یہ پوچھتے رہتے ہیں ہر اک سے
زمانہ ہے خراب آیا، کریں گے کیا یہاں جی کے

❀❀❀❀

مرزا ذیشان حیدر

ادبی نام: فاخر سلطان پوری

تاریخ پیدائش: ۱۵ جولائی ۱۹۷۶ء

تعلیم: بی اے، لکھنو یونیورسٹی، لکھنو

مقام پیدائش: موضع پرتاب پور، ضلع سلطان پور، یو پی، انڈیا

طرحی کلام: "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

فصاحت کے بلاغت کے کہیں معجز بیانی کے ۔۔۔ پڑھے نہج البلاغہ میں کرشمے گل فشانی کے
علیؑ نے لہجہ و گفتار کی تسبیح شیریں میں ۔۔۔ پروئے ہیں دُرِ زریں شعور زندگانی کے
علیؑ نے کر کے خطبوں میں ثنائے ربیَ الاعلٰی ۔۔۔ نرالے گُر سکھائے ہیں ہمیں تسبیح خوانی کے
علیؑ نے اپنے لبہائے مقدس کھول کر اکثر ۔۔۔ بہت سے راز کھولے ہیں کتاب آسمانی کے
جو اپنے حاکموں کو آپ نے مکتوب میں لکّھے ۔۔۔ زمانہ آکے وہ سیکھے طریقے حکمرانی کے
علیؑ نے علم وحکمت کے ہزاروں باب ہیں کھولے ۔۔۔ "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"
تلاوت میں نے کی ہے جب کبھی نہج البلاغہ کی ۔۔۔ ملے ہیں ذائقے فاخرؔ مجھے قرآن خوانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

سید مختار حسین کاظمی

ادبی نام: فصیل کاظمی

تاریخ ومقام پیدائش: ۱۱جون ۱۹۶۷ء

تعلیم: گریجویٹ بی کام

پیشہ: بینک ملازمت

تصنیفات/ تالیفات: زیر طباعت نوحوں سلام کا مجموعہ

علیؑ اک راز ہیں، اور رازداں، رازِ الٰہی کے
حقیقی بندۂ معبود، معبودِ حقیقی کے

علیؑ تاجِ ولایت کے درخشاں گوہرِ یکتا
علیؑ کے سامنے قصے نہ گھڑیے تختِ شاہی کے

کبھی منبر، کبھی میداں، کبھی ہے دار کی منزل
قدم رکتے کہاں ہیں عشق کی راہوں میں راہی کے

علیؑ کے ذکر سے جب آگ بزم غیر میں دیکھی
کھلے ہیں راز تب جا کر کہیں شعلہ بیانی کے

کسی سورج کے آگے، جگنوؤں کی طرح لگتے ہیں
امیر دو جہاں کے سامنے، قصے امیری کے

لسان اللہ ہی جانے لسان اللہ کی باتیں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

❀❀❀❀

مجیب احمد صدیقی

ادبی نام: مجیب صدیقی

تاریخ ومقام پیدائش: یکم رجنوری ۱۹۷۰ء، کرنیل گنج، ضلع گونڈہ، یوپی، انڈیا

تعلیم: ادیب، ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم (جامعہ اردو، علیگڑھ)

پیشہ: زراعت

جو دِکھلائے قلم نے رنگ اپنی گل فشانی کے
تو گل بوٹے بنے قرطاس پر حرف ومعانی کے

کہاں ہم اور کہاں مدح و ثنائے آلِ پیغمبرؐ
نتیجے ہیں یہ سب بس پنجتن کی مہربانی کے

یہی محبوبِ رب، محبوبِ محبوب خُدا بھی ہیں
ازل سے تا ابد جلوے ہیں اُن کی ضوفشانی کے

یہی در اصل عالم ہیں علومِ ظاہری کے بھی
حقیقت میں یہی عارف ہیں اسرارِ نہانی کے

اُسی پر تاجِ باب العلم بے شک زیب دیتا ہے
کہ جو سلجھا دے ژولیدہ مسائل زندگانی کے

پڑھو قرآں، تدبّر پھر کرو نہج البلاغہ میں
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورِشتے حرف ومعنی کے"

درِ حیدرؑ پہ آ ،گر آرزوئے علم و دانش ہے
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورِشتے حرف ومعنی کے"

خُدا کی حمد، نعتِ مصطفیؐ اور آلؑ کی مدحت
یہی نسخے حقیقت میں ہے عُمرِ جاودانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

سید علی مرتضیٰ نقوی

تاریخ ومقام پیدائش: ۳۱ جولائی ۲۰۰۶، لالہ موسیٰ، ضلع گجرات پاکستان

تعلیم: ایف اے   پیشہ: طالب علم

علیؑ سے پوچھ لو جو پوچھنا ہے اے جہاں والو
"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

بنایا کس طرح آدم گیا مٹی و پانی سے
علیؑ ہیں قصہ گو تخلیقِ آدم کی کہانی کے

شجاعت شیرِ یزداں کی وہ خیبر ہو کہ خندق ہو
ہیں قصے آج بھی مشہور حیدرؑ کی جوانی کے

مصدق لاکھانی (آسٹریلیا)

علیؑ کا وہ کلامِ معتبر نہج البلاغہ ہے
یہ لگتا ہے کہ قرآنی سفر نہج البلاغہ ہے

جڑیں توحید تک پہنچیں، بلندی آسماں چھوُ لے
گھنا سایہ فگن ایسا شجر نہج البلاغہ ہے

ہیں جب مولائے خشک و ترعلیؑ، تو اے جہاں والو
یقیناً حاملِ ہر خشک و تر نہج البلاغہ ہے

علیؑ کو میں نے اپنے گھر میں محوِ گفتگو پایا
یہ کچھ مشکل نہیں، گھر میں اگر نہج البلاغہ ہے

یہ سوُکھے جام لے کر علم کے پیاسے کہاں جاتے
بشر کی اِضطرابی، شکر کر نہج البلاغہ ہے

خدا کا شکر، میرے دونوں ہاتھوں پر خزانے ہیں
ادھر قرآن رکھا ہے، ادھر نہج البلاغہ ہے

تمہاری جاں فشانی ٹھیک، اے سید رضی لیکن
یقیناً، شیرِ مادر کا اثر نہج البلاغہ ہے

مصدقؔ دیکھ لو کتنی بڑی ہے یہ شہنشاہی
فقیری میں تمہارا تاجِ سر نہج البلاغہ ہے

❁❁❁❁

سید ندیم حیدر نقوی

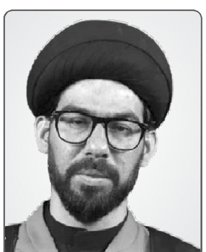

ادبی نام: ندیم سرسوی

تاریخ ومقام پیدائش: ۶؍جون ۱۹۹۲ء، قصبہ سرسی سادات، ضلع سنبھل، یوپی، انڈیا

تعلیم: بی اے　　　　پیشہ: تحصیل علم

دکھائیں زور دنیا کے سمندر بد سرشتی کے
ہیں راکب ہم بھی تو نہج البلاغہ کی ہی کشتی کے

جنہیں عشقِ علیؑ کی دولتیں رب نے عطا کی ہوں
انہیں زیبا نہیں دیتے ہیں شکوے تنگ دستی کے

علیؑ کی ذات سے نظریں ہٹی تھیں ایک لمحے کو
ہر اک منظر میں ظاہر ہو گئے آثار زشتی کے

فراز دار بن جاتا ہے ان کے واسطے منبر
مُبلّغ ایسے ہوتے ہیں مرے مولاؑ کی ہستی کے

❁❁❁❁

سیّد نظر عباس جعفری

ادبی نام: نظر عباس جعفری

تعلیم: زرعی یونی ورسٹی فیصل آباد سے زراعت میں ماسٹر

طرحی کلام:

"علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف و معنی کے" — ہُنر وہ ہی سِکھائیں گے خموشی کو روانی کے

خطیبِ منبر کوفہ کے لب جنبش کریں جس دم — تو کُھل جاویں گے عقدے خود بخود رازِ نہانی کے

علیؑ ہی کی بدولت سیکھ پائے ہیں یہ دیوانے — قرائن بندگی کے اور معارف زندگانی کے

مقامِ خم پہ ٹھہرا یا گیا یونہی نہیں تم کو — کہ لکھنے جا رہے ہیں حرفِ آخر ہم کہانی کے

وہی دستارِ سرور کا نظرؔ حقدار ٹھہرے گا — کہ جس کی دسترس میں ہوں حقائق سہ زمانی کے

❁ ❁ ❁ ❁

نزاکت علی نازک

خدا کے حسن کا جلوہ سبھی نہج البلاغہ میں — سمندر علم و حکمت کا سبھی نہج البلاغہ میں

خدا نے جو بتایا تھا ازل میں نسل آدم کو — ملا وہ راز کا حصہ سبھی نہج البلاغہ میں

کہ چاروں سمت پھیلے ہیں خدا کے نور کے جلوے — ملا ہے طور کا قصہ سبھی نہج البلاغہ میں

زمین و آسماں دیکھے یہ قائم کس طرح سے ہیں — کہ اس کا علم بھی دیکھا سبھی نہج البلاغہ میں

نبیؐ کے دین کی باتیں نبیؐ کے حسن کے چرچے — خدا کا ذکر بھی پایا سبھی نہج البلاغہ میں

❁ ❁ ❁ ❁

خورشید نگار شمع

ادبی نام: نگار

تاریخ پیدائش: ۱۲؍فروری ۱۹۷۳ء

مقام پیدائش: جلال پور، اکبر پور، امبید کر نگر، اتر پردیش، انڈیا

تعلیم: ایم اے، بی ایڈ، یو.جی سی، NET

پیشہ: تدریس، ذاکری، شاعری

تصنیفات؍تالیفات: نظم ونثر میں مختلف تخلیقات

خیال وفکر جب ساکن ہوئے تاروں کی بستی کے　　نظر آنے لگے جگنو فضائل کی تجلّی کے
میں کیسے دیکھ پاؤں نور عصمت کی درخشانی　　دُھند لکے چھائے ہیں چاروں طرف کوتاہ بینی کے
مگر اے کاش ہو جائے کرم ساقیِٔ کوثر کا　　تو پھر لبریز ہو جائیں گے کاسے شعر گوی کے
یقیناً کشتیٔ ادراک کو مل جائے گا ساحل　　وسیلے ہیں بہم مشکل کشا کی بادبانی کے
زمانہ آئے بابِ علم کی خیرات لے جائے　　زمانے کے لئے دعوت ہیں یہ دعوے سلونی کے
وہ جو کہ معرفت نقطے کی ہی حاصل نہ کر پائے　　نہیں کھلتے ہیں در ان کیلئے قرآن فہمی کے
اجالے کسب کرتے ہم اگر نہج البلاغہ سے　　نہیں ہوتے اندھیرے زندگی میں کسمپرسی کے
نگارؔ انسان کی پہچان اس کی گفتگو سے ہے　　سخن سنجی نے کھولے در تمہاری نیک نامی کے

❁❁❁❁

عباس رضا

ادبی نام: نیّر جلال پوری

تاریخ پیدائش: ۳۰؍جون ۱۹۷۶ء

مقام پیدائش: جعفرآباد، جلال پور، اکبرپور، امبیڈکر نگر، یوپی، انڈیا

تعلیم: صدرالافاضل، سلطان المدارس، لکھنؤ، واعظ، مدرسۃ الواعظین، لکھنؤ LLB&PHD

پیشہ: تدریس (صدر شعبۂ اردو، لکھنؤ یونیورسٹی)

تصنیفات؍تالیفات: [۱] دریا چودہ لہروں کا (مجموعہ مناقب) [۲] رثائی تنقیدیں (تنقیدی مضامین) [۳] تشنگی (مجموعہ سلام) [۴] میر انیس مونوگراف (تحقیق و تنقید) [۵] گلاب (مجموعہ مراثی)

جلائے چاند نے کعبے میں یہ کہہ کر دیئے گھی کے
علیؑ کے علم نے رستے دکھائے ہیں ترقی کے

علیؑ کے بوذر و فضہ نے بانٹے ہیں زمانے کو
ورق چاندی کے، سونے کے قلم، الفاظ موتی کے

بشر فرش زمیں کے مانتے ہیں بوتراب ان کو
علیؑ پر رشک کرتے ہیں ملک عرش الٰہی کے

ملے قرآن اور نہج البلاغہ اس طرح ہم کو
ہو جیسے علم کا سلطان ساتھ اپنے سپاہی کے

علیؑ کی منقبت کے واسطے قربان ہیں نیّر
سبھی اردو کے مجموعے سبھی دیواں عربی کے

❁ ❁ ❁ ❁

سیدہ تطہیر فاطمہ کاظمی

ادبی نام: ہما کاظمی

تاریخ پیدائش: ۸/اگست ۱۹۹۰ء

مقام پیدائش: حویلی کلاں، حضرت پور، ضلع بارہ بنکی، اتر پردیش، انڈیا

تعلیم: فارغ التحصیل از جامعۃ الزہرا، لکھنؤ

فضائل لکھ رہی ہوں میں خدا کی اک نشانی کے — سمندر کر عطا یا رب علیؑ کی مدح خوانی کے

اندھیرے قید کر سکتے نہیں نور امامت کو — اُگے ہیں یا علیؑ سورج ترے ہر سو تجلی کے

جو اپنے بچپنے میں چیر ڈالے کلۂ اژدر — بھلا کیا ہوں گے جوہر ایسے بچے کی جوانی کے

علیؑ ہیں نقطۂ با اور علیؑ ہیں بائے بسم اللہ — "علیؑ ہی جانتے ہیں راز ورشتے حرف ومعنی کے"

نظر آئیں گے ہر رخ سے علیؑ ابن ابی طالب — مطالب غور سے دیکھو اگر سبع مثانی کے

غدیر خم میں اعلان ولایت سے ہوا ثابت — علیؑ ہی مستحق ہیں بس نبی کی جانشینی کے

علیؑ کے سر پہ بس تاج ولایت زیب دیتا ہے — علیؑ لائق ہیں بس دونوں جہاں کی بادشاہی کے

اکھاڑا جب درخیبر علیؑ نے اپنے ہاتھوں سے — تو بوسے لے لئے جبریل نے دست الٰہی کے

سوائے مرتضیٰ ہے کون اتنے علم کا حامل — ہمآ دعوے کرے جو جاکے منبر پر سلونی کے

❁ ❁ ❁ ❁

متفرقات کا گلدستہ

؎ تو معرفت کا دل ہے، تو حکمت کا ہے دماغ (جوش)

نہج البلاغہ کی عظمت و اہمیت اور تعلیمات کو شعری ادب میں عام کرنے کے لیے جہاں عصرِ حاضر کے شعراء نے کلام عطا کیا وہیں گزشتہ شعراء کے جس کلام تک رسائی ہوئی اسے بھی اس کتاب میں شامل کیا گیا۔ اس تلاش کے دوران بعض شعراء کے کلام میں کہیں ایک شعر یا ایک مصرع میں لفظِ نہج البلاغہ ملا تو مناسب سمجھا کہ اُسے بھی زینتِ کتاب بنالیا جائے۔ اس وقت یہ کوشش بالکل ابتدائی مراحل میں ہے اس لیے گزارش ہے کہ کسی قاری کو نہج البلاغہ سے متعلق کسی شاعر کا کلام ملے یا موجودہ دور میں کوئی شاعر نہج البلاغہ پر کوئی کلام کہے تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اُسے شامل کیا جائے۔

1۔شادؔ عظیم آبادی متوفیٰ 1927ء

قدیم شعراء میں سے جن کے کلام میں ہمیں لفظ نہج البلاغہ دکھائی دیا وہ شادؔ ہیں۔ "ولائے حیدر" کے عنوان سے ایک منقبت کے ایک مصرعے میں فرماتے ہیں: ؎

دکھائی راہ حق قرآن یا نہج البلاغت نے ①

اس مصرع سے معلوم ہوتا ہے کہ شادؔ نے نہج البلاغہ کا بغور مطالعہ کیا ہے۔

حضور شادؔ صاحب صرف صفِ اوّل کے مرثیہ نگار نہیں تھے بلکہ عربی وفارسی پر مع اردو ادب کے عبور تھا۔ ان کی "فکرِ بلیغ" اور "پیمبرانِ سخن" معروف و مستند کتابیں ہیں۔

ایک مقام پر شادؔ امامؑ کے علم کے بارے میں لکھتے ہیں: ؎

جو تجھ سے ہوا منحرف اے مرکزِ علم سچ پوچھو تو خانۂ خدا سے بھی پھرا

① شعرائے اردو اور عشق علیؑ، ص ۸۶۸

2۔نجم آفندیؔ متوفیٰ 1975ء

ہم عصر شعراء سے جناب نجم آفندیؔ نے دو مقامات پر لفظ نہج البلاغہ استعمال کیا۔ایک سلام میں فرماتے ہیں:ـــ

کہتی ہے جسے فکر و نظر نہجِ البلاغہ — رندوں کی زبان میں ہے وہ میخانہ علیؑ کا

ایک اور سلام میں فرماتے ہیں:ـــ

کون سمجھے گا بھلا نہج البلاغہ کا مقام — مل گئی تحریر جب قرآن کی تحریر سے

3۔افتخار عارف صاحب

موجودہ دور کے مشہور شاعر جناب افتخار عارف صاحب ایک مرثیہ کے دو اشعار میں لفظ نہج البلاغہ لائے۔ فرماتے ہیں:ـــ

خود بلاغت جس پر نازاں ہو کلام ایسا تو ہو — صاحبِ نہج البلاغہ کا غلام ایسا تو ہو

صاحب نہج البلاغہ کون؟ بابِ شہرِ علم — جس کو مولا خود کہیں مولا ، امام ایسا تو ہو

گذشتہ و موجودہ شعراء میں سے نہج البلاغہ کے نام کے بغیر بڑی تعداد نے معرفتِ امیر المومنینؑ میں علمِ علیؑ، دروازۂ علم، خزانۂ علم اور مرکزِ علم جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یہاں ایسے اشعار کو پیش کیا جاتا ہے۔

4۔میر حسن متوفیٰ 1727 فرماتے ہیں:ـــ

مدینہ ہے وہ علم کا جان پاک — خدا اس کے در پر کرے ہم کو خاک

در اس کا ہے وہ جو علیؑ ولی — وہ ہے شیرِ حق اور وصیِ نبیؐ

5۔شیخ غلام ہمدانی مصحفیؔ متوفیٰ 1824ء کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:ـــ

سو مدح کرتا ہوں اب اُس شخص کی جو ہے — درِ مملکتِ بلاغت علَم آرائے طبیعت

در عِلم کا جس کو کہ محمدؐ نے کہا ہو — اس در سے نہ کیوں فیض سخن پائے طبیعت[۱]

---

[۱] شعرائے اردو اور عشق علیؑ، ص ۴۱۴

ایک شعر میں فرماتے ہیں: ؎

آئندگان کیوں نہ تیری التجا کریں　　ہے علم کا مدینہ پیمبرؐ تو، تو ہے باب

6۔میر ببر علی انیس متوفیٰ 1874ء: ؎

رسولؐ کہتے تھے بازو پکڑ کے حیدر کا　　خزینہ علم کا تو میں ہوں اور باب یہ ہے

7۔مرزا سلامت علی دبیر متوفیٰ 1874ء ایک رباعی میں امام علیہ السلام کے دنیا سے تعلق کو بیان کرتے ہیں: ؎

بن بن کر ہزار بار آئی دنیا　　پر چشمِ علیؑ میں نہ سمائی دنیا

جتنا کہ اُٹھایا درِ خیبر کو بلند　　نظروں سے اُسی قدر گرائی دنیا[۱]

8۔میر محمد نواب مونس متوفیٰ 1875ء:

میر انیس کے سب سے چھوٹے بھائی ایک نظم میں فرماتے ہیں: ؎

دانندۂ علوم خفی و جلی علی　　احمد کا روزداں تو خدا کا ولی علیؑ

9۔سید مظفر علی اسیرؔ متوفیٰ 1882ء

اپنے ایک قصیدے میں "کلامِ حیدرؑ" چند اشعار میں استعمال کیا: ؎

خدا کا حکم، پیمبرؐ کا قول ہے بے شک　　کلام ختم رسل ہے کلام حیدرؑ کا

علیؑ کے قول پیمبرؐ کے قول ہیں بے شک　　کلام حق میں ہے شامل کلام حیدرؑ کا

10۔واجد علی شاہ متوفیٰ 1887ء ایک غزل میں لکھتے ہیں: ؎

شرحِ مصحفِ حکمِ ناطق ہے بیانِ مرتضیٰؑ　　اور کلیدِ دُرج رازِ حق زبانِ مرتضیٰؑ

واجد علی شاہ اپنی مشہور مثنوی "حزنِ اختر" میں جوانھوں نے قید کے دوران لکھی تھی، کہتے ہیں:

؎　　وہ ہے وارثِ علمِ خیر البشر

---

[۱] شعراء اردو ص ۷۵۷

ایک شعر میں کہتے ہیں:ـــ

شجاع و دلیر و جری صف شکن سخی و حلیم و غنی خوش سخن

11۔میر مہدی مجروح متوفیٰ 1903ء فرماتے ہیں:ـــ

ان کے نزدیک ہے مُردے کا جِلانا اک بات معجزہ ان کی ہے گفتار و کرامت ہے سخن
اللہ اللہ وہ حضرت کے سخن ہائے بلیغ سامنے جس کے زبانِ فصحاء الکن

12۔اکبرالہ آبادی متوفیٰ 1921:ـــ

دکھا رہی ہے یہ نکتہ ہماری طبع سلیم علیؑ کی تم میں جگہ ہوتو بس وہ ہے تعلیم

اکبرالہ آبادی نے کیا خوبصورت پہلو نکالا کہ ت اور م کے درمیان علیؑ کا لفظ آئے تو تعلیم بنتا ہے اور معنوی طور پر یہ پہلو نکلتا ہے کہ اگر حب علیؑ کو دل میں جگہ دی جائے تو تب حقیقی تعلیم ہے۔

13۔عزیز لکھنوی متوفیٰ 1935ء:ـــ

سرچشمہ فصاحت کا گھٹی میں ملا جس کو چوسی ہے زباں جس نے دن رات پیمبرؐ کی

ایک مصرع ہے:ـــ

سرگرم رجز خوانی وہ اَفصحِ عالم ہے [۱]

14۔علامہ اقبال متوفیٰ 1938ء

علامہ اقبالؒ فقط شاعر ہی نہیں بلکہ مفکرِ اسلام تھے۔اقبال نے امیرالمومنینؑ کی مدحت میں کتنا اور کیا لکھا اس پر چند کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

اقبال اپنے فارسی کلام "اسرارِخودی" میں 59 اشعار کی ایک طویل نظم کا عنوان بناتے ہیں:

"علی مرتضیٰؑ کے اسماء کے رازوں کی شرح"

---

[۱] شعرائے اردو ص۔ ۴۲۷

اس نظم میں اقبالؔ کلامِ علیؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:ـ

قوتِ دینِ مبین فرمودہ اش　　کائنات آئین پذیر از دودہ اش

آپؑ کے فرامین دینِ مبین کی قوت کا سبب ہیں۔ کائنات نے آپؑ کی اولاد سے آئین ودستور لیا۔

اس نظم کے ایک مصرعے میں لکھتے ہیں:ـ

ذاتِ او دروازۂ شہرِ علوم

آپ کی ذات علوم کے شہر کا دروازہ ہے۔

اقبال اپنی فکر اور روح کی روزی حضرت علیؑ کو قرار دیتے ہیں۔ـ

جہاں سے پلتی تھی اقبالؔ روح قنبر کی　　مجھے بھی ملتی ہے روزی اُسی خزینے سے

15۔بیخود موہانی متوفیٰ 1940ء لکھتے ہیں:ـ

تو نورِ الٰہی کا پرتو ہے ہر آئینہ!!　　اور علمِ الٰہی کا مخزن ہے ترا سینہ

16۔صفی لکھنوی متوفیٰ 1950ء ایک منقبت میں فرماتے ہیں:ـ

سینہ اس کا خزینۂ علم　　حیدر بابِ مدینۂ علم [1]

ایک جگہ فرماتے ہیں:ـ

مانند رسولؐ جس کا سینہ　　اصنافِ علوم کا خزینہ

شاعر، نثار، ادیب، واعظ　　دریائے نصائح و مواعظ

فارس بھی، دبیرِ محترم بھی　　قبضے میں سیف بھی قلم بھی

17۔جوشؔ ملیح آبادی متوفیٰ 1982ء

عصر حاضر کے شعراء میں سے جوشؔ ملیح آبادی نے امیر المومنینؑ کے علم وفکر کو اپنے مخصوص انداز و خوبصورت الفاظ میں متعدد بار بیان کیا۔

[1] شعرائے اردو اور عشق علیؑ ص ۱۸۷

جوش کی 110 بند پر مشتمل طویل مسدّس طلوعِ فکر ہے۔ یہ امیر المومنینؑ کے چودہ سو سالہ جشن ولادت کے موقع پر 13 رجب 1957 میں کراچی کے ایک اجتماع میں پیش کیا گیا۔ اس میں جوشؔ نے کہیں نہج البلاغہ کا نام تو نہیں لیا ہے مگر نہج البلاغہ کے اہم موضوع توحید کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا گویا نہج البلاغہ کا منظوم ترجمہ فرما رہے ہیں۔

اس نظم میں جوشؔ نے امامؑ کے لیے خِرد کا علَم، کنزِ علوم، تاجدارِ معارف، روحِ خطابت، دلیلِ وجودِ خدا، منبر پر آفتاب، شہرِ ادب، کُلاہِ علم اور الاَعلَم جیسے القاب استعمال کیے۔ نہج البلاغہ کے مفاہیم اس مسدس میں کیسے بیان ہوئے کچھ بزرگ علماء کرام سے اس کام کی درخواست کی جائے گی۔ اس مسدس کے کچھ اشعار یا مصرعے ملاحظہ کریں۔؎

خود سے کتابِ علم کے کھلنے لگے ورق　　نکلا حریمِ حرف سے ہر معنیٔ ادق [۱]
اک دورِ علم و فکر کا آغاز ہو گیا

ہوتا نہ تو، تو سان نہ چڑھتی یقین پر　　قرآن کی زبان نہ کھلتی زمین پر
تو ہاتھ ہے خدا کا قلم ہے رسولؐ کا

اے صدق کے محیط، حقائق کے آبشار　　اے حق کے بادشاہ معارف کے تاجدار
اے علم کے خدیو تفکر کے شہریار　　نوعِ بشر کو فکر و عمل کی طرف پکار
عرفاں کا تو شکوہ، رسالت کی آبرو

منبر پر آفتاب تکلم عیاں ہوا　　محرابِ حق میں روحِ خطابت ہوئی عیاں
تاباں ہوئے علوم، درخشاں ہوئے عقول

پایا سخن کے جام نے افشردہ ہلال　　برسا ادب کے باغ پہ خورشید کا زلال

[۱] عرفانیاتِ جوش ص ۸۳

جوش نے ایک منقبتی نظم "اے مرتضیٰؑ" میں بھی ایسے مفاہیم بیان کیے ہیں۔

اے مرتضیٰ مدینۂ علمِ خدا کے باب اسرارِ حق ہیں، تیری نگاہوں پہ بے نقاب[۱]

تو معرفت کا دل ہے، تو حکمت کا ہے دماغ

عرفان کی سلطنت میں نہیں تجھ سا تاجدار

امامؑ کے ایک فرمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس مسدّس میں فرماتے ہیں:

یہ قول ہے کلید درِ کائنات کی یعنی اجل ہے خود ہی محافظ حیات کی

جوش کے کلام کا اختتام جوش کے ان جملوں پر کرتے ہیں۔

۔۔۔لیکن انسانی تاریخ میں علیؑ کا ہاتھ وہ تنہا جامع اضداد ہاتھ تھا، جو تلوار اور قلم دونوں کو مساوی روانی کے ساتھ چلا سکتا تھا۔ (یادوں کی برات)

اس حصے میں کتاب "شعرائے اردو اور عشقِ علیؑ" ضمیر اختر نقوی اور "عرفانیاتِ جوش" ہلال نقوی سے کافی استفادہ کیا گیا۔

آئیں! نوجوان شعراء و ادباء جس خزانے سے قنبر و اقبال علم و فکر کی روزی لیتے ہیں اور جسے جوش "کنزِ علوم، کاشفِ سرّ، کعبۂ یقین" کے لفظوں سے یاد کرتے ہیں، اس کے در سے یوں سوال کریں:

دے میرے تکلم کو بھی طرماح[۲] کی خو بو

یعنی امیرِ بیان کے کلام نہج البلاغہ کو محورِ سخن بنائیں۔ پیامِ امامؑ کو عام کریں۔ نہج البلاغہ میں سے علی علیہ السلام کی درد بھری آہیں سنیں اور سنائیں اور علیؑ کو لگے زخم زبان پر مرہم لگائیں۔ اسے ساقی کہا تو اس چشمۂ علم سے مشکیزے بھر کر تشنگانِ علم اور جویانِ حکمت کی پیاس بجھائیں۔

---

[۱] عرفانیاتِ جوش ص ۵۵

[۲] طرماح معروف شاعر و امام علی و حسنین ع کے شیعہ تھے۔

نہج البلاغہ اور عرب شعراء

نہج البلاغہ کو سید رضیؒ نے سن 400ھ میں جمع و مدوّن کیا۔ اس عظیم الشان کتاب کے بارے میں سب سے پہلی نظم یعقوب بن احمد (متوفیٰ 474ھ) نے کہی، جس کے بعد ان کے فرزند حسن بن یعقوب اور شاگرد علی بن احمد نے بھی منظوم کلام پیش کیا۔ یہ ابتدائی تینوں شعری تاثر نہج البلاغہ کے قدیم نسخوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کا تذکرہ محققِ نہج البلاغہ، سید عبدالعزیز طباطبائیؒ نے اپنی ایک محققانہ تحریر میں نہایت وضاحت کے ساتھ کیا ہے۔

علامہ آقا بزرگ تہرانیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف الذریعہ کی جلد چہارم میں نہج البلاغہ کے تراجم و شروح کا ذکر کرتے ہوئے بعض شعری نمونے بھی درج کیے ہیں۔ اسی طرح علامہ تقی شوستریؒ نے اپنی عظیم شرح نہج البلاغہ (چودہ جلدوں پر مشتمل) کی پہلی جلد میں چھبیس ایسے عرب شعراء کا کلام جمع کیا ہے جنہوں نے اس کتاب کے اثر و عظمت کو منظوم صورت میں بیان کیا۔

مدت سے یہ خواہش دل میں تھی کہ ان عربی اشعار کا اردو قالب بھی سامنے آئے تاکہ ہمارے اہلِ ذوق اور نوجوان اہلِ قلم ان تاثرات سے براہِ راست بہرہ مند ہو سکیں اور یہ جان سکیں کہ عرب شعراء نے نہج البلاغہ کے بحرِ معانی سے کس طرح استفادہ کیا۔ خوش قسمتی سے جناب مولانا نور ہاشم صاحب نے بڑی محبت اور محنت سے ان کا اردو ترجمہ انجام دیا۔ انہی میں سے بارہ منتخب منظومات پیشِ خدمت ہیں، تاکہ اردو کے قارئین کو اس علمی و ادبی سرمایہ کا کچھ اندازہ ہو سکے۔

ان شاء اللہ مکمل عربی متون بھی جلد ہی زیورِ طبع سے آراستہ ہوں گے۔

۱: یعقوب بن احمدِ نیشاپوری، تاریخ وفات: ۴۷۴ ہجری

عربی میں جو اولین کلام میسر ہوا وہ یعقوب بن احمدِ نیشاپوری کا کلام ہے۔ خراسان کے اس جلیل القدر فاضل وشاعر نے جن اشعار میں نہج البلاغہ کی شان وشوکت کو لفظوں کا جامہ پہنایا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نَهجُ البَلاغَةِ نَهجٌ مَهْيَعٌ جُدَدٌ   لِمَنْ يُرِيدُ عُلُوّاً ما لَهُ أَمَدُ

نہج البلاغہ ایک ایسا واضح راستہ ہے جو ہمیشہ تازہ رہتا ہے۔ جسے بلندی ورفعت چاہیے، اس کیلئے یہ ایسی بلندی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

يا عادِلاً تَبغِي بالهَوى رَشَدا   اعدِل إليهِ ففيهِ الخيرُ و الرَّشَدُ

اے وہ شخص جو خواہشِ نفس کے ذریعے ہدایت ڈھونڈ رہا ہے! اس (نہج البلاغہ) کی طرف آجاؤ، کیونکہ اسی میں بھلائی اور ہدایت ہے۔

وَاللهِ وَاللهِ التّارِكِيهِ عَمُوا   عَن شافِياتٍ عِظاتٍ كُلُّها سَدَدُ

خدا کی قسم! خدا کی قسم! اسے (نہج البلاغہ) چھوڑنے والے تاریکی میں رہ جاتے ہیں، شفا دینے والی نصیحتوں سے، جو سب درستگی پر ہیں۔

كَأَنَّها العِقدُ مَنظوماً جَواهِرُها   صَلّى عَلى ناظِمِها رَبنَا الصَّمَدُ

گویا یہ (نہج البلاغہ) ایک ہار ہے جس میں قیمتی جواہرات پروئے گئے ہوں، ہمارا ربِّ صمد اس کے ناظم پر رحمت ودرود نازل کرے۔

ما حالَهُم دونَها إن كُنتَ تُنصِفُني   إلّا العَنودُ و إلّا البَغيُ و الحَسَدُ

اگر تم انصاف کرو تو اس (نہج البلاغہ) تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں سوائے ضدی، سرکش اور حسد کرنے والوں کے۔

۲: حسن بن یعقوب بن احمد بن محمد نیشاپوری، تاریخ وفات: ۵۱۷ ہجری

یہ جلیل القدر شاعر ماقبل کلام کے ناظم یعقوب بن احمد کے فرزند تھے، نہج البلاغہ کی عظمت ورفعت کے

متعلق ان کے اشعار پیش ہیں۔

نهجُ البلاغةِ دَرجٌ ضَمَّنَهُ دُرَرٌ   نهجُ البلاغةِ روضٌ جادَهُ دُرَرٌ

نہج البلاغہ ایک ایسا صندوق ہے جس میں موتیوں کو سمیٹ لیا گیا ہے۔ نہج البلاغہ ایک ایسا باغ ہے جس پر موتیوں کی بارش برسی ہے۔

نهجُ البلاغةِ وَشْيٌ حاكَهُ صُنْعٌ   مِن دونِ موشِيَةِ الدِّيباجِ وَالحِبَرِ

نہج البلاغہ ایک معدن ہے جس میں سونے کا نقش ہے جسے خود (خدا کی) صنعت نے بُنا ہے، ریشم اور رنگین کپڑوں کی سجاوٹ کے بغیر۔

أو جَوْنَةٌ مُلِئَتْ عِطراً إذا فُتِحَتْ   خَيْشُومُنا فَغَمَدَتْ ريحٌ لها ذَفرُ

یا پھر یہ ایک ایسا ڈبہ ہے جو خوشبو سے بھرا ہو، جب وہ کھولا جائے تو ہماری ناک میں وہ خوشبو بھر جائے جس کی مہک ہر طرف پھیلتی رہے۔

صَدَّقتُكُمْ سادَتِي وَالصِّدْقُ عادَتُنا   وَهذِهِ شيمَةٌ ما عابَها بَشَرُ

میں نے آپ حضرات کی تصدیق کی ہے، اور سچائی تو ہماری عادت ہے۔ اور یہ ایسی خصلت ہے جسے کسی بشر نے کبھی عیب نہیں کہا۔

صَلَّى الإلهُ على بَحرٍ غَوَارِبُهُ   رَمَتْ بِهِ نُحورَنا ما لألأ القمر

رحمتِ خدا اس بحر پر جس نے موتی اپنے اندر چھپائے ہیں اور جس پر دل ایسے جھکے ہیں جیسے مہتاب اپنی روشنی بکھیرتا ہے۔

۳: علی بن احمد الفنجکر دی نیشاپوری تاریخ وفات: ۵۱۳ ہجری

یہ تیسرا کلام اس عظیم شاعر کی ہے، جو اولین کلام کے ناظم یعقوب بن احمد کے شاگرد تھے؛ عظمت نہج البلاغہ پر ان کے یہ اشعار ہیں۔

نَهْجُ البَلاغَةِ مِنْ كَلامِ المُرْتَضى   جَمَعَ الرَّضِيُّ المُوسَوِيُّ السَّيِّدُ

نہج البلاغہ، حضرت مرتضیٰؑ (علیؑ) کے کلام سے ہے، جسے سید رضی موسوی نے جمع کیا۔

بهرُ العُقولِ بِحُسنِهِ وبَهائِهِ كَالدُّرِ فَصلٌ نَظْمُهُ بِزُبَرْجَدِ
اس کے حسن و جمال نے عقلوں کو حیران کر دیا، گویا موتیوں کی لڑی ہے جو زمرد سے پروئی گئی ہو۔

اَلْفَاظُهُ عَلوِيَّةٌ لَكِنَّهَا عَلوِيَّةٌ حَلَّتْ مَحَلَّ الفَرْقَدِ
اس کے الفاظ علوی ہیں، مگر حقیقت میں علوی ایسے کہ آسمان کے درخشاں ستارے کی جگہ پر جلوہ گر ہوئے۔

فِيهِ لِاَرْبابِ البَلاغَةِ مُقْنِعٌ مَنْ يُغْنِ بِاسْتِظْهَارِهِ يَسْتَسْعِدُ
اس میں اہلِ بلاغت کے لیے کافی سرمایہ ہے، جو اسے حفظ کرے، وہ سعادت پاتا ہے۔

العُيُونُ إِلَيْهِ صُوَراً إِنْ تَلا وَتَرَى مِنْهُ كِتَاباً رَائِعاً فِي مَشْهَدِ
جب وہ قرآن پڑھتا ہے تو ساری آنکھیں اسی پر جم جاتی ہیں اور اس کی زبان سے گویا ایک عظیم کتاب روشن محفل میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

اَعْجَبَ بِهِ كَلِمَاتُهُ قَدْ نَاسَبَتْ كَلِمَاتِ خَيْرِ النَّاسِ طُرّاً اَحْمَدَ
اس کے الفاظ باعثِ تعجب ہیں کہ یہ ایسے ہم آہنگ ہیں، جیسے تمام انسانوں کے سب سے بہتر، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات۔

نِعْمَ المَعِينُ عَلَى الخِطَابَةِ لِلفَتَى وَبِهِ إِلَى طُرُقِ الفَصَاحَةِ يَهْتَدِي
یہ نوجوان کے لیے خطابت میں بہترین مددگار ہے، اور اسی سے فصاحت کی راہیں کھلتی ہیں۔

وَاَجِدُ يَعقُوبَ بْنَ اَحمَدَ ذِكرَهُ بِعُلُوِّ هِمَّتِهِ وَطِيبِ المَولِدِ
میں دیکھتا ہوں کہ یعقوب بن احمد نے اپنی بلند ہمتی اور پاکیزہ نسل کی بدولت اس کا ذکر کیا۔

وَدَعَا إِلَيهِ مُخلِصاً اَصحَابَهُ فِعلَ الحَنِيفِيِّ الكَرِيمِ المُرشِدِ
اور اس نے اپنے اصحاب کو اخلاص کے ساتھ اس کی طرف بلایا، جیسے ایک حنیف و کریم اور رہنمائی کرنے والا شخص بلاتا ہے۔

العَاقِلُ النُّدْبُ الاَدِيبُ المُكتَسِي لَيسَ العَفَافَ النَّاصِحَ المُتَوَدِّدَ
عاقل، شجاع، ادیب، اور (خوبیوں سے) آراستہ شخص وہ نہیں ہے جو محض پاکدامن، خیرخواہ اور محبت کرنے والا ہو۔

ثُمَّ ابنُهُ الحَسَنُ المُوَفَّقُ بَعدَهُ فِيهِ بِسُنَّتِهِ الرَّضِيَّةِ يَقتَدِي
پھراس کے بعد اس کا فرزند حسن، کامیاب ہوا، جو اس (پدر کی) پسندیدہ سنت پر عمل پیرا ہوا۔

کَم نُسخَةٍ مَقرُوءَةٍ حَصَلَتْ بِهِ مَسمُوعَةَ الأُوَلِي النُّهَى وَالسُّؤدُدِ
کتنے ہی پڑھنے لائق نسخے اس (کتاب/اثر) کے ذریعے حاصل ہوئے، جو صاحبانِ عقل وفضیلت نے سن کر محفوظ کیے۔

يَا رَبِّ قَرِّبهُ وَاَكرِم نُزُلَهُ وَاحشُرهُ فِي رَهطِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
اے پروردگار! اسے (ممدوح کو) اپنے قریب کر اور اس کے ٹھکانے کو عزت عطا کر، اور اسے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گروہ میں محشور فرما۔

وَاَطِل بَقَاءَ سَلِيلِهِ الحَسَنِ الفَتَى فِينَا بِرَغمِ الكَاشِحِينَ الحُسَّدِ
اور اس کے نیک فرزند حسن کی عمر ہمارے درمیان دراز فرما، حسود دشمنوں کے کینے اور بغض کے باوجود۔

خُذهُ اَبَا الحَسَنِ الفَتَى مُستَمسِكاً بِعُرَاهُ وَارْقَ إِلَى المَجَرَّةِ وَاصعَدْ
اے ابوالحسن جوان! اس (کتاب/نسب/دین) کو مضبوطی سے تھام لو، اور بلندیوں کی طرف، کہکشاں تک، اوپر چڑھتے چلے جاؤ۔

وَاسهَرْ وَصِلْ وَصُم وَذَاكِرْ وَاستَطِرْ وَاحفَظْ وَبِرَّ وَزَكِّ وَاسلَمْ وَاسعَدْ
جاگو (عبادت میں)، صلۂ رحمی کرو، روزے رکھو، ذکر کرو اور علم پھیلاؤ، محفوظ رہو، نیکی کرو، پاکیزگی اختیار کرو، سلامتی میں رہو اور سعادت حاصل کرو۔

۴: قطب الدین محمد بن مسعود بن محمد الکیدری النیشابوری، تاریخ وفات: ۵۵۷ ہجری

اس عظیم فاضل وسخنور کے کلام میں سے نہج البلاغہ کی عظمت وجلال کے بیانگر اشعار پیش کر رہے ہیں۔

نَهجُ البَلاغَةِ نَهجُ كُلِّ مُسَدَّدٍ نَهجُ المَرامِ لِكُلِّ قِرْمٍ اَمجَدِ
نہج البلاغہ ہر سیدھے راستے پر چلنے والے کے لیے راہ ہے، اور ہر بلند مرتبہ، عظمت والے مرد کے مقصد تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

يا مَنْ يَبِيتُ وَهَمُّهُ دَرْكَ العُلَى فَاسْلُكْهُ تَحْظَ بِما تَرُومُ وَتَزْدَدِ
اے وہ جو شب بھر بلندی کی جستجو میں رہتا ہے! اس کتاب کی راہ اختیار کرتا کہ مقصد حاصل کرے اور کمالات میں اضافہ ہو۔

إنْسانُ عَيْنٍ لِلعُلومِ بِأَسْرِها مَضْمُونُهُ وَذَوُو البَصائِرِ شَهِدُوا
یہ (کتاب) تمام علوم کی آنکھ ہے، ان سب کا جوہر اس میں جمع ہے، اور صاحبانِ بصیرت اس پر گواہی دیتے ہیں۔

بَهَرَ النُّجُومِ الزُّهْرِ بَلْ شَمْسِ الضُّحى مَعْنىً وَأَلْفاظاً بِرَغْمِ الحَسَدِ
اس کے الفاظ اور معنی کی روشنی چمکتے ستاروں سے بڑھ کر بلکہ سورج کی مانند ہے، خواہ حسد کرنے والوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

يَنْبُوعُ مَجْمُوعِ العُلومِ رُمِيَ بِهِ نَحْوَ الأنَامِ لِيَقْتَفِيَهُ المُهْتَدِي
یہ تمام علوم کا چشمہ ہے جو لوگوں کی طرف روانہ کیا گیا، تا کہ ہدایت پانے والا اس کی پیروی کرے۔

فِيهِ لِطُلّابِ النِّهاياتِ مَقْنَعٌ فَلْيَلْزَمَنَّهُ ناظِرٌ مُسْتَرْشِدِ
اس میں حقیقت و مقصد کے طالب کے لیے کفایت ہے، لہٰذا جو یائے ہدایت کو لازم ہے کہ اسے اختیار کرے۔

صَلّى الإلَهُ عَلى مُنَظِّمِهِ الَّذِي فاقَ الوَرى بِكَمَالِهِ وَالْمُحَمَّدِ
اللہ درود بھیجے اس کے مرتب کرنے والے پر، جو اپنی کمالات اور اپنی محمدی نسبت کے سبب تمام لوگوں پر فائق ہے۔

۵: افضل الدین حسن بن فادار قمی، تاریخ وفات: چھٹی صدی ہجری

فقہ و علوم دینی میں ممتاز اور شہرۂ آفاق اس شاعر کے نہج البلاغہ کی عظمت و جلال کو بیان کرنے والے اشعار درج ذیل ہیں:

مُتَصَفِّحُ نَهْجِ البَلاغَةِ وارِدٌ عَلَلا يَزِيدُ عَلَى الأَلَذِّ البارِدِ
جو شخص نہج البلاغہ کا مطالعہ کرے، اسے ایسا لطف حاصل ہوگا جیسے پیاسا ہر گھونٹ میں ٹھنڈا پانی پیتا ہے، بلکہ زیادہ لذت انگیز۔

وارِدٌ شُرْبَ بَلاغَةٍ لاقی بِهِ رِيّاً غَلِيلَ مُوافِقٍ وَمُعانِدِ
وہ بلاغت کے چشمے سے سیراب ہونے والا ہے، جس کی بدولت دوست اور دشمن دونوں کی تشنگی بجھ جاتی ہے۔

مُتَنَزَّهٌ فِي رَوْضَةٍ قَدْ نُوِّرَتْ جَنَباتُها بِشَواهِدٍ وَشَوَارِدِ
یہ ایک ایسے باغ کی سیر ہے، جس کے اطراف و کنارے دلائلِ محکم اور نکاتِ نادر سے روشن ہیں۔

وَمَسارِحُ نَشْرِ الحَيا بِأَعْرَاصِها راياتُهُ فَمَلأْنَ عَيْنَ الرَّائِدِ
اس کے میدانوں میں زندگی کی بارشیں پھیلتی ہیں، اور اس کے جھنڈے لہراتے ہیں جو ہر متلاشی آنکھ کو سیراب کر دیتے ہیں۔

حُكْمٌ عَلَيْها مَسْحَةُ العِلْمِ الإِلَهِيِّ المُصَفَّى مِنْ مَعابِ النَّاقِدِ
اس پر الٰہی علم کی ایسی چھاپ ثبت ہے، جو ہر عیب اور نقاد کے اعتراض سے پاک و منزہ ہے۔

دُرَرٌ بِها عَبَقَ النُّبُوَّةُ فَاغِمٌ إِذْ كانَ سُقْياها بِماءٍ واحِدِ
اس کے موتیوں میں نبوت کی خوشبو مہک رہی ہے، کیونکہ اس کا سارا فیض ایک ہی چشمے (وحیِ واحد) سے سیراب ہے۔

قَرِينُ مَرَقٍ بَلاغَةٍ لِمُرِيدِها وَفُتِحْنَ مُغْلَقَ بابِها لِلرَّاشِدِ
یہ بلاغت کے لباس کا قرین ہے، جو طالبین کے لیے تیار ہے، اور اس کے دروازے کے قفل ہدایت یافتہ لوگوں پر کھل جاتے ہیں۔

وَمَواعِظٌ وَزَواجِرُ وَمَراشِدُ وَفَوائِدُ وَتَوائِمُ فَوارِدِ
یہ مواعظ، تنبیہات، ہدایت کے راستے، فوائد اور یکجا بہتے ہوئے چشموں کی مانند فیوضات پر مشتمل ہے۔

۶: شیخ جعفر الہلالی، تاریخ وفات: ۱۴۴۰ ہجری

مندرجہ ذیل اشعار کے نگار یہ فاضل عالم ہیں، جو سخنور کے طور پر مشہور تھے۔

يا بُناةَ العِرفانِ في دَولةِ الإِسلامِ أَنتُم عِمادُنا المَذخورُ
اے معرفت و عرفان کے معمارو! اسلامی ریاست میں تم ہی ہمارا محفوظ سرمایہ اور پائیدار ستون ہو۔

ثَورةَ الفِكرِ فيهِ فَجّرتُموها يَقظَةً حَولَها الزّمانُ يَدورُ
تم نے اس (اسلامی معاشرے) میں فکری انقلاب کو بھڑکایا ہے، ایک ایسی بیداری جس کے گرد زمانہ گردش کررہا ہے۔

بارَکَ اللهُ فیکُم ذاكَ المَسعی وَوافکُم بِذاكَ الحُبورُ
اللہ تمہاری اس کوشش میں برکت ڈالے، اور تمہیں اسی خوشی و مسرت سے نوازے۔

إنَّ إحیاءَکُم کـ(نَهجِ) عَلِيٍّ هوَ وَالحَقُّ مَکسَبٌ مَشکورُ
یقیناً تمہارا (امام) علی کے "نہج" کو زندہ کرنا، حقیقت میں ایک قیمتی سرمایہ اور شکریہ کے لائق کامیابی ہے۔

لَم یَکُن لِلبَلاغَةِ الیَومَ نَهجاً بَل لَدی العِلمِ ذاكَ بَحرٌ غَزیرُ
آج کے دن کے لیے یہ محض بلاغت کا راستہ نہیں، بلکہ علم کا وہ گہرا اور وسیع سمندر ہے۔

هوَ نَهجُ العَقیدَةِ الصُّلبَةِ الشَّمّاءِ یَنهارُ مِن صَداها الکَفورُ
یہ تو پختہ اور بلند عقیدے کا راستہ ہے، جس کی گونج سے کفار اور انکار کے قلعے ڈھے جاتے ہیں۔

هوَ نَهجُ الآدابِ وَالخُلقِ السّامي بِهِ الرّوحُ تَزدَهي وَالضَّمیرُ
یہ آداب اور بلند اخلاق کا راستہ ہے، جس سے روح جلا پاتی ہے اور ضمیر نکھرتا ہے۔

هوَ نَهجٌ لِلحُکمِ یَبني السِّیاساتِ نِظاماً لَهُ الهُدی دُستورُ
یہ حکمرانی کا راستہ ہے جو سیاستوں کو بنیاد بخشتا ہے، اور جس کا نظام ہدایت کو اپنا دستور بناتا ہے۔

هوَ هذا نَهجُ البَلاغَةِ حَقّاً مِن (عَلِيٍّ) بَیانُهُ مَسطورُ
یہ درحقیقت "نہج البلاغہ" ہے، جس کا بیان علیؑ کے قلم سے ثبت ہے۔

عَجَباً ذاكَ التُّراثُ بِهذا الحَجمِ یُقصی وَمَن سِواهُ نَمیرُ
حیرت ہے کہ اتنا عظیم سرمایہ اور وسیع ورثہ کنارے رکھا جائے، اور اس کے مقابلے میں چھوٹی چیزیں ترجیح پائیں۔

ما الَّذي کانَ قد جَناهُ (عَلِيٌّ) عِندَ قَومٍ حَتّی استَحَرَّت صُدورُ
آخر وہ کیا تھا جو علیؑ نے اس قوم کے خلاف کیا، کہ ان کے سینے (کینہ و بغض سے) جل اٹھے؟

اَلانَ الحَقُّ الَّذي قد رَعاهُ كانَ مُرّاً وَالجاحِدونَ كَثيرُ
کیا وہی حق جسے علیؑ نے سنبھالا اور قائم رکھا، ان کے لیے کڑوا تھا؟ جبکہ منکر اور جاحد لوگ زیادہ تھے۔

یا لَها أُمَّةً اَضاعَت حِجاها حَيثُ راحَت خَلفَ السَّرابِ تَسيرُ
افسوس اس امت پر کہ اس نے اپنی عقل وخرد کو ضائع کرڈالا، اور جا کر سراب کے پیچھے چلنے لگی۔

وَلَديها مِن ثَورَةِ الفِكرِ ما يُغني وَلكِن اَينَ السَّميعُ البَصيرُ؟!
حالانکہ اس کے پاس فکری انقلاب کی وہ دولت موجود تھی جو کافی تھی، لیکن کہاں ہے وہ سننے والا اور دیکھنے والا؟

فَهِيَ تَعشو عَنِ الحَقيقَةِ في المَسرى وَفي بَيتِها السِّراجُ المُنيرُ
وہ (امت) حقیقت سے اندھی ہو کر راہ میں بھٹک رہی ہے، جبکہ اس کے اپنے گھر میں چراغِ منیر (نہج البلاغہ) روشن ہے۔

اَخَذَت تَطلُبُ السَّواقِيَ البَعيداتِ وَفي جَنبِها تَفيضُ البُحورُ
وہ دور دراز کی چھوٹی ندیوں کو ڈھونڈنے لگی، جبکہ اس کے پہلو میں سمندر بہہ رہے تھے۔

إنَّ هذا هوَ الخَسارُ وَهَل يُفلِحُ قَومٌ قد ماتَ فيهِم شُعورُ
یقیناً یہی تو خسارہ ہے! اور کیا کبھی وہ قوم کامیاب ہو سکتی ہے جس کے اندر شعور مر چکا ہو؟

۷: شیخ احمد بن محمد البحرانی تاریخ وفات: آٹھویں صدی کی ابتداء

یہ گوہرین اشعار اس عظیم ناظم کے ہیں، جو علم وفضل وسخنوری میں جلیل القدر تھے۔

نَهجُ الْبَلَاغَةِ نَهْجٌ اَمْ لِاَحِبَّتِهِ قَنٌّ بِمِصْبَاحِ نُورِ اللهِ قَدْ نَظَرَا
نہج البلاغہ محبینِ امام کے لیے رہنما راستہ اور اللہ کے نور سے منور سرچشمہ ہے، جس کا نظارہ کرنے والا روشنی پاتا ہے۔

إذْ فِيهِ مِنَ الْمُشْكِلَاتِ الْعِلْمُ اَعْظَمُهَا فَمَا يَحُ الْغَرْبُ مِنْهُ فَائِزٌ ظَفَرَا
اس میں پیچیدہ ترین علمی مسائل کے حل موجود ہیں، پس جو اس سے سیراب ہوتا ہے وہ کامیابی وفتح پاتا ہے۔

إِذَا تَاَمَّلْتَ اَلْفَاظًا بِهَا نُظِمَتْ تُخَالُهَا خَالِصَ الْيَاقُوتِ اَوْ دُرَرَا
جب ان الفاظ پر غور کرو جو اس میں جُڑے ہیں، تو انہیں خالص یاقوت یا موتیوں کی مانند سمجھو۔

وَإِنْ نَظَرْتَ بِعَيْنِ الْفِكْرِ قُلْتَ اَرَى هَذَا كَسَفْرٍ بِهِ الْإِسْلَامُ قَدْ نُصِرَا
اور اگر فکر کی آنکھ سے دیکھو تو کہو گے: یہ وہ پرچم ہے جس کے ذریعے اسلام کو نصرت ملی۔

فَالسَّيْفُ سَيْفُ عَلِيٍّ وَالمَقالُ مَعًا فَمَنْ تَرى حازَ هذا الفَضْلَ مُفْتَخِرا
تلوار علیؑ کی تھی اور گفتار بھی، دونوں ساتھ، تو بتاؤ، اور کس نے یہ فضیلت پا کر فخر کیا؟

اَلَيْسَ قَدْ قالَ خَيْرُ الخَلْقِ قاطِبَةً الحَقُّ عِنْدَ عَلِيٍّ اَيْنَ دارَ يُرى
کیا نہیں کہا تھا تمام مخلوقات کے سب سے برتر (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے: حق ہمیشہ علیؑ کے ساتھ ہے، جہاں بھی وہ ہوں۔

واللهِ ما حادَ عَنْهُ الحاسِدُونَ غِنىً لَكِنْ نُورُهُم عَنْ نُورِهِ قَصُرا
خدا کی قسم! حسد کرنے والوں نے اس سے کوئی بے نیازی نہ پائی، بلکہ ان کی روشنی اس کے نور کے مقابلے میں ناقص ہے۔

كَمَا تَرى اَعْيُنُ الخُشَّافِ يَقْبِضُها ضَوْءُ النَّهارِ تَرى اَبْصارَهُمْ غُفَرا
جیسے چمگادڑ کی آنکھوں کو دن کی روشنی بند کر دیتی ہے، یوں ان کی نگاہیں بھی اندھی ہو جاتی ہیں۔

لَمْ يَقْضِ مَوْلايَ مَنْ باراكَ مَنْقَبَةً مِمّا خُصِصْتَ بِهِ في سَعْيِهِ وَطَرا
میرے مولا نے کبھی تیری کسی فضیلت کو نہیں بھلایا، جو تجھے تیری جدوجہد کے صلے میں عطا کی گئی۔

فاهٔ وَاعْجَبًا مِنْ قَوْلِ ذي عِنْدَ هذا الصَّريمُ يُضاهي الشَّمْسَ وَالقَمَرا
واہ! اور کیا تعجب ہے اُس شخص کی بات پر، جو اس چراغ کو سورج اور چاند کے برابر قرار دیتا ہے۔

۸: بولس سلامہ (Paul Salameh)

هَذِهِ الْكَفُّ لِلْمَعَارِفِ بَابٌ مَشْرَعٌ مِنْ مَدِينَةِ الْاَسْرَارِ
یہ ہاتھ علوم و حقائق کا دروازہ ہے، جو اسرار کے شہر کی روشنی سے روشن اور کھلا ہوا ہے۔

تَنشُرُ الدُّرَّ في كِتابٍ مُبِينٍ سِفْرُ نَهْجِ البلاغَةِ المُختارِ
یہ ہر نقطہ و ہر نکتہ کو ایک روشن اور واضح کتاب میں بکھیرتی ہے جو منتخب نہج البلاغہ کی کتاب ہے۔

هُوَ رَوضٌ مِن كُلِّ زَهرٍ جَنِي   اَطلَعَتهُ السَّماءُ في نُوارِ
یہ ایک ایسا باغ ہے جس میں ہر قسم کے چنے ہوئے پھول ہیں، جسے آسمان نے بہار کے اندر ظاہر کیا ہے۔

فِيهِ مِن نَضرَةِ الوَردِ العَذَارَى   وَالخُزامَى وَالفُلِّ وَالجُلَّنارِ
اس میں گلاب جیسے پھول کی تازگی ہے، اور اس میں خزامی، چمبیلی اور انار کے پھول ہیں۔

فِي صَفاءِ اليَنبوعِ يَجري زُلالًا   كَوْثَرًا رائِقًا بَعيدَ القَرارِ
نہج البلاغہ ایک پاکیزہ چشمہ ہے جس کے معانی روشن و فصیح، کوثر کی طرح شفاف و پاکیزہ، اور وسیع و بلند ہیں کہ درک کرنا مشکل ہے۔

تَلمَحُ الشَّطَّ وَالضِّفافَ وَلَكِن   يا لِعَجزِ العُيونِ فِي الاَغوارِ
اس کے کنارے اور سطح تو ہر آنکھ کو دکھائی دیتے ہیں، لیکن آنکھوں کی ناتوانی! اس کی گہرائیوں اور اسرار تک کوئی آنکھ نہیں پہنچ سکتی۔

۹: سید صدر الدین علی بن ناصر الحسینی السرخسی

یہ شاعر امام علی علیہ السلام کی حکمتوں کے عمیق شارح اور علم و فضل میں ممتاز تھے، جن کے اشعار درج ذیل ہیں۔

لِلّهِ دَرُّكَ يَا نَهجَ البَلاغَةِ مِنْ   نَهجٍ نَجا مِنْ مَهَاوِي الجَهْلِ سَالِكُهُ
اے نہج البلاغہ! تجھ پر اللہ کی رحمت و برکت ہو، یہ وہ راہ ہے جس کا سالک جہالت کی گہری کھائیوں سے نجات پالیتا ہے۔

اَوْ دَعْتَ زُهْرَ نُجُومٍ ضَلَّ مُنْكِرُهَا   وَجَارَ عَنْ جُدَدٍ عَنَّا مَسَالِكُهُ
تُو نے روشن ستاروں کی مثل انوار اپنے اندر سمو رکھے ہیں، لیکن منکر سیدھی راہوں کو چھوڑ کر بھٹک گیا اور ٹیڑھی راہوں پر چل نکلا۔

لَاَنْتَ دُرٌّ وَيَا لِلّهِ نَاظِمُهُ   وَاَنْتَ نَضْرٌ وَيَا لِلّهِ سَابِكُهُ
یقیناً تو ایک قیمتی موتی ہے اور اللہ اس کی ترتیب دینے والے کو جزا دے، اور تو ایک سرسبز باغ ہے اور اللہ اس کے مدون کو اجر دے۔

۱۰: شاعر کا نام معلوم نہیں ہے۔

نَهْجُ الْبَلَاغَةِ فِيهِ كُلُّ فَضِيلَةٍ وَإِلَيْهِ مَجْمُوعُ الْكِتَابِ يَئُولُ

نہج البلاغہ میں ہر فضیلت جمع ہے، اور تمام کتابیں بالآخر اسی کی طرف رجوع کرتی ہیں۔

فِيهِ جَوَامِعُ حِكْمَةٍ وَفَصَاحَةٍ عَنْهَا عُيُونُ ذَوِي الْغَبَاوَةِ تَعُولُ

اس میں جامع حکمتیں اور فصاحتیں ہیں، جن سے غافلوں کی آنکھیں محروم اور اندھی ہیں۔

حَوْلَ مَعنَاهُ مِنْ عَيْنِ الْيَقِينِ وَلَفْظُهُ مِنْ نَوْعِ مِشْكَاةِ الْكِتَابِ يَقُولُ

اس کے معانی ''عین الیقین'' کے گرد گھومتے ہیں، اور اس کے الفاظ گویا کتابِ خدا کی مشکاۃ سے نکل کر بولتے ہیں۔

كِتَابٌ كَانَ اللهُ رَصَّعَ لَفْظَهُ بِجَوْهَرِ آيَاتِ الْكِتَابِ الْمُفَصَّلِ

یہ ایسی کتاب ہے جس کے الفاظ کو اللہ نے آراستہ کیا ہے، قرآنِ مفصل کی آیات کے جواہرات سے۔

حَوَى حِكَمًا كَالْوَحْيِ يَنْطِقُ مُعْجِزًا وَلَا فَرْقَ إِلَّا اَنَّهُ غَيْرُ مُنَزَّلِ

اس میں ایسی حکمتیں ہیں جو وحی کی مانند معجزانہ بولتی ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ یہ نازل شدہ وحی نہیں ہے۔

نَهْجُ الْبَلَاغَةِ نَهْجُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ فَاسْلُكْهُ يَا صَاحِ تَبْلُغْ غَايَةَ الْاَمَلِ

نہج البلاغہ علم اور عمل کا راستہ ہے، پس اے دوست! اس پر چلو تا کہ تم اعلیٰ امیدوں کی منزل کو پا سکو۔

كَمْ فِيهِ مِنْ حِكَمٍ بِالْحَقِّ مُحْكَمَةٍ تُحْيِي الْقُلُوبَ وَمِنْ حِكَمٍ وَمِنْ مَثَلِ

اس میں کتنی ہی ایسی مضبوط حکمتیں ہیں جو حق پر قائم ہیں، جو دلوں کو زندہ کرتی ہیں اور مثالوں سے لبریز ہیں۔

اَلْفَاظُهُ دُرَرٌ اَغْنَتْ بِحُلْيَتِهَا اَهْلَ الْفَضَائِلِ مِنْ حُلِيٍّ وَمِنْ حُلَلِ

اس کے الفاظ موتی ہیں جن کی زینت نے اہلِ فضیلت کو غنا بخشا، انہیں زیورات اور لباسِ فصاحت سے بے نیاز کر دیا۔

وَمِنْ مَعَانِيهِ اَنْوَارُ الْهُدَى سَطَعَتْ فَانْجَابَ عَنْهَا ظَلَامُ الزَّيْغِ وَالزَّلَلِ

اور اس کے معانی سے ہدایت کے انوار چمک اٹھے، جن کے ذریعے گمراہی اور لغزش کے اندھیرے چھٹ گئے۔

وَكَيْفَ لَا وَهُوَ نَهْجٌ طَابَ مَنْهَجُهُ هُدِيَ إِلَيْهِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِي

اور کیوں نہ ہو، حالانکہ یہ وہ نہج ہے جس کا راستہ پاکیزہ ہے، اور جس کی طرف ہدایت دینے والے امیرالمؤمنین علیؑ ہیں۔

كَلَامٌ عَلِيٍّ كَلَامٌ عَلِيٌّ وَما قَالَهُ المُرْتَضى مُرْتَضى

امام علی علیہ السلام کا کلام بلند کلام ہے؛ اور جو کچھ مرتضیؑ نے فرمایا، وہی پسندیدہ ہے۔

۱۱: شیخ ڈاکٹر احمد الوائلی، تاریخ وفات: ۱۴۲۴ ہجری

يَا يَرَاعًا يُنَمْنِمُ الْوَرْدَ مِنْ نَهْجِ عَلِيٍّ وَالنَّهْجُ سِفْرٌ جَلِيلُ

اے قلم! جو علیؑ کے نہج سے گلاب تراشتا ہے، یہ نہج ایک عظیم الشان کتاب ہے۔

دَلَّلَ النَّبْرُ اَنَّهُ لِعَلِيٍّ رَبُّ قَوْلٍ عَلَيْهِ مِنْهُ دَلِيلُ

فصیح الفصیح اس بات کی دلیل ہے کہ یہ علیؑ کا کلام ہے، کیونکہ ہر جملہ خود علیؑ کی طرف اسناد کی شہادت دیتا ہے۔

إِنَّهُ فِي الْبَيَانِ شَمْسٌ فَلَا الْفَانُوسُ مِنْ سِنْخِهِ وَلَا الْقِنْدِيلُ

یہ بیان میں سورج کی مانند ہے، جس کا نہ کوئی فانوس ہم پلہ ہوسکتا ہے نہ چراغ۔

نَظْمُ الرَّائِعَاتِ مَبْنًى وَمَعْنًى فَإِذَا الْاَحْرُفُ الشَّذَى وَالْخَمِيلُ

اس کی عبارت اور معانی دونوں لاجواب ہیں، یوں لگتا ہے جیسے حروف خوشبو اور بہار میں ڈھلے ہوں۔

كُلُّ فَصْلٍ اَبُو تُرَابٍ بِهِ يَبْدُو فَتَهْتَزُّ بِالْهَدِيرِ الْفُصُولُ

ہر فصل میں ابوترابؑ کی شخصیت نمایاں ہوجاتی ہے، اور اس کے الفاظ کی گرج سے دل وجان لرز اٹھتے ہیں۔

غَيْرَ اَنَّ النَّفْسَ الْمَرِيضَةَ تَهْوَى اَنْ يُغَطِّيَ الْحَقَائِقَ التَّضْلِيلُ

لیکن بیمار دل یہ چاہتے ہیں کہ حقائق کو گمراہ کن تاویلات سے چھپا دیں۔

زَعَمُوهُ نَسْجَ الرَّضِيِّ وَمَهْلًا اَيْنَ مِنْ هَادِرِ الْفُحُولِ الْفَصِيلُ

انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ سید رضیؒ کی تصنیف ہے! ذرا ٹھہرو کب بچہ شیر کی گرج کی مانند ہوسکتا ہے؟

لَا تُعِرْ قَوْلَهُمْ فَمَا هُوَ شَيْءٌ كَيُصَفِّيَهُ الْجَرْحُ وَالتَّعْدِيلُ
ان کی باتوں کی پروانہ کرو، کیونکہ یہ ایسی نہیں کہ جرح وتعدیل کے معیار پر بھی پرکھی جاسکیں۔

إِنَّهُ الْعَجْزُ وَالْقُصُورُ وَمَاذَا غَيْرَ اَنْ يَحْسِدَ الْمَتِينُ الْهَزِيلُ
یہ سب ان کی عاجزی اور کمزوری ہے، ورنہ کمزور کا مضبوط پر حسد کے سوا اور کیا ہے؟

قَدْ اَفَاضَتْ «مَصَادِرُ النَّهْجِ » فِيمَا رَدَّ فِيهِ مُعَانِدٌ وَجَهُولُ
نہج البلاغہ کے مصادر نے وضاحت سے ذکر کیا ہے، ان باتوں کو رد کرنے میں جو معانداور جاہل کہہ بیٹھے۔

وَدَرَى الْبَاحِثُونَ فِي اَنَّ دَعْوَى عَزْوِهِ لِلرَّضِيّ قَوْلٌ عَلِيلُ
محققین نے سمجھ لیا کہ یہ نسبت دینا کہ یہ سید رضیؒ کا کلام ہے، ایک کمزور اور باطل دعویٰ ہے۔

وَاَبَى الْحَاقِدُونَ اَنْ يَنْظُرُوا إِلَّا ازْوِرَارًا وَاَعْيُنُ الْحِقْدِ حَوْلُ
لیکن حاسدوں نے سچائی کو دیکھنے سے انکار کیا، اور صرف کجی وکینہ کی آنکھوں سے دیکھا۔

وَلَوْ «النَّهْجُ» نَهْجُ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ فَعَلَى الْقَطْعِ إِنَّهُ مَقْبُولُ
اگر یہ نہج ابوسفیان کا ہوتا، تو وہ بغیر دلیل ہی قبول کر لیتے۔

لَكِنِ النَّهْجُ كَانَ نَهْجَ عَلِيّ وَعَلِيٌّ عَلَى الدُّنْيَا ثَقِيلُ
لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہج صرف علیؑ کی ہے، اور علیؑ کی ذات دنیا کے لیے بھاری ہے۔

۱۲: عبدالمسیح الانطاکی، تاریخ وفات: ۱۳۴۱ ہجری

إِنَّ الْفَصَاحَةَ مَا دَانَتْ لِذِي لِسْنٍ مِنَ الْبَرِيَّةِ عَرَبِيِّهَا وَعَجَمِيهَا
یقیناً فصاحت کبھی کسی زبان داں کے آگے نہیں جھکی، چاہے وہ عرب ہو یا عجم۔

كَمَا انْثَنَتْ بِبَهَاهَا وَهِيَ خَاضِعَةٌ لِلْمُرْتَضَى اللِّسْنِ الْقَوَّالِ رَاعِيهَا
لیکن اپنی تمام زیبائی کے ساتھ فصاحت جھک گئی اور سرِ تسلیم خم کیا، مرتضیٰؑ کے بلیغ وخطیب کلام کے آگے،
جو اس کا حقیقی راعی ہے۔

كَأَنَّهَا خُلِقَتْ خَلْقًا لَهُ وَكَأَنَّهُ مِنَ الْعَدَمِ الْمَجْهُولِ مُبْدِيهَا
یوں لگتا ہے کہ فصاحت گویا انہی کے لیے پیدا کی گئی، اور وہی ہیں جنہوں نے اسے عدم سے وجود بخشا۔

قَدْ بَذَّ كُلَّ فَصِيحٍ قَبْلَهُ عُرِفَتْ آثَارُ آدَابِهِ وَالنَّاسُ تَرْوِيهَا
انہوں نے اپنے سے پہلے کے تمام فصحاء کو پیچھے چھوڑ دیا، ان کی بلاغت کی روایات آج بھی لوگوں کی زبانوں پر ہیں۔

وَلَمْ يَدَعْ بَعْدَهُ سُبُلًا لِمُطَّلِبٍ سَبْقًا بِمِضْمَارِهَا إِنْ رَامَ يَمْشِيهَا
اوران کے بعد کسی طالبِ فصاحت کے لیے کوئی راہ باقی نہ رہی، اگر کوئی چلنا بھی چاہے تو اس میدان میں سبقت پہلے ہی وہ لے چکے ہیں۔

لَمْ يَبْقَ ذِكْرًا لِقُسٍّ وَهُوَ أَفْصَحُ مِلْسَانٍ وَلَا خُطَبًا قَدْ كَانَ يُلْقِيهَا
قُس بن ساعدہ جیسے مشہور خطیب کا ذکر تک مٹا دیا، حالانکہ وہ اپنی فصاحت کی وجہ سے معروف تھا اور خطبوں کا ذکر تک مٹا دیا جو وہ بیان کرتا۔

نَعَمْ فَصَاحَتُهُ مَا مَنْ يُقَارِبُهُ فِيهَا وَحَسْبِي عَلِيٌّ كَانَ يُنْشِيهَا
ہاں! ان کی فصاحت ایسی ہے کہ کوئی اس کا ہمسر نہیں، اور میرے لیے بس یہی کافی ہے کہ علیؑ ہی اس کے خالق ہیں۔

وَإِنَّهُ دُونَ رَيْبٍ سَيِّدُ الْفُصَحَاءِ النَّاثِرِينَ مِنَ الْأَقْوَالِ دُرِّيَّهَا
بے شک وہ بلا شبہ فصحا کے سردار ہیں، جن کے اقوال کے موتی آج بھی بکھرے ہوئے ہیں۔

نہج البلاغہ اور فارسی شعراء

کلام امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں علامہ اقبال علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا:

قوتِ دینِ مبین فرمودہ اش

آپ کے فرامین دینِ مبین کی تقویت کا سبب ہیں۔

فارسی میں نہج البلاغہ پر کافی کام ہوا ہے۔ متعدد منظوم ترجمے ہوئے اور بڑی تعداد میں شعراء نے بھی کلام کہا۔

"نہج البلاغہ اور اردو شعراء" کے نام سے اس کتاب میں فارسی اور عربی اشعار نمونے کے طور پر لائے گئے ہیں تاکہ اردو کے نوجوان شعراء کے مدنظر دوسری زبانوں کے کلام بھی رہیں۔

امید ہے یہ اقدام نئے لکھنے والوں کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

(1)

شیخ الرئیس قاجار، ابوالحسن مرزا، متوفی 1336ھ

از آن که اندر بیان علي امير من است ۔۔۔ اوست امیر کلام من از پیِ اش رهسپار[۱][۳]

اس لیے کہ بیان میں میرے آقا علی ہی ۔۔۔ وہی کلام کے امیر ہیں، میں انہی کی پیروی کرتا ہوں

(2)

معاصر شاعر محمد رضا جلالی فر "نوید"

افصح ملك بلاغت درّ درياي سخن ۔۔۔ کز سخن بر لوح و دفتر شهد و شکر ریخته

وہ بلاغت کے فصیح ترین بادشاہ ہیں، دریائے سخن کے موتی ہیں ۔۔۔ کہ آپ کے کلام سے لوح و قلم (تحریر) پر بھی شیرینی ہوگئی ہے

---

۱ منتخب النفیس، ص ۳۲

آشیان عرشي که هر غواص در بحر سخن — لؤلؤ لالا به پاي آن سخنور ریخته[۳]

ایسا عرش نشین آشیانہ ہے کہ سخن کے سمندر کا ہر غوطہ خور — اپنے (پائے ہوئے) لعل وگوہر اس کے قدموں میں نچھاور کر دیتا ہے

(3)

فقیہ وعارف فیض کاشانی، متوفی 1091ھ

سخن‌هاي امیر المؤمنین دل مي‌برد از من — ز اسرار حقایق دلستاني کرده‌ام پیدا

امیر المؤمنینؑ کے کلام نے میرا دل موہ لیا ہے — میں نے حقائق کے اسرار سے عشق ومعرفت پالی ہے

جمال عالم‌آرایش اگر پنهان شد از چشمم — حدیثش را ز جان، گوش و زباني کرده‌ام پیدا

اگرچہ جمالِ عالم آرائی (خدا) میری آنکھوں سے اوجھل ہے — میں نے اس کے کلام کو جان، گوش اور زبان سے پالیا ہے

کلامش بوي حق بخشد مشام اهل معني را — ز گلزار الهي بوستاني کرده‌ام پیدا[۵][۴]

ان کا کلام اہلِ معنی کے مشام (ذوق) کو حق کی خوشبو عطا کرتا ہے — (گویا) میں نے اپنے رب کے گلستان سے ایک خوشبوئی باغ پالیا ہے

(4)

"فیض کاشانی"

از ولایات علي گر نکته‌اي پیدا کنم — مي توانم هر دو عالم را به یك دم در کشم

اگر میں علیؑ کی ولایت سے ایک نکتہ پالوں — تو میں دونوں جہانوں کو ایک سانس میں سمیٹ سکتا ہوں

---

[۱] بیعت با خورشید، ص ۳۲

[۲] دیوان کامل فیض کاشانی، ص ۴۳۔۴۴

از حدیث جانفزا یش یك سخن چون بشنوم   مي توانم صد کتاب علم از آن انشا کنم[۹][۱]

ان کی دلربا حدیث کا ایک کلام اگر سن لوں   تو میں اس سے علم کی سو کتابیں تخلیق کر سکتا ہوں

(5)

شاعر معاصر خراسانی سید محمد خسرو نژاد (تخلص "خسروؔ")

هست نهج‌البلاغه قوت روان   که از آن صیقلي شود ایمان

نہج البلاغہ (ایک ایسی) روحانی قوت ہے   جس سے ایمان کو چمک ملتی ہے

یادگار شگرف حیدر کو   در سخن بود امیر بل سلطان[۹][۳]

حیدر کرّار کی باعظمت یادگار ہے   جو سخن میں بادشاہوں کے بادشاہ تھے

(6)

شاعر معاصر سید رضا مؤید

مات است روح علم ز نهج‌البلاغه‌ات   کردي چه خوب حقّ سخن را ادا عليؑ[۱][۴]

روحِ علم آپ کے نہج البلاغہ سے حیران و سرگردان ہے   اے علیؑ! آپ نے حقِ سخن کو کتنی خوبی سے ادا کیا ہے

(7)

شاعر معاصر بلبلؔ گویا

اي علي، اي مرد شمشیر و قلم   با خدا در هر مقام و هر قدم

اے علی! اے تلوار اور قلم دونوں کے مالک!   ہر مقام اور ہر قدم پر خدا کے ساتھ رہنے والے!

---

۱ دیوان کامل فیض کاشانی، ص ۵۳۲

۲ در بارگاہ آفتاب، ص ۳۴

۳ بیعت با خورشید، ص ۸۷

اي وجودت مظهر ايمان به حق   اي کلامت تالي قرآن به حق

اے وہ وجود جو ایمان باللہ کا مظہر ہے   اے وہ جس کا کلام حقیقت میں قرآن کے بعد درخشاں ہے!

(8)

"حیدر انصاری"

در فصاحت، در بلاغت، در علوم مختلف   برتر از نهج البلاغه متن قرآن است و بس

فصاحت میں، بلاغت میں، مختلف علوم میں   نہج البلاغہ سے برتر فقط اور فقط قرآن کریم کا متن ہے

(9)

زندگي جز با علي پر بار نيست   با علي هرگز غمي در کار نيست

علی کے بغیر زندگی بے ثمر ہے   علی کے ساتھ کبھی کوئی غم، غم نہیں ہے

در بهشت با صفاي معرفت   خوشتر از نهج‌البلاغه يار نيست

معرفت کی باصفا و دلربا بہشت میں   نہج البلاغہ سے بہتر کوئی ساتھی نہیں ہے

(10)

"شفق" / محمّد حسین بہجتی، متخلّص بہ "شفق" (و ۱۳۱۳ھ ش)

انديشه، غرق لذّت نهج البلاغه   عالم، رهين منّت نهج البلاغه

فکر و سوچ نہج البلاغہ کے لطف و لذت میں ڈوبی ہے   ساری دنیا نہج البلاغہ کے مرہونِ احسان ہے

جان و دل و ادراک آگاهان عالم   افتاده مست از نکهت نهج البلاغه

جان، دل اور عقلمند لوگوں کی سمجھ   نہج البلاغہ کی خوشبو سے مست ہیں

خواهی اگر بی پرده دیدن روی دلدار ای دل بیا در خلوت نهج البلاغه

اگر دلدار کا چہرہ بے پردہ دیکھنا چاہو اے دل! آ کر نہج البلاغہ کی تنہائی میں بیٹھ

بهر طهارت عارفان شویند جان را در آبشار حکمت نهج البلاغه

پاکیزگی پانے کے لیے عرفاء اپنی جان کو نہج البلاغہ کی حکمت کی آبشار میں دھوتے ہیں

جوشد هزاران چشمه آب زندگانی از بند بند قامت نهج البلاغه

زندگی کے ہزاروں چشمے پھوٹتے ہیں وجودِ نہج البلاغہ کے ہر حصے سے

فجر هدایت، نور عرفان و عنایت تابد به جان از طلعت نهج البلاغه

ہدایت کی صبح، عرفان کا نور اور عنایت نہج البلاغہ کے نور سے روح پر چمکتی ہے

باران سرّ غیب و موج علم مکنون ریزد ز آیت آیت نهج البلاغه

پوشیدہ اسرار کی بارش اور مخفی علم کی لہریں نہج البلاغہ کی ہر آیت اور جملے سے برستی ہیں

مجذوب و واله فیلسوفان خداجوی افتاده غرق حیرت نهج البلاغه

خدا کی تلاش کے مجذوب اور مشتاق فلاسفہ نہج البلاغہ کے حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں

شیوائی و شیرینی و شور و صلابت مضمر بود در فطرت نهج البلاغه

شیریں بیانی، میٹھاپن، جوش اور مضبوطی نہج البلاغہ کی فطرت میں پنہاں ہے

گیرائی و جان بخشی و عشق آفرینی رمزیست از کیفیت نهج البلاغه

جاذبیت، جان بخشی اور عشق کی تخلیق نہج البلاغہ کی کیفیت کا ایک راز ہے

گر برترین علم و بیان یابد تجسّم   گردد عیان در صورت نهج البلاغه
اگر سب سے بڑا علم اور بیان شکل پکڑے   تو وہ نہج البلاغہ کی صورت میں نظر آئے گا
رشاهکاری از فصاحت وز بلاغت   سوزد ز برق غیرت نهج البلاغه
فصاحت و بلاغت کا ہر شاہکار   نہج البلاغہ کی برق غیرت سے جلتا ہے
فقه و سیاست، اقتصاد و زهد و پرهیز   گرد آمده در ساحت نهج البلاغه
فقہ، سیاست، معیشت اور زہد و پرہیز گاری   نہج البلاغہ کے صحن میں جمع ہیں
اخلاص و ایمان، حکمت و اخلاق و عرفان   باشد بری از جنت نهج البلاغه
اخلاص، ایمان، حکمت، اخلاق اور عرفان   نہج البلاغہ کی جنت سے ہی حاصل ہوتے ہیں
از بس گرانقدر و پر ارزش، نداند   غیر از خدا کس قیمت نهج البلاغه
اس قدر قیمتی اور بیش بہا ہے کہ اس کی قیمت   خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا
خیزید مشتاقان و یاران تا نشینیم   برخوان ناز و نعمت نهج البلاغه
اٹھو پیارے ساتھیو اور عاشقو! کہ ہم بیٹھیں   نہج البلاغہ کے دسترخوان ناز و نعمت پر
از دیگران دریوزگی ننگی عظیم است   ما را که باشد دولت نهج البلاغه
دوسروں سے گدائی بڑے شرم کی بات ہے   ہمارے پاس جب نہج البلاغہ کی دولت ہے
خیزید تا با سرنهادن بر خط او   داریم پاس حرمت نهج البلاغه
اٹھو تا کہ اس کے راہ پر سر رکھ کر   ہم نہج البلاغہ کی حرمت کی حفاظت کریں

یارب به اخلاص علی خضر ره عشق | یا رب به شور و شوکت نهج البلاغه
اے خدا! علیؑ، راہ عشق کے خضر کے اخلاص کے واسطے | یارب! نہج البلاغہ کے جوش وجلال کے واسطے
راه علی را راه فرما و بده جای | ما را به زیر رایت نهج البلاغه
علیؑ کا راستہ ہی ہمارا راستہ قرار دے | اور ہمیں نہج البلاغہ کے پرچم تلے جگہ دے
سیراب کن همواره جان تشنه ما | ازچشمه سار رحمت نهج البلاغه
ہمارے پیاسے دل کو ہمیشہ سیراب کر | نہج البلاغہ کے رحمت کے چشمے سے
بنشین "شفق" خامش که نطق نغمه سازان | الکن بود در مدحت نهج البلاغه
"شفق" خاموش ہوجاؤ چونکہ خوش الحان پرستاروں کی زبان بھی | نہج البلاغہ کی تعریف میں لکنت کھا جاتی ہے

سید جاوید حسن

تاریخ پیدائش: ۱۹۵۲ء، کراچی
تعلیم: ایم ایس سی، کراچی یونیورسٹی
پیشہ: ریٹائرڈ، شاعر اہلبیتؑ و معروف تحت اللفظ خواں
تصنیفات: رثائے جاوداں، صیرفی سخن (علم العروض)، نصاب تحت اللفظ خوانی (زیر اشاعت)

قطعہ تاریخ

ہے مقبول علوی نے سب کے دلوں میں
اتاری بہ تدریج نہج البلاغہ
مجلّے کا سالِ اشاعت یہ لکھ دو
"ہو مبروک ترویجِ نہج البلاغہ"

۲۰۲۵ء

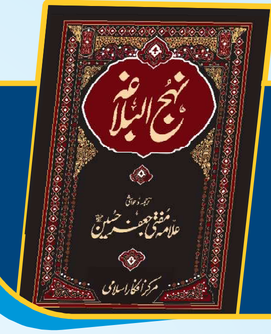

نہج البلاغہ امیر المومنین علیہ السلام کی تعلیمات کا وہ مجموعہ ہے جو انسان کے کمال تک پہنچانے کی راہیں روشن کرتا ہے۔ امام علیہ السلام صدا دیتے ہیں: "اے لوگو! واعظِ باعمل کے چراغ (ہدایت) کی لَو سے اپنے چراغ روشن کرلو۔" (خطبہ ۱۰۳)

مرکز افکار اسلامی اس چراغ کی روشنی کو پھیلانے کی مسلسل سعی کر رہا ہے۔ "نہج البلاغہ اور اردو شعراء" کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اردو شعراء سے "تعلیمات نہج البلاغہ" کو منظوم ہیئت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔ سو سے زائد کلام عنایت ہوئے۔ کچھ گزشتہ شعراء کے کلام سے پھول اکٹھے کیے گئے۔ عربی اور فارسی شعراء کے کلام کا کچھ حصہ بطور نمونہ شامل کیا گیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں جو اشعار بطور تمثیل ذکر کیے اُنھیں حصہ بنایا گیا اور یُوں ایک گلدستہ قارئین کی خدمت میں حاضر ہے۔

امید ہے شعراء کرام آئندہ بھی مرکز افکار اسلامی کی صدا پر قلم اٹھا کر "ذکر علی علیہ السلام کی عبادت" میں شریک رہیں گے۔

مرکز افکار اسلامی